



# إسلامی معاشرت

ترجمہ

از قلم: عبدالستار قاسم



طباعت و اشاعت:

مکتب تعاون برائے دعوت و ارشاد - اُمّ الحَمام

زیر نگرانی:

وزارت برائے اسلامی امور و اوقاف و دعوت و ارشاد

ریاض - مملکت سعودی عرب

ٹیلیفون: ۳۸۲۶۳۶۶ - فیکس: ۳۸۲۶۳۸۹ - ص.ب ۳۱۰۲۱، الرياض ۱۱۴۹۷



# تَوْجِيهَاتُ اِسْلَامِيَّةٌ

تأليف

محمد بن جميل زينو

الدرس في دار الحديث الخيرية بمكة المكرمة

أردو ترجمہ

## اِسْلَامِي معاشرت

از قلم

عبد الستار قاسم

فہنل جامعہ ہفیفہ، فیصل آباد، پاکستان

حقوق الطبع غير محفوظة  
ولكل مسلم حق الطبع والترجمة

سمحت بطبعه مراقبة الكتب والمصاحف  
 بالرياض ، وفرع وزارة الإعلام والمطبوعات  
 بمكة المكرمة

إذا أردت أن يكون لك الأجر في حياتك وبعد موتك ، فاطبع هذا  
الكتاب ، أو ساهم في طبعه ، واتصل بالمؤلف ليساعدك على الطبع  
 بأرخص سعر ممكن ويرسل لك نسخة مزيدة ومنقحة .

هاتف البيت : ٥٥٦١٨٢٧

# فہرست

صفحہ	عنوان
۱۱	اسلام کے بنیادی نصاب
۱۳	اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے
۱۶	ارکانِ اسلام
۱۷	ارکانِ ایمان
۱۸	دعا عبادت ہی ہے
۲۱	اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟
۳۳	خلاصہ کلام
۳۵	اللہ تعالیٰ عیش پر ہے
۴۱	اسلام کو ضائع اور برباد کر دینے والے اعمال
۵۴	دجالوں کو سچا نہ مانو
۵۷	اللہ کے ملاوہ کسی کی قسم مت کھائیں
۶۱	تقدیر الہی کو حجت نہ بنائیں
۶۲	نماز کی فضیلت اور اس کے چھوڑنے پر زبردِ توبیخ
۶۵	وضو اور نماز کا طریقہ
۷۳	احکام نماز



صفحہ	عنوان
۷۷	نماز کے متعلق احادیث
۷۹	نماز جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنے کی فرضیت
۸۲	جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت
۸۳	میں مکمل آداب کے ساتھ جمعہ کیسے ادا کروں؟
۸۵	چاند اور سورج گرہن کے وقت نماز
۸۶	نماز جنازہ کیسے ادا کی جائے؟
۸۹	عید گاہ میں نماز عیدین ادا کرنا
۹۱	عید الاضحیٰ کے دن قربانی کی شرعی حیثیت
۹۲	نماز استسقاء
۹۳	نمازی کے آگے سے گزرنے سے بچیں
۹۸	روزہ اور اس کے فوائد
۱۰۱	واجباتِ رمضان المبارک
۱۰۵	فضائل حج و عمرہ
۱۱۱	اعمالِ عمرہ
۱۱۴	اعمالِ حج
۱۱۸	حج اور عمرہ کے چند آداب
۱۲۱	مسجد نبوی کے چند آداب
۱۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ

صفحہ	عنوان
۱۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور تواضع
۱۲۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا اور مشرکین سے جہاد کرنا
۱۳۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کی اتباع
۱۳۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے متعلق احادیث
۱۳۷	ہم اپنی اولاد کی تربیت کیسے کریں؟
۱۴۰	نماز کی تعلیم
۱۴۱	گناہوں سے ڈرنا
۱۴۵	بچیوں سے پردہ کرنا
۱۴۷	اخلاق اور آداب
۱۵۰	جہاد اور بہادری
۱۵۱	والدین سے حسن سلوک
۱۵۷	کبیرہ گناہ سے بچیں
۱۵۹	کبیرہ گناہوں کی اقسام
۱۶۴	حضرت قرآن و سنت کی اتباع کریں اور بدعات سے بچیں
۱۶۸	صدق اللہ العظیم
۱۷۲	نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا
۱۷۳	مبلغ کے بنیادی اوصاف

صفحہ	عنوان
۱۷۶	بڑائیوں کی قسمیں
۱۷۹	بازاریں داخل ہونے کی دعا
۱۸۰	اللہ کے راستے میں جہاد کرنا
۱۸۶	فتح و نصرت کے اسباب
۱۸۷	ہر مسلمان کے لئے شرعی وصیت
۱۹۱	خلاف شرع کام
۱۹۵	مکمل ڈاڑھی رکھنا واجب ہے
۲۰۰	گانا بجانا اور موسیقی سننے کے متعلق شرعی حکم
۲۰۲	گانے اور موسیقی کے نقصانات
۲۰۴	سیخ زنی کی حقیقت
۲۰۷	دور حاضر میں گانا بجانا اور موسیقی
۲۱۰	خوش الحانی اور سُزلی آواز عورتوں کے لئے باعث فتنہ ہے
۲۱۱	گانا بجانا نفاق کی جڑ ہے
۲۱۲	گانے بجانے اور موسیقی سے کیسے بچیں؟
۲۱۳	جائز گانے
۲۱۷	فوٹو اور مجسموں کے متعلق اسلام کا حکم
۲۲۰	تصاویر اور مجسموں کے نقصانات
۲۲۳	کیا فوٹو بھی مجسموں کی طرح حرام ہیں؟

صفحہ	عنوان
۲۲۵	جائز تقادیر اور مجبے
۲۲۷	کیا تمباکو نوشی حرام ہے؟
۲۳۰	ائمہ مجتہدین کا حدیث پر عمل کرنا
۲۳۲	حدیث کے متعلق ائمہ کے اقوال
۲۳۴	مندرجہ ذیل احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی عمل کریں
۲۳۶	جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں وہ سب لو
۲۳۸	اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ
۲۳۹	مسلمان کے متعلق احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۴۰	اسلام میں عورت کا مقام
۲۴۲	اسلام کے متعلق ایک مستشرق کا قول
۲۴۳	ایک امریکی باشندہ اپنے اسلام لانے کی داستان سناتا ہے
۲۴۶	ایک امریکی دو شیرازہ کا مسلمان ہونے کے بعد بیان
۲۵۰	ایک عالمی شہرت یافتہ گلوکار کا مسلمان ہونے کے بعد بیان
۲۵۲	دعائے استخارہ
۲۵۵	دعائے شفاء
۲۵۸	سفر کی دعائیں
۲۶۰	مقبول دعاء
۲۶۱	گمشدہ چیز کے لئے دعاء
۲۶۲	آذنی دعائیں
	نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کچھ مُترجم کے قلم سے

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، وَبَعْدُ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد پاکستان سے تحصیل علم کے بعد لاہور میں کچھ عرصہ تدریسی خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ مجدد الدعوة السلفیہ الشیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی چند کتب کے اردو زبان میں تراجم کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ دریں اثناء اللہ عزوجل نے زیارت کعبہ اور حج و عمرہ کی نعمت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق بخشی۔ ایک روز نمازِ ظہر سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف میں بیٹھا کہ جناب الشیخ محمد بن جمیل زینو تشریف لے آئے۔ یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔ ایک دوسرے سے متعارف ہو کر ایک دلی خوشی محسوس ہوئی۔ فرماتے لگے، میری کتاب "توجیہات اسلامیہ" کا اردو ترجمہ کر دیں تو انشاء اللہ یقیناً یہ اسلام اور مسلمانوں کی ایک گراں قدر خدمت ہوگی۔ اظہارِ رضامندی کرتے ہوئے فوراً کام شروع کر دیا گیا۔

---

لے "نصیحت المسلمین بأحادیث خاتم المرسلین" اور "امثل الایمان" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

لے شہریت کے اعتبار سے شامی ہیں لیکن عرصہ دراز سے مکہ مکرمہ میں مقیم اور دارالحدیث الخیرہ میں مدرس ہیں اپنے تبلیغ دین کے لیے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ اسی قسم کی متعدد کتب اور رسائل تالیف فرمائے۔

## اہمیت و مقبولیت :

کتاب کی اہمیت و مقبولیت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ مکھی جانے کے بعد چند سالوں کے اندر اندر مکہ، جدہ، جزائر، کویت، اردن اور مصر میں کئی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

## خصائص :

- ۱۔ اسلوب انتہائی سہل اور آسان
- ۲۔ دلائل کی بنیاد قرآن و سنت پر مبنی ہے۔
- ۳۔ صحیح احادیث کا التزام کیا گیا ہے۔
- ۴۔ انداز مختصر، مگر انتہائی جامع اور مقل

گویا کہ صحیح اسلامی طرز زندگی کا مختصر خاکہ پیش کرنے والی ایک منفرد کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

## شرف و سعادت :

کتاب کا مکمل اردو ترجمہ الاستاذ قاری احمد دین صاحب کوئٹہ شریف میں بیٹھ کر سنایا گیا۔ آپ نے تصحیح فرمائی اور بہت سے علمی مشوروں سے نوازا۔ بعد میں استاذ الاساتذہ جناب قدرت اللہ فوق صاحب نے بھی مکمل کتاب کا مراجعہ کیا اور تصحیح فرمائی۔ اللہ عز و جل کی توفیق اور کرم نوازی کے ساتھ ساتھ مولف کتاب کی محنت، لگن اور کوشش سے یہ ترجمہ بدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔

اللہ رب العزت اس حقیر سی محنت کو شرف قبولیت بخشے اور ہم سب کے  
 لیے ذریعہ نجات بنائے ۔

عبد الستار قاسم

ساہوکی قلیں ، شیخوپورہ

پاکستان

۸ / ۱۱ / ۱۴۰۹ھ

# اسلام کے بنیادی خصائص

① اسلام ایک دین توحید ہے۔ اور درحقیقت تمام مخلوقات کی عقلیں خالق حقیقی کو ماننے اور اس پر ایمان لانے کے لئے مجبور ہیں اور اسی خالق کا نام ”اللہ“ ہے۔ جو صرف اور صرف اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے لہذا اسی کے نام پر جانور ذبح کئے جائیں، اسی کے نام کی نذر و نیاز مانی جائے اور صرف اسی سے ہی دعا مانگی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ      دعا عبادت ہی تو ہے۔

(ترمذی)

(صحیح رواہ الترمذی)

اور کسی بھی قسم کی عبادت غیر اللہ کے لئے جائز نہیں۔

② اسلام تمام دنیا کے لوگوں کو اس نظریے پر جمع کرتا ہے کہ فرقہ واریت اور گردہ بندی کو ختم کر کے ان تمام نبیوں پر ایمان لانا لازم ٹھہرتا ہے جو دنیا میں انسانیت کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔ اور اس طرح تمام کائنات کے لوگوں کی زندگیاں منظم کرتا ہے کہ : اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور حکم کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد



کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کی شریعت نے تمام شریعتوں کو اللہ کے حکم سے منسوخ کر دیا ہے  
لہذا ان کے طریقہ کار اور شریعت کے علاوہ کوئی اور شریعت نہیں ہے  
اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لوگوں کی طرف انھیں رسول بنا کر بھیجا  
ہے تاکہ انہیں ظالم قسم کے قوانین اور ادیان سے نکال کر عدل و انصاف  
اور پاکیزگی پر مبنی دین اسلام پر کاربند کر دیں۔

③ اسلامی تعلیمات بڑی آسان، عام فہم اور واضح ہیں، جو خرافات  
اور فلسفی قسم کے اعتقاداتِ فاسد کو اپنے اندر قطعاً جگہ نہیں دیتیں۔ اور  
وہ ہر دور میں ہر جگہ یکساں اور مفید اور عمل پیرا ہونے کے اعتبار سے درست  
ہیں۔

④ اسلام مادہ اور رُوح کو علیحدہ علیحدہ نہیں گنتا بلکہ زندگی کے  
ہر حصے میں رُوح کو مادہ سے وابستہ رکھتا ہے اور دونوں کے مجموعہ کو  
زندگی قرار دیتا ہے ایک کو لے لینا اور دوسرے کو چھوڑ دینا اسلامی  
طریقہ نہیں۔

⑤ فطری طور پر اسلام تمام مسلمانوں کو مساوی قرار دیتا ہے، قطع  
نظر اس کے کہ وہ کسی بھی قوم قبیلے اور ملک سے تعلق رکھنے والے ہوں  
البتہ تقویٰ اور پرہیزگاری عند اللہ ضرور باعثِ اکرام ہے۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ درحقیقت اللہ کے نزدیک

تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا

والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے (المرات - ۱۳)

زیادہ پرہیزگار ہے۔

۶) اسلام میں کسی قسم کی کوئی جبری حکومت یا بعض دوسرے ادیان کی طرح ڈکٹیٹر شپ وغیرہ بالکل نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس میں کوئی ایسے مجرد انکارات ہیں جن کی تصدیق کرنا بڑا مشکل معاملہ ہو۔ بلکہ ہر شخص یہ طاقت اور صلاحیت رکھتا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق پڑھے، سمجھے اور پھر اپنی زندگی ان دونوں کے مطابق ڈھال لے۔

## اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے

۱) اسلام انسانی زندگی کو اقتصادی، سیاسی، ثقافتی اور اجتماعی ہر لحاظ سے منظم کرتا ہے اور اسی طرح تمام مشکلات کا حل بتاتا ہے

۲) اسلام انسانی زندگی کو خوب منظم کرتا ہے اور زندگی کے سب سے بڑے عنصر دنیا و آخرت کی کامیابی کا بڑا سبب بھی اسلام ہی ہے۔

۳) اسلام نظام سے پہلے عقیدے کا نام ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں اپنی تمام تر توجہ اصلاح عقیدہ پر صرف کی۔ مدنی زندگی میں دولت اسلامیہ کا نظام وضع فرمایا۔

④ اسلام علم کی دعوت دیتا ہے اور خاص کر نفع بخش علمی ترقی پر تو بہت ہی زیادہ زور دیتا ہے جیسا کہ قرون وسطیٰ میں مسلمان دنیاوی علوم کے بھی امام تھے۔ مثلاً ابن الہشیم اور ابیہرہ دنی وغیرہ۔

⑤ اسلام حلال کمائی کو جائز قرار دیتا ہے، جس میں کوئی ملاوٹ اور دھوکہ بازی نہ ہو۔ اہل خیر کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنا مال فقراء و مساکین اور جہاد پر خرچ کریں۔ اور اس سے وہ اجتماعی عدل و انصاف اور اتوت و محبت پر مبنی معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم اُمتِ مسلمہ نے اپنے خالق سے افذ کی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ . بہتر مال وہ ہے جو نیکی اور نیک الصالح (صحیح رواہ احمد) لوگوں پر خرچ ہو۔ (مسند احمد)

لیکن! بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ حدیث میں ہے کہ حلال مال جمع ہو ہی نہیں سکتا یہ بات بالکل من گھڑت، بے بنیاد اور موضوع ہے۔

⑥ دین اسلام ایک مجاہدانہ زندگی کا نام ہے۔ اسلام ہر مسلمان پر فرض قرار دیتا ہے کہ وہ اسلام کی ہر بلندی کے لئے اپنی جان و مال اور روح سب کچھ ٹٹا دے۔ اسلام مسلمان سے نفاضا کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی اسلام

کے زیر سایہ اس انداز سے گزارے کہ دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دے۔

۷ اسلامی حدود و قواعد میں رہتے ہوئے آزادی فکر کو زندہ کرنے اور فکری جمود کو ختم کرنے کا بھی تقاضہ کرتا ہے۔

نیز وہ غیر اسلامی افکار جنہوں نے اندر ہی اندر سے اسلام کی اصلی شکل و صورت کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور دین کے نام پر مسلمانوں میں بدعات و خرافات اور موضوع احادیث بھی ختم کرنے کا تقاضہ کرتا ہے۔

اسلام کا تقاضہ ہے کہ حدود اسلامی میں رہ کر آزادی فکر کو زندہ رکھا جائے۔ فکری جمود کا خاتمہ ہو اور ایسے تمام افکار کو ترک کر دیا جائے جن کی وجہ سے اسلام کی اصلی شکل و صورت بگڑ گئی ہو اور مسلمانوں کی ترقی رک گئی ہو اور دین کے نام پر مسلمانوں میں جو بدعات و خرافات اور جھوٹی احادیث عام ہو گئی ہیں انہیں ترک کر دیا جائے۔



# ارکانِ اسلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے -

① گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں -

(یعنی معبود برحق صرف اللہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیغامبر ہیں) -

② نماز قائم کرنا = یعنی اُسے تمام ارکان اور شروط کے ساتھ مکمل خشوع و خضوع سے ادا کرنا -

③ زکوٰۃ دینا = جب کوئی مسلمان نصاب کے مطابق سونے یا اُس کے برابر کسی دوسرے زر مبادلہ کا مالک ہو جائے تو سال کے بعد اڑھائی فیصد ادا کرے گا۔ اور نقدی کے علاوہ ہر مال میں مقدار کا تعین کر دیا گیا ہے -

④ بیت اللہ کا حج کونا: صحت اور مالی اعتبار سے جو شخص

راستے کا خرچ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہو اور راستے میں امن  
و امان بھی ہو۔ (تو وہ عمر میں ایک مرتبہ فرضی حج ادا کرے گا)

⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔ روزے کی نیت سے فجر سے  
لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور جماع اور ہر قسم کی  
لذاتیات سے باز رہنا۔ (بخاری مسلم)

## اُرکانِ ایمان

① اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا۔ اس کے وجود اور وحدانیت  
پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنا۔

② فرشتوں پر ایمان رکھنا۔ کہ وہ نور سے پیدا کئے گئے  
ہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کرنے کے لئے ہیں۔

③ اس کی کتابوں پر ایمان رکھنا۔ توریت، انجیل، زبور اور  
قرآن مجید جو ان سب سے افضل ہے۔

④ اس کے رسولوں پر ایمان رکھنا۔ کہ سب سے پہلے  
رسول نوح علیہ السلام اور ان سب سے آخر میں حضرت محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

⑤ آخرت کے دن پر ایمان رکھنا۔ اعمال کے مطابق لوگوں کا حساب لینے کے لئے قیامت کا ایک دن مقرر ہے۔

⑥ اور ہر اچھی، بُری تقدیر پر ایمان رکھنا۔ جائز اسباب اپناتے ہوئے انسان کو ہر اچھی، بُری تقدیر پر راضی رہنا چاہئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اندازے اور حکمت کے مطابق ہوتی ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں وضاحت موجود ہے۔

## دعا عبادت ہی ہے

یہ صحیح حدیث ہے جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اقسام عبادت میں سے دعا ایک بڑی اہم قسم کی عبادت ہے۔ اور جس طرح نماز کسی رسول یا ولی کے لئے پڑھنی جائز نہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی رسول یا ولی سے دعا مانگی جائے تو یہ بھی جائز نہ ہوگی۔

(۱) یاد رکھیں: وہ مسلمان لوگ جو یا رسول اللہ اور یا فلاں مدد کرو، فریاد رسی کرو کہتے ہیں یہ دعا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کی عبادت ہے۔ اگرچہ ان کی دلی نیت یہی ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرنے والا ہے بلکہ اس کی مثال تو ایسے شخص کی ہے جو اللہ عز و جل

کو بظاہر گالیاں دے اور کہے کہ میری نیت میں تو اللہ تعالیٰ کی تعریف مقصود تھی۔ تو اس کی یہ بات ناقابل اعتبار ہوگی، کیونکہ اس کا کلام نیت کے خلاف ہے۔ لہذا قول کائنات اور عقیدے کے مطابق ہونا انتہائی ضروری ہے اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ فعل (اللہ کے علاوہ دوسرے سے دعا مانگنا) شرک یا کفر ہے، جسے اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

(۲) اور اگر کوئی اس قسم کا مسلمان یہ کہے کہ میری نیت رسول اور ولی سے دعا کرنا نہیں بلکہ میرا مقصد اللہ تعالیٰ اور اپنے درمیان ایک واسطہ پکڑنا ہے۔ جس طرح میں کسی بادشاہ کے پاس بغیر واسطہ کے نہیں پہنچ سکتا۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کو ظالم مخلوق (بادشاہ) سے تشبیہ دینا ہے۔ اور یہ تشبیہ کفر تک پہنچا دینے والی ہے اللہ تعالیٰ جو اپنی ذات، صفات اور افعال میں منزہ اور پاکیزہ ہے فرمان ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (شوری) سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی تشبیہ اس کی عادل مخلوق (انسان) کے ساتھ بھی شرک و کفر ہے تو اس تشبیہ کی کیا کیفیت ہوگی جو آپ کسی ظالم انسان



کے ساتھ دیں گے۔

ظالم (اس قسم کی) جو بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مشرک یہ اعتقاد تو رکھتے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق اور رازق ہے۔ لیکن! وہ اولیائے کے بت بنا کر ان سے دعائیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے انہیں واسطہ اور وسیلہ بٹھارتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے اس فعل سے راضی نہ ہوا بلکہ! ان کے اس واسطے کو کفر قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝  
وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ  
إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝  
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۝

وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اولیائے اس فعل کی یہ تو جہہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تو صرف ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ تک ہماری رسائی کرا دیں اللہ تعالیٰ ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کر دے گا۔ جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ کسی بھی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکر حق ہو۔

(زمر-۳)

یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بہت قریب اور خوب سننے والا ہے جس کو کسی واسطے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ  
اور اے نبیؐ، میرے بندے اگر تم سے  
میرے متعلق پوچھیں، تو انہیں بتا دو کہ  
میں ان سے قریب ہی ہوں۔ (بقرہ ۱۸۶)

(۴) اور یاد رہے کہ یہ مشرکین مصائب اور تکالیف کے وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا کرتے تھے  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَكَانُوا أَتَهُمُ مُحِيطًا  
اور پھر یکایک بار مخالف کا زور ہوتا  
ہے اور ہر طرف سے موجوں کے تھیم ٹپے  
لگتے ہیں اور مسافر سمجھ لیتے ہیں کہ طوفان میں گھر  
گئے، اس وقت سب اپنے دین کو اللہ  
ہی کہنے لگے خالص کر کے اس سے دعائیں  
مانگتے ہیں کہ ساگر تو نے ہم کو اس بلا سے نجات  
دے دی تو ہم شکر گزار بند بنیں گے۔  
(یونس ۲۲)

پھر آسانی اور خوشحالی میں اولیائے کرام کو پکارا کرتے تھے۔ جو جُسموں

کی شکل میں ان کے پاس موجود تھے۔ تو قرآن پاک نے ان کے اس فعل کو بھی کفر قرار دیا۔

پہنچا۔ بعض ان مسلمانوں کے لئے کیا جواز ہے؟ جو ہر غمی، خوشی، تنگی اور تکلیف کے وقت رسولوں، ولیوں اور نیک لوگوں کو پکارتے اور ان سے مدد طلب کرتے ہیں؟

کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتے؟

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو  
مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا  
يَسْتَجِيبُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ  
وَلَا ذَا حِشْرَ النَّاسِ كَانُوا  
لَهُمْ أَعْدَاءُ وَكَانُوا  
بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝

اس خراس شخص سے زیادہ بہکا ہوا  
انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو  
پکارتے ہو قیامت تک اسے جواب نہیں  
دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں  
کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں،  
اور جب تمام انسان جمع کئے جائیں گے  
اس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن

(الاحقاف ۶۱۵) اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے۔

⑤ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جن مشرکین کا تذکرہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے وہ پتھروں کے بنے ہوئے بتوں کو پکارا کرتے تھے اور یہ سمجھنا غلط ہے اس لئے کہ جن اصنام کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے، وہ نیک

آدمی ہی تھے، جن کے مجسمے بنائے گئے تھے۔ جیسا کہ سورہ نوح میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَا  
إِلٰهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَا  
وَدَّآوَا وَلَا سَوَاعَدًا وَلَا يَغُوثَ  
وَيَعُوقَ وَنَسْرًا

اور انہوں نے کہا کہ ہرگز نہ چھوڑ دینے  
معبودوں کو، اور نہ پھوڑ دے اور سواع  
کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔

(نوح — ۲۲)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

هَذِهِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ  
مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكَ  
أُولَئِكَ أَوحَى الشَّيْطَانُ إِلَى  
قَوْمِهِمْ أَنْ نَنْصُبُوا إِلَى  
مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ  
فِيهَا أَنْصَابًا وَنَسْتُوها  
بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا وَلَمْ تَعْبُدْ  
حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ نُسِيَ  
الْعِلْمُ عُبِدَتْ (أَيْ لَا ضَمَمُ)

یہ قوم نوح علیہ السلام کے نام ہیں  
جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے  
قوم کو دوسرے ڈالاکہ جن جگہوں پر وہ  
مجلس فرمایا کرتے تھے وہاں (ان کے  
مجسمے تیار کر کے) نصب کروا انہوں نے  
ایسا ہی کر دیا، لیکن ان کی عبادت کن  
سے باز رہے اور جب یہ لوگ بھی فوت  
ہو گئے اور ان مجسموں کی حقیقت کا علم بھی جاتا  
رہا تو بعد میں آنے والے لوگوں نے ان کی  
عبادت شروع کر دی۔

⑥ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو پکارنے والے لوگوں کی تردید میں ارشاد فرمایا :-

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ  
مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ  
كُشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَرَدَّ  
تَحْوِيلًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ  
يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ  
رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ  
أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ  
وَيَخَافُونَ عَذَابَ اللَّهِ إِنَّ  
عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ  
مَحْذُورًا ۝

ان سے کہو، پکارو کچھ لوگوں  
کو جن کو تم اللہ کے سوا (اپنا کارماز) سمجھتے  
ہو، وہ کسی تکلیف کو تم سے نہ ہٹا سکتے ہیں  
نہ بدل سکتے ہیں، جن کو یہ لوگ پکارتے  
ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی  
حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ  
کون اس سے قریب تر ہو جائے اور وہ  
اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے  
عذاب سے خائف ہیں۔ حقیقت یہ ہے  
کہ تیرے رب کا عذاب ہی ہے اس

( اسراء - ۵۷ ) لائق کہ اس سے ڈرا جائے ۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں  
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے  
جو جنہوں کی عبادت کیا کرتے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہیں پکارا کرتے تھے  
تو بالآخر جن مسلمان ہو گئے ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں

کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام اور فرشتوں کو بکار کرتے تھے۔ بہر حال جب لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نبی یا ولی کو بکار کرتے ہیں یہ آیت ان کی تردید کرتی ہے۔

(۷) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے مدد طلب کرنا جائز ہے ان کا کہنا ہے کہ حقیقی مددگار تو اللہ ہی ہے انبیاء اور اولیاء سے مجبزی طور پر مدد طلب کی جاتی ہے جس طرح کہا جاتا ہے کہ مجھے اس دوا اور ڈاکٹر سے شفا ہوئی ہے۔

(یہ سراسر غلط ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس فرمان سے اس نظریے کی خوب تردید ہوتی ہے۔

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ  
يَهْدِينِ ۝ وَالَّذِي هُوَ  
يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا  
مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝  
جس نے مجھے پیدا کیا، پھر وہی میری  
رہنمائی فرماتا ہے جو مجھے کھلاتا اور پلاتا  
ہے اور جب بیمار ہو جاتا، ہو جانا ہوں  
تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

(شعراء، ۷۸، ۷۹، ۸۰)

غور فرمائیں ہر آیت میں ضمیر (هُوَ) سے تاکید کر دی گئی ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہدایت، رزق اور شفا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے دوسرا کوئی نہیں ہے۔

پھر ددا تو شفا کا سبب ہے ، شفا دینے والی ہرگز نہیں !  
 (۸) بہت سے لوگ مردہ اور زندہ شخص سے مدد طلب کرنے  
 میں بھی فرق نہیں کرتے ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ      زندہ اور مردے ہرگز مساوی  
 وَالْأَمْوَاتُ .      فاطر-۲۲      نہیں ہیں ۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان  
 فَاسْتَعِذْ بِالَّذِي مِنْ      اس کو قوم کے آدمی نے دشمن  
 شَيْعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ      قوم والے کے خلاف اُسے مدد کے  
 ( القصص - ۱۵ )      لئے پکارا ۔

دراصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک  
 شخص نے دشمن سے اپنی جان چھڑانے کے لئے مدد طلب کی ، تو

لہ      یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات ایک ہی مرض میں مبتلا دو مریض طبیب  
 کے پاس آتے ہیں ۔ طبیب دونوں کو ایک ہی دوا دیتا ہے ۔ ان میں سے  
 ایک مریض شفا یاب ہو جاتا ہے ، دوسرے کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا ۔ اگر  
 دوا میں ہی شفا ہے تو دوسرے کو کون سی چیز مانع ہے ۔ صحت یاب کیوں  
 نہ ہوا ؟  
 (مترجم)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی یوں مدد کی۔

فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ  
(القصاص - ۱۵) دے مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔

لیکن! مردہ شخص سے تو مدد طلب کرنا بالکل جائز نہیں ہے  
اس لئے کہ وہ (پکارنے والے کی) پکار کو سنتا ہی نہیں ہے۔ اور بالفرض  
اگر سن بھی لے تو جواب نہیں دے سکتا، کیونکہ اس میں اتنی قدرت  
ہی نہیں!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا  
دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا  
مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ  
الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بَشْرِكُمْ  
(فاطر - ۱۳) اگر انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعائیں  
سن نہیں سکتے اور سن لیں تو ان کا  
تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے،  
اور قیامت کے روز وہ تمہارے شرک  
کا انکار کر دیں گے۔

اور قرآن مجید کی یہ آیت واضح طور پر بیان کر رہی ہے کہ مردوں  
سے دعا مانگنا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ

اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ



دُونِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا  
وَهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْ وَاتٍ  
غَيْرُ اَحْيَاءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ  
اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز  
کے بھی خالق نہیں ہیں۔ مرد میں ناکہ  
زندہ ، اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ  
انہیں کب اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا

النحل — ۲۰، ۲۱ جائے گا۔

⑨ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کے دن  
لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے سفارش کرنے  
کی درخواست کریں گے ، یہاں تک کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش  
کریں کہ وہ ہمیں اس تنگی سے نجات دے ؟ آپ فرمائیں گے بس ! میں  
ہی اس کا اہل تھا پھر آپ عرش الہی کے نیچے سجدہ میں پڑ جائیں گے اور  
اللہ تعالیٰ سے آسانی اور جلد حساب لینے کی درخواست کریں گے۔ اور  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کرنے کا یہ مطالبہ کیا  
جائے گا تو آپ زندہ ہوں گے ، آپ لوگوں کے ساتھ اور لوگ آپ  
کے ساتھ باہم گفتگو کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش  
کریں کہ وہ ہماری مشکلات کو آسانی کر دے ؟ تو آپ یہ سفارش کریں گے  
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ،

(۱۰) مردہ اور زندہ سے دعا کی درخواست کرنے میں سب سے بڑا فرق اور دلیل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ واقعہ ہے کہ جب ان کے زمانہ میں قحط پڑ گیا تھا تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی تھی کہ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے ربارش کی دعا مانگیں

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہو جانے کے بعد ان سے کسی قسم کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی درخواست نہیں کی !

(۱۱) بعض اہل علم کا خیال ہے کہ وسیلہ پکڑنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے مدد طلب کرنا۔ جب کہ ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔  
۱۔ وسیلہ پکڑنا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بالواسطہ کوئی چیز طلب کی جائے مثلاً آدمی کہے ! اے اللہ ہم تیری ادنیٰ تیرے رسول کی محبت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہماری مشکلات دور فرما، تو یہ جائز ہے۔  
۲۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں سے مدد طلب کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مشکلات دور فرمائیں؟ تو یہ ناجائز اور بہت بڑا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق !

قُلْ إِنِّي لَأَمْلِكُ لَكُمْ  
ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝ قُلْ  
لَأَمَّا أَذُ عَوْزِي وَلَا شِرْكِ  
بِهِ أَحَدًا ۝

کہہ دو میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی  
نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی  
کا "اے نبیؐ کہو! میں تو اپنے رب کو  
پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو

(الحج - ۲۰، ۲۱)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ  
وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ  
بِاللَّهِ .

تجھے جب بھی مانگنا ہو اللہ سے مانگ  
اور جب مدد طلب کرے تو اللہ ہی  
سے طلب کر ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو روایت کر کے

حسن، صحیح کہا ہے ۔

شاعر کہتا ہے :

اللَّهُ أَسْأَلُ أَنْ يُفَرِّجَ كَرْبَنَا  
فَالْكَرْبُ لَا يَمْحُوهُ إِلَّا اللَّهُ .

میں اللہ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ وہ  
ہماری مشکلات دور کرے ۔

کیونکہ اللہ کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں ہے

# اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

وہ اللہ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اس نے ہم پر یہ بھی فرض کیا ہے کہ ہم پہچانیں وہ کہاں ہے؟ یہاں تک کہ ہم دلی طور پر اپنی دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوں! اور جو شخص اپنے رب کی یہ پہچان بھی نہ کر پاٹے کہ وہ کہاں ہے؟ وہ ایسا ضائع ہوا کہ نہ تو اپنے معبود کی طرف متوجہ ہو سکا اور نہ ہی حق عبادت ادا کر سکا۔

اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر بلند ہونا اس کی ان صفتوں میں سے ایک صفت ہے جو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں وارد ہوئیں ہیں۔ جیسا کہ اس کا سنتا، دیکھنا، کلام کرنا اور (رات کے آخری تیسرے حصہ میں) پہلے آسمان پر اترنا اور اس کے علاوہ دوسری بیشمار صفات باری تعالیٰ۔ کیونکہ سلف صالحین اور فرزند ناجیہ اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ ان صفات باری تعالیٰ پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید میں بیان فرمائی ہیں یا جو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے صحیح احادیث میں بیان کی ہیں۔ بغیر تاویل، تعطیل اور تشبیہ کے ایمان لایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق!

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝  
 کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں، اور  
 وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے  
 (شوریٰ — ۱۱)

اور جب یہ تمام صفات باری تعالیٰ ہی میں ہیں اور ان میں سے اس کا اپنی مخلوق پر بلند ہونا بھی ایک صفت ہے تو اس پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہوا، جس طرح اس کی بلند ذات پر ایمان لانا ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

الترَّحُّنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى . وہ ”رحمن“ عرش پر مستوی ہے۔  
 (ظہ — ۵)

کی تفسیر دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا: اس کا بلند ہونا معلوم ہے لیکن کیفیت کا کچھ علم نہیں اور اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ اے میرے مسلمان بھائی! ذرا آپ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان پر غور تو فرمائیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے (عرش پر) مستوی ہونے پر ایمان لانا ہر مسلمان

کے لئے واجب قرار دیا ہے۔ اور استوی کے معنی، اللہ تعالیٰ کا بلند ہونا ہے اور اس استوی یا بلندی کی کیفیت کا اللہ تعالیٰ کے ملاوہ کسی کو کچھ علم نہیں ہے۔

جو صفات باری تعالیٰ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہیں ان میں سے ہی ایک صفت اس (اللہ تعالیٰ) کا بلند ہونا بھی ہے اور بلاشبہ اس کا بلند ہونا، آسمانوں سے بلند ہونا ہے لہذا ہر وہ شخص جو اس کی اس صفت سے انکار کرتا ہے وہ ان سب آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا منکر ہے جو اس کی اس صفت پر دلالت کرتی ہیں رفعت اور بلندی ایسی صفات کمال کی اللہ تعالیٰ کے وجود سے نفی کرنا بالکل جائز نہیں ہے لیکن پھر بھی بعض متاخرین فلاسفہ سے متاثر ہو کر ان صفات باری تعالیٰ کی تاویلات کرتے ہیں جو آیات قرآنیہ میں واضح طور پر بیان کی گئیں ہیں اور اس سے بہت زیادہ مسلمانوں کے عقائد خراب ہو رہے ہیں۔ وہ کمال درجہ کی صفات باری تعالیٰ کو باطل قرار دیتے اور سلف صالحین کے طریقہ کی مخالفت کرتے ہیں

صفات باری تعالیٰ میں سلف صالحین کا طریقہ

ہی سب سے زیادہ صحیح ٹھوس اور علمی ہے۔

کیا ہی اچھا کہا ہے کسی نے !

كُلَّ خَيْرٍ فِي اتِّبَاعٍ مِّنْ سَلَفٍ  
وَكُلَّ شَرٍّ فِي اِبْتِدَاعٍ مِّنْ خَلْفٍ

سلف صاحبین کی اتباع میں جو کام کیا جائے وہ نیکی آدر جو بعد میں  
لگنے والوں نے اپنے پاس سے طریقہ ایجاد کیا وہ بُرائی ہے۔

## خلاصہ کلام

یہ ہے کہ تمام صفات باری تعالیٰ جو قرآن مجید اور صحیح احادیث  
میں مذکور ہیں، ان پر ایمان لانا واجب ہے۔ ہمارے لئے ہرگز جائز نہ  
کہ ہم صفاتِ باری تعالیٰ میں تفریق پیدا کرتے پھریں، کچھ مان لیں،  
کچھ کو فنا ہر پر محمول کریں اور کچھ کی تاویل کر دیں۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے سميع اور بصير ہونے پر ایمان لاتا ہے  
(وہ یاد رکھے کہ) اس کے سننے اور دیکھنے کو ہمارے سننے اور دیکھنے سے  
کوئی مشابہت نہیں ہے۔ تو اسی طرح اس پر یہ بھی ایمان لانا فرض ہے  
کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے۔ (یعنی آسمان کے اوپر اپنی شانِ جلالت  
کے ساتھ بلند ہے اور وہ اپنی بلندی میں ہمارے ساتھ کوئی مشابہت

لے سميع - سننے والا - بصير - دیکھنے والا ۔

نہیں رکھتا) یہ تمام کمال درجہ کی صفات باری تعالیٰ ہیں جو خود اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) اور رسول سلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہیں نیز فطرت سلیمہ سے ان کی تائید اور عقل سلیم سے ان کی تصدیق ہوتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کے ساتھ تشبیہ دی اُس نے کفر کیا جن صفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو متصف کیا ہے۔ جس نے ان کا انکار کیا اس نے بھی کفر کیا۔

اور یاد رکھیں ! وہ صفات باری تعالیٰ جو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بیان کیں ہیں یا اس کے رسول سلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہیں۔ ان میں کسی قسم کی کوئی تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔  
(شرح عقیدۃ طحاویہ)

## اللہ تعالیٰ عرش پر ہے !

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ، عقل سلیم اور فطرت سلیمہ سے اس کی تائید ہوتی ہے  
ذیٰان باری تعالیٰ ہے :



الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى . وہ ”رحمن“ عرش پر مستوی ہے ۔  
( طہ - ۵ )

(یعنی بلند ہوا) جیسا کہ صحیح بخاری میں تابعین سے منقول ہے ۔  
فرمان باری تعالیٰ ہے ۔

أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ وہ  
أَنْ يَخْصِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ جو آسمان پر ہے تمہیں زمین میں  
الملك - ۱۶ دھنسا دے ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ اللہ  
تعالیٰ ہے) جیسا کہ تفسیر ابن الجوزی میں مذکور ہے ۔

③ فرمان باری تعالیٰ ہے :

يَخَانُونَ رَبَّهُمْ مَنْ  
قُوَّيْهِمْ ( النحل - ۵۰ ) ڈرتے ہیں ۔  
اپنے رب سے جو ان کے ادھر ہے

④ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق باری تعالیٰ ہے :

بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ بَلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف  
( النسا - ۵۰ ) اٹھایا ۔

یعنی انہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھایا ۔

⑤ فرمان باری تعالیٰ ہے :

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمُوتِ اور وہ اللہ آسمانوں پر ہے

( الانعام — ۲ )

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ۔  
مفسرین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ہم اس طرح نہیں کہتے ، بس  
طرح (گمراہ فرقہ) جیسے کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ۔  
ظالم (اس قسم کی) جو بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت  
بلند و بالا ہے ۔

(یہاں فی السموت کا معنی علی السموت ہے) ۔

لیکن اللہ تعالیٰ کا جو یہ فرمان ہے کہ :

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ... قسم جہاں کہیں بھی ہو ، وہ تمہارے

(الحديد — ۴) ساتھ ہے ۔

اور اس کا معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے کے اعتبار سے  
ہمہ وقت ہمارے ساتھ ہے جیسا کہ اس مقام کے سیاق و سباق اور  
اسلوب بیان سے ظاہر ہے ۔

نیز تفسیر ابن کثیر اور جلالین میں بھی یہی مفہوم مراد لیا گیا ہے

⑥ اور معراج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتویں  
آسمان پر لے جایا گیا ، یہاں تک کہ آپ اپنے رب تعالیٰ سے ہم کلام

ہوئے اور دہاں پر پانچ غازیں فرض کی گئیں۔ (بخاری، مسلم)  
 (۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے مانند  
 نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں تو اُس ذات اقدس کا امین ہوں جو آسمان میں  
 ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات آسمان میں ہے اور ”فی السماء“ کا معنی ”علی  
 السماء“ ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین پر بسنے  
 والوں پر تم رحم کرو! جو ذات آسمان پر ہے تم پر رحم فرمائے گی۔  
 (اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو روایت کر کے  
 حسن، صحیح کہا ہے۔

(۹) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی لڑائی سے  
 سوال کیا کہ: اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا آسمان پر ہے۔  
 پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا آپ اللہ کے  
 رسول ہیں۔ آپ نے (اس کے مالک سے) فرمایا: اے آزاد کرے  
 یہ تو مؤمنہ ہے۔ (مسلم)

۱۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرش پانی پر ہے  
 اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر جو کچھ بھی تم کرتے ہو، ثواب

جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ رد المحتار

⑪ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، وہ جان لے کہ اللہ آسمان پر زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث باب فی الرد علی الجہمیۃ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

⑫ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا: کہ ہم اپنے رب کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟

تو انھوں نے فرمایا: کہ وہ اپنی مخلوق سے علیحدہ ہو کر آسمان کے اوپر اپنے عرش پر ہے۔ اور اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے عرش کے اوپر ہے اور مخلوق سے علیحدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی بلندی میں مخلوق سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا!

⑬ اور ائمہ اربعہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلند اور اپنے عرش پر ہے اور اس کی مخلوقات میں سے کوئی چیز اس سے کچھ مشابہت نہیں رکھتی ہے۔

⑭ نماز پڑھنے والا شخص سجدہ میں کہتا ہے میرا رب پاک اور بلند تر

ہے، اور بوقت دعا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے ۔

(۱۵) جب آپ بچوں سے سوال کریں کہ اللہ کہاں ہے ؟ تو وہ اپنی فطرت سلیمہ سے جواب دیں گے کہ : وہ آسمان پر ہے ۔

(۱۶) عقل صحیح سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے ۔ اگر ہر جگہ موجود ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتا دیتے اور اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی تعلیم دے دیتے اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہوتا تو اس میں ہر گندی اور نجس جگہ بھی شامل ہو جاتی ہے ۔

لوگ جو اس قسم کی بات کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند

و بالا ہے ۔

(۱۷) یاد رکھیں ! جس جگہ بھی لفظ فی السماء استعمال ہوا ہے اس کا

معنی علی السماء ہی ہے ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ اپنی بلالتِ شان سے بلند و

بالا ہوا ہے کہ اپنی مخلوقات سے اسے کوئی مشابہت نہیں ہے ۔



# اسلام کو ضائع اور برباد کر دینے والے اعمال

بلاشبہ کچھ اعمال اسلام کو تباہ و برباد اور ختم کرنے والے ہیں۔ کہ جب کوئی مسلمان ان میں سے کسی ایک کا بھی ارتکاب کرتا ہے تو گویا اس نے ایسا شرک کیا جس سے اس کے سب نیک اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ کے لئے نہی ہو گیا۔ اسے اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے ہرگز نہیں بخشتا۔ مثلاً

① اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے دعا مانگنا۔ جیسا کہ فوت شدہ انبیاء کرام اولیاء عظام سے دعاء مانگنا۔ یا ان زندہ شخصیات کو پکارنا جو موجود نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بنا پر!

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يُضُرُّكَ  
فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مَرَجَ  
الْقُلُوبِ مِثْنَ (بولس - ۱۰۶)

اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکار جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان۔ اگر تو ایسا کرے گا تو ظالموں میں سے ہو گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ۔

مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَذْعُو  
مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدَاءً دَخَلَ  
النَّارَ ۔

جو شخص اس حالت میں مرا کہ اللہ  
تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو اللہ کا  
شریک (سمجھ کر) پکارتا رہا تو وہ جہنم  
میں داخل ہو گیا ۔

صحیح بخاری

اللہ شریک کو کہتے ہیں :

② توحید باری تعالیٰ سے دل میں تنگی محسوس کرنا اور اللہ اکیلے کو  
پکارنے اور اس سے دعا مانگنے سے گریز کرنا ۔

رسولوں ، فوت شدہ ولیوں یا پھر ان زندہ لوگوں کو (مشکلات  
و مصائب کے وقت) پکارنے اور ان سے مدد مانگنے سے دل  
میں خوشی محسوس کرنا جو موجود نہ ہوں ۔

جیسا کہ مشرکین کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تَدْعُوا لِلَّهِ وَحْدَهُ  
اسْمَاءَ زُتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا  
يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلَا تَدْعُوا  
ذُكُورَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ  
إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝

اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا  
ہے تو آخرت پر یقین نہ رکھنے والے  
کے دل کر دھن گلتے ہیں اور جب اس  
کے سوا دوسرے دل کا ذکر ہوتا ہے تو  
یکایک وہ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں ۔

یہ آیت ان لوگوں پر منطبق ہوتی ہے جو صرف اللہ وحدہ سے  
مدد مانگنے والوں کو دہائی کہتے ہیں اور ان سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں  
یہ اس لئے کہ رہ جاتے ہیں کہ وہاں بیت توحید کی دعوت دیتی  
ہے۔

(۳) کسی رسول یا ولی کے لئے جانور ذبح کرنا  
فرمان باری تعالیٰ ہے :

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝  
پس : تم اپنے رب کے لئے  
(الکوثر - ۲)

نماز پڑھو اور قربانی کر دو۔

یعنی نماز اور قربانی صرف اپنے رب کے لئے ہی کر دو !  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے -

لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ  
اللہ اس شخص پر لعنت کرے جو  
لِغَيْرِ اللَّهِ -  
اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے کے لئے

(مسلم) جانور ذبح کرتا ہے۔

(۴) عبادت اور تقرب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے  
کسی کے لئے نذر ماننا۔ اس لئے کہ نذر صرف اللہ تعالیٰ ہی کے  
لئے ماننی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (مریم علیہا السلام نے کہا)



رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا  
فِیْ بَطْنِیْ مُحَوَّرًا ...  
(راک عزن -- ۲۵)  
میرے پیر دگار! میں اس بچے  
کو جو میرے پیٹ میں ہے تیری نذر  
کرتی ہوں - وہ تیرے ہی کام کے لئے  
دقن ہوگا -

⑤ عبادت اور تقرب کی نیت سے کسی قبر کے گرد چکر لگانا ،  
اس لئے کہ طواف صرف کعبۃ اللہ ہی کے لئے خاص ہے -  
ارشاد باری تعالیٰ ہے !  
اداس قدیم گھر (بیت اللہ)  
وَلِیَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ  
كَطَوَافِ کَرِیْمٍ -  
الْعِیْشِ ۵ (الحج - ۲۹)

⑥ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں پر اعتماد اور توکل کرنا -  
زبان باری تعالیٰ ہے !  
فَعَلِیْهِ تَوَكَّلُوا اِنْ كُنْتُمْ  
مُسْلِمِیْنَ ۵ یونس ۸۴  
تو اسی پر بھروسہ کر ، اگر تم  
مسلمان ہو -

⑦ عبادت کی نیت سے بادشاہ یا کسی زندہ یا مردہ بزرگ کے  
سلمانے تعظیماً بھگنا یا سجدہ کرنا -

اس سے صرف وہی جاہل شخص متشنی کیا جاسکتا ہے جو  
یہ بھی نہ جانتا ہو کہ رکوع اور سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے -

۸) ارکان اسلام یا ارکان ایمان میں سے کسی ایک رکن کا بھی انکار کرنا۔

ارکان اسلام : جیسا کہ نماز، زکوٰۃ، رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج کرنا  
 ارکان ایمان : جیسا کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور ہر اچھی بُری تقدیر پر ایمان لانا۔  
 ادران کے علاوہ دوسرے وہ تمام امور جو دین اسلام کے لئے ضروری ہیں۔

۹) مکمل طور پر اسلام سے ناپسندیدگی کا اظہار کرنا۔ یا اس کی تعلیمات، عبادات، معاملات، اقتصادی نظام اور اخلاقی قدروں میں سے کسی ایک سے بھی نفرت کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت :

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَوَّبُوا مَا  
 كُنْهُمْ عَلَىٰ أَنْ يَأْمُرُوا  
 كَمَا جَاءَ اللَّهُ فَأَخَذَ اللَّهُ  
 حَبْطَ أَعْمَالِهِمْ  
 (نور ۹)

کیونکہ انھوں نے اس چیز کو ناپسند  
 کہا جسے اللہ نے نازل کیا ہے۔ لہذا  
 اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

۱۰) قرآن مجید کی کسی آیت، صحیح حدیث یا احکامات اسلام میں سے کسی حکم کا مذاق اڑانا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَدْ جَاءَكُمْ بِالْحَقِّ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
 كُنْتُمْ تَسْهَوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ  
 إِيمَانِكُمْ ۚ  
 ان سے کہو کیا تمہاری ہنسی، دل لگی  
 اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول  
 ہی کے ساتھ تھیں۔ اب عندہا نے  
 نہ تراشوا تم نے ایمان لانے کے بعد  
 (التوبہ - ۴۵-۴۶) کفر کیا ہے۔

⑪ قرآن کریم میں سے کسی آیت یا صحیح حدیث کا جان بوجھ کر  
 انکار کرنا۔

⑫ اللہ رب العزت کو گالی دینا، دین اسلام پر لغت کرنا، رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا، آپ کی سیرت اور طرز زندگی کا  
 مذاق اڑانا یا جو کچھ تعلیمات آپ لے کر آئے ہیں ان پر تنقید کرنا، جو کہ  
 سراسر موجب کفر ہے۔

⑬ اللہ کے ناموں میں سے کسی نام، اس کی صفاتوں میں سے کسی صفت  
 یا اس کے افعال میں سے کسی فعل کا انکار کرنا جو قرآن مجید اور صحیح احادیث  
 سے معلوم اور حقیقتاً ثابت ہیں۔

⑭ وہ تمام رسول علیہم السلام جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے  
 لئے بھیجا ان سب یا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت

لَا تُقِرُّ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ... ہم اللہ کے رسول کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔ (البقرہ - ۲۸۵)

(۱۵) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ (قرآن و سنت میں) نازل کیا ہے اس کے خلاف فیصلہ دینا جب کہ فیصلہ دینے والا یہ ائمہ قرار رکھتا ہو کہ اسلام کا یہ فیصلہ نامناسب ہے۔

یا دحی الہی کے خلاف فیصلے کو جائز سمجھے۔

وَمَنْ تَصَدَّقْ بِمَا أَنْزَلَ  
اللَّهُ نَأْذُرُكَ هُمْ أَكْفَرُونَ ۝ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔ (المائدہ ۴۴)

(۱۶) اسلام کے علاوہ دوسروں کو فیصلہ تسلیم کرے اور اسلام کے فیصلے پر راضی نہ ہو یا پھر اسلام کے فیصلے سے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس کرے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ  
حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ  
بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي

اے نبی! تمہارے رب کی قسم یہ  
کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ  
اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ

اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مَّا قَضَيْتَ  
کرنے والا نہ مان لیں، پھر تو کچھ تم فیصلہ  
کر دو، اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی  
وَسَيَسْأَلُكُمْ تَسْلِيمًا ۝

(النساء — ۶۵)

(۱۷) حاکمیت اعلیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو دے دینا  
جمہوریت و آمریت یا اس کے علاوہ ہر ان قانون ساز کمیٹیوں کو تسلیم  
کر لینا جو دین اسلام کے خلاف قانون وضع کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت :

اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا  
کیا یہ لوگ کچھ ایسے شریک باری تعالیٰ کے  
لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ  
کہتے ہیں جو ان کے لئے من گھڑت دین  
يَاۤ اَذْنَٰنَ بِهٖ اللّٰهُ ...  
وضع کرتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ نے نہیں  
شوریٰ — ۲۱  
اجازت نہیں دی۔

(۱۸) اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینا  
جیسا کہ بعض علماء سود کو حلال قرار دیتے ہیں۔  
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت۔

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ  
حالاںکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو  
الزُّبْحَا -  
حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام کر دیا

(البقرہ — ۲۷۵) ہے۔

(۱۹) اسلام کو بنیادی طور پر ختم کرنے والی تحریکوں کا ساتھ دینا، اور انہیں سچا ماننا۔ جیسے سوشلسٹ، ماسونی، یہودی، کمیونسٹ اور ملحد قسم کے بے دین لوگ، وطن پرست یا توہمی تعصب کی بنیاد پر غیر مسلم عرب کو مسلمان عجمی پر فضیلت اور ترجیح دینے والے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت :

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ  
دُنْيَا لَكِنْ يُقْبَلُ مِنْهُ وَهُوَ  
فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○  
(آل عمران — ۸۵)

اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا اس کو وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا، اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا۔

(۲۰) دین اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت :

وَمَنْ يَكُفِّرْ تَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ  
دِينِهِ قِيمَتٌ وَهُوَ كَافِرٌ  
كَافِرٌ لَكَ جَبَلَتْ أَعْمَالُهُمْ  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ  
أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ  
فِيهَا خَالِدُونَ ○  
(البقرہ — ۲۱۷)

(اور یہ خوب سمجھ لو کہ تم میں سے جو کوئی اس دین سے پھر جائے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا، اس کے اعمال دنیا و آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے۔ ایسے لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے)

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے -

مَنْ بَغَلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل

کے لئے اسے قتل کر ڈالو ! صحیح بخاری

(۲۱) یہود و نصاریٰ اور سوشلسٹوں کا ساتھ دینا اور مسلمانوں کے

خلاف ان کا دست و بازو ہونا -

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت :

لَا يَرْخِيهِ الْمُؤْمِنُونَ  
الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ  
الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ  
ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي  
شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ  
تَقَاءً - (آل عمران - ۲۸)  
مومن اہل ایمان کو چھوڑ کر کفار کو  
اپنا رفیق اور دوست ہرگز نہ بنائیں -  
جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق  
نہیں ہاں ! یہ معاف ہے کہ تم ان کے  
ظلم سے بچنے کے لئے بظاہر ایسا طرز  
عمل اختیار کر جاؤ -

(۲۲) وہ سوشلسٹ جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر ہیں یا وہ یہودی

اور مسیائی جو نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے  
انہیں کافر نہ سمجھنا

جب کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیتے ہوئے خود ارشاد

فرمایا ہے -

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ  
 اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ  
 فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا  
 اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن  
 لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یقیناً جہنم کی  
 آگ میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں  
 رہیں گے یہ تمام مخلوقات میں سے  
 بدترین لوگ ہیں۔ (البقرہ - ۶)

۲۳) بعض صوفیوں کا عقیدہ ”وحدۃ الوجود“ ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی

چیز ایسی نہیں، جس میں اللہ موجود نہ ہو۔

یہاں تک کہ ان کا ایک استاد کہتا ہے ۔

وَمَا الْكَلْبُ وَالْخِنْزِيرُ  
 اِلَّا اَنْفُسَاۡ مَا لِلّٰهِ اِلَّا رَاۡهَبُ  
 فِيْ كِنِيۡسَةٍ .

کتا، خنزیر اور گر باگھر میں بیٹھنے  
 والا راہب ہمارے اللہ ہی تو ہیں۔

اور ان کا استاد حلاج کہتا ہے ، میں خود اللہ، اور اللہ میں

ہوں ، علمائے امت کا فیصلہ ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کو قتل  
 کر دیا جائے۔ پھر اسے قتل کر دیا گیا ۔

۲۴) اور یہ کہنا کہ دین (کا معاملہ) حکومت سے علمی ہے اور اسلام میں

سیاست نام کی کوئی چیز نہیں ہے ۔

اس لئے کہ یہ تو قرآن کریم ، احادیث اور میرت نبوی کی تکذیب



کے مترادف ہے ۔

(۲۵) اور بعض صوفیاء کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض امور کی چابیاں قطبوں میں سے بعض اولیاء کرام کے سپرد کر دیں ہیں ۔

یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے افعال میں شرک اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مخالفت کرنا ہے ۔

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ (الزمر - ۶۳) مرف اسی کے پاس ہیں :

(۲۶) مندرجہ بالا یہ تمام باتیں ایسے ہی اسلام کو ختم کر دینے والی ہیں جیسے کچھ چیزیں دھن کو ختم کر دیتی ہیں ۔

لہذا جب کوئی مسلمان شخص ان میں سے کسی ایک کا بھی ارتکاب کر لے تو اسے چاہیئے کہ اپنے مسلمان ہونے کا دوبارہ اقرار کرے اسلام کو ختم کر دینے والے اس عمل کو ترک کر دے ۔ اللہ تعالیٰ سے اس فعل بد کی معافی مانگے اور توبہ کرے قبل اس کے کہ وہ مر جائے بلکہ تمام اعمال ضائع ہو جائیں اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں جلتا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم یہ دعا کرتے رہیں ۔

اے اللہ ہم تجھ سے پناہ چاہتے  
ہیں کہ ہم تیرے ساتھ جان بوجھ کر شرک  
اکریں اور اس شرکیہ عمل کی بھی تجھ سے  
معافی چاہتے ہیں جو لاعلمی میں کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا  
نَعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا  
نَعْلَمُ۔

( راہ احمد بسند حسن )

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی مسند  
میں حسن درجہ کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۔



# دَجَالوں کو سچّا نہ مانو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَتَى عَرَفًا دَكَا هِنًا  
فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ  
بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ -  
(صحیح رواہ احمد)

جو شخص کسی عرف یا کاہن کے پاس حاضر ہوا اور جو کچھ اس نے کہا اس کی تصدیق کر دی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی شریعت کا انکار کیا۔

یہ حدیث صحیح ہے  
بجہی، کاہن، عرف، ساحر، رملی، مندال اور ان کے علاوہ

۱۔ ستاروں کو دیکھ کر اُنکی پجوباتیں کرنے والا۔

۲۔ جنوں سے کچھ حالات معلوم کر کے لوگوں کو بتانے والا۔

۳۔ غیب کی خبریں دینے والا

۴۔ جادوگر

۵۔ ہتھیلیاں دیکھ کر حالات بتانے والا۔

۶۔ کچڑا پھینک کر لوگوں کے اندرون معاملات کا کھوج لگانے والا۔

ہر وہ شخص جو سینے کے بھیدوں، اضیٰ اور مستقبل میں رونما ہونے والے حالات و واقعات کا علم رکھنے کا دعویٰ رہو ان کی تصدیق کیا حرام ہے۔

اس لئے کہ یہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کے لئے مختص ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ . اور وہ دلوں کے راز و نیاز تک

(الحمدیہ - ۶) جانتا ہے۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ اے پیغمبر! ان سے کہو، اللہ کے سوا  
وَالْأَرْضِ الْغَيْبِ إِلَّا اللَّهُ . آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا

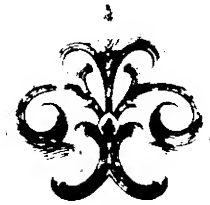
(النمل - ۶۵) علم نہیں رکھتا۔

یہ دجال قسم کے لوگ جس شعبہ بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کی بنیاد صرف اندازے، اٹکل بچو اور گمان پر ہی قائم ہے اور ان میں اکثر تو شیطانی جھوٹ، ہوتے ہیں جن سے صرف ناقص العقل اور بے وقوف قسم کے انسان ہی دھوکہ کھاتے ہیں۔

غور فرمائیں کہ اگر یہ لوگ واقعی غیب جانتے ہوتے تو زمین کے سب خزانے کمال باہر کرتے؟ اور پھر یہ اوگ فقیر، بھکاری اور لوگوں کا مال ہڑپ کرنے کے لئے طرح طرح کی جیلہ سازیوں سے کام نہ

لیتے ؟

اگر وہ سچے ہیں تو یہودیوں کی خطرناک سازشوں کو ختم کرنے  
کے معاملہ میں ہمیں ان کے اندرونی رازوں سے آگاہ کریں ؟



# اللہ کے علاوہ کسی کی قسم مت کھائیں!

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے باپوں کی قسمیں نہ اٹھایا کرو! جو شخص اللہ کی قسم اٹھائے، سچی اٹھائے اور جس کے لئے اللہ کی قسم اٹھائی جائے اسے چاہیے کہ وہ بھی راضی ہو جائے! یاد رکھیں! جو شخص اللہ کے نام پر بھی راضی نہ ہوا۔ اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں! (ابن ماجہ بخوالہ صحیح الجامع ۷۱۲۳)

② اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین اور شریکوں کی قسمیں نہ اٹھایا کرو! قسم صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اٹھایا کرو! اور ہرگز قسمیں نہ اٹھاؤ! الا کہ تم بچے ہو!

(ابوداؤد بخوالہ صحیح الجامع ۷۱۲۶)

③ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی قسم اٹھائی، اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد یہ حدیث صحیح ہے)

④ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص

نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم سرف اس لئے اٹھائی کہ ایک مسلمان شخص کا مال حاصل کرے وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا کہ اللہ اس پر ناراض ہوں گے۔ (بخاری، مسلم)

⑤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو کسی اہم کام پر قسم اٹھالینے کے بعد معلوم ہو کہ خیر اس کے علاوہ ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور اس کا رخیہ کو کرگزرتے (مسلم)

⑥ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اٹھانے والے شخص کو چاہیئے کہ وہ انشاء اللہ کہے۔ پھر اگر چاہے تو اس قسم پر قائم رہے، اگر چاہے تو بغیر کفارہ کے اُسے چھوڑ دے۔

(نسائی بحوالہ صحیح الجامع ۶۰۸۲)

⑦ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ: میں اللہ کے نام پر جھوٹی قسم اٹھاؤں تو یہ میرے لئے غیر اللہ کے نام پر سچی قسم اٹھانے سے بہتر ہے۔

⑧ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بایں الفاظ قسم اٹھائے، مجھے لات کی قسم، مجھے عزی کی قسم، تو اُسے (دوبارہ) کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا چاہیئے۔

اور جو شخص اپنے کسی ساتھی سے کہے

تَعَالُ أَقَامُكَ ۱ آذِجُوا کھیلیں !

تو اسے چاہیئے کہ وہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرے (بخاری و مسلم)

⑨ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے

اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی بھوٹی قسم اٹھائی۔ تو وہ اسی طرح  
ہی بھوٹا اور بے دین ہے ۔

یعنی اگر وہ اس غیر مذہب کی تعظیم کا ارادہ رکھتا ہے تو کافر ہے اور اگر وہ اس دوسرے مذہب  
میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، پھر بھی کافر ہے کیونکہ کفر کا ارادہ بھی کفر ہے اور اگر  
ان امور سے علیحدگی کا ارادہ رکھتا ہے تو کافر نہیں لیکن ایسا کہنا بھی حرام ہے ۔  
( فتح الباری، جزء ۱۱، صفحہ ۵۳۹ )

## مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ !

① بنی، کعبہ، امانت، ذمہ، بچہ، والدین، بزرگی، اولیاء اور  
ان کے علاوہ دوسری مخلوقات میں سے کسی کی بھی قسم اٹھانا حرام اور  
شرک اصغر ہے ۔

یہ اس لئے کہ ایسے شخص نے غیر اللہ کی قسم اٹھاتے وقت



اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو اس کی تعظیم میں شریک بنا دیا ہے ۔  
 اور یہ فعل کبیرہ گناہوں میں شامل ہے ۔ ایسے فعل کو بھڑکانا، اس  
 سے توبہ کرنا اور اس کے مرتکب کو رد کنا بہت ضروری ہے ۔  
 اور کبھی کبھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کے نام پر قسم اٹھانا  
 شرک اکبر بھی بن جاتا ہے ۔ وہ اس وقت کہ قسم اٹھانے والا کسی دلی  
 کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ: وہ پرشیدہ طور پر تصرف فی الامور کا مالک  
 ہے اگر میں نے اس کے نام پر بھوٹی قسم اٹھائی تو وہ مجھ سے انتقام  
 لے گا ۔

یہ اس لئے کہ ایسے شخص نے دلی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتقام  
 اور دکھ تکلیف اور تصرف میں شریک کر دیا ہے ۔

② غیر اللہ کی قسم اٹھالینا شرعی لحاظ سے قسم نہ ہوگی ۔ اور جس کام  
 کے لئے ایسی قسم اٹھا جائے اس کا کرنا بھی لازم نہ ہوگا ۔

③ جس شخص نے قسم اٹھائی کہ: میں صلہ رحمی نہیں کروں گا یا اللہ  
 اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں گا ۔ تو اُسے چاہیئے کہ وہ ایسے فعل  
 نہ کرے ۔ اپنی قسم واپس لے لے اور اس کا کفارہ ادا کرے ۔

قسم کا کفارہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بتایا گیا ہے ۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِالْغُرُوحِ ۖ تَمَّ لَكُمْ جُوهَلُ قَسَمِكُمْ كَهَاتِهِ ۖ

فِي آيَاتِنَا نَكْمُ وَلَكِنْ يُؤْخِذُكُمْ  
بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ  
إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ  
مِنْ أَوْ سَطِ مَا تَطْعَمُونَ  
أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ  
أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ  
لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ  
أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ آيَاتِنَا  
إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا آيَاتِنَا  
كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ  
آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

(مانہ - ۱۹)

پر اللہ گرفت نہیں کرتا، مگر جو قسمیں تم جان  
بوجھ کر کھاتے ہو ان پر وہ ضرور تم سے  
مواخذہ کرے گا (ایسی قسمیں توڑنے کی  
صورت میں کفارہ یہ ہے کہ: دس  
مسکینوں کو وہ اوسط درجہ کا کھا ا کھلاؤ  
جو تم گھریں اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو  
یا انہیں کپڑے پہناؤ، یا ایک غلام آزاد  
کر دو اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا  
ہو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ  
تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم  
قسم کھا کر تو ردو۔ اپنی قسموں کی حفاظت  
کیا کرو۔ اس طرح اللہ اپنے احکام  
نہاے لئے واضح کرتا ہے کہ شاید نہ  
تم شکر ادا کرو

## تقدیر الہی کو حجت نہ بنائیں !

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ یہ اعتقاد رکھے کہ ہر اچھی، بُری

تقدیر اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادے کے مطابق ہوتی ہے۔ لیکن! اچھے اور بُرے فعل کا سرزد ہونا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

اچھے کاموں کو کر گزرتا اور بُرے کاموں سے باز رہنا انسان پر واجب ہے یہ جائز نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں اسی طرح یہی کچھ لکھا تھا۔

بلکہ! اللہ تعالیٰ نے تو رسول بھیجے اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں تاکہ وہ سعادت مند دی اور بدبخشی کا راستہ واضح طور پر بیان کر دیں اور ان نے انسانوں کو عقل و فکر کے ساتھ (دوسرے تمام حیوانوں پر) فضیلت بخشی ہے اور اس کو گمراہی اور ہدایت دونوں کی پہچان کر دادی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝  
ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، خواہ  
شکر کرنے والا بنے خواہ کفر کرنے

(الذھر: ۳) والا بنے۔

لہذا جب انسان شراب نوشی کرتا اور نماز ترک کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ادا ارادہ و نواہی کی مخالفت کرنے کے سبب مستوجب سزا ہوتا ہے نیز اس وقت اُسے اس گندے فعل پر پشیمانی اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے۔

# نماز کی فضیلت اور اس کے چھوڑنے پر زہر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ)

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ

يَحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ

مُكْرَمُونَ ۝ (معارف ۲۴-۲۵)

اور جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے۔

② اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ

تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ .

(العنکبوت ۴، ۵)

اور نماز قائم کرو ، یقیناً نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے ۔

③ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

تَوْبِلَ الْمُصْلِينَ ۝ وَالَّذِينَ

تباہی ہے ان نمازیوں کے لئے جو

۱۔ غافلون، وہ لوگ جو بلا عذر شرعی نماز وقت پر ادا نہیں کرتے ۔

مُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں ۔  
(المائدہ، ۴، ۵)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ ایمان لانے والے یقیناً فلاح پائیں  
الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے  
خَاشِعُونَ ۝ المؤمنون - ۲۱۱) ہیں ۔

⑤ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ پھر ان کے بعد وہ ناخلف لوگ ان  
خَلَّفَ أَصَاغُوا الصَّلَاةَ کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو  
وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ ضائع کیا اور خواہشاتِ نفس کی پیروی  
يَلْقَوْنَ غِيَا ۝ کی، پس اُقریب ہے کہ وہ گمراہی  
(مریم - ۵۹) کے انجام سے دوچار ہوں ۔

⑥ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ سے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے کے سامنے سے ہنر گذرتی ہو اور وہ شخص اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا: یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی ادائیگی سے

خطائیں معاف فرمادیتا ہے: (بخاری و مسلم)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان صرف نماز کا عہد ہے لہذا جس شخص نے نماز ترک کر دی اس نے کفر کیا۔ (مسند احمد، اور یہ حدیث صحیح ہے)

(۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی اور کفر و شرک کے درمیان صرف نماز ہی کا توفیق ہے۔

## وضو اور نماز کا طریقہ

وضوء: قیض کے بازو اپنی کہنیوں کے اوپر تک لپیٹ لیں اور پھر کہیں ”بسم اللہ“ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

(۱) اپنے دونوں ہاتھ دھوئیں، کلی کریں اور ناک میں پانی بڑھائیں۔  
تین تین بار

(۲) اپنا چہرہ دھوئیں، پھر پہلے داہاں اور پھر بائیں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئیں  
تین تین بار

(۳) کانوں سمیت اپنے کمر کا مسح صرف ایک مرتبہ کریں۔

(۴) پہلے داہاں پھر بائیں پاؤں نخنوں کے اوپر تک دھوئیں:

یعنی تین بار

نماز: صبح کے فرض، دو رکعت (یا رکھیں! نیت صرف دل سے ہوتی ہے)

(۱) قبلہ کی جانب سیدھا رخ کر کے کھڑے ہوں اور کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر کہیں  
 ”اللہ اکبر“ اللہ بہت بڑا ہے۔

(۲) پھر دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر اپنے سینے پر رکھیں اور پرمیں۔  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اے میرے اللہ تو اپنی حمد و ثناء اور  
 وَتَبَارَكَ اِسْمُكَ وَفَعَالِي تعریفات کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام  
 حَمْدُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، بابرکت اور تیری بزرگی بہت بلند ہے  
 اور تیرے سوا کوئی اللہ نہیں!

(اس کے علاوہ جو جو ادراد اور دعائیں احادیث میں مذکور ہیں ان سب کا پڑھنا جائز ہے۔)

۱۔ ایک مشہور دعا یہ بھی ہے جو بہت جامع ہے اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي  
 وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَفِّثْنِي  
 مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تُنْفِثُ الشَّوْبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ  
 خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْثَلَجِ وَالْبَرَدِ (م)

# پہلی رکعت

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ  
 الرَّحِيْمِ ۝ (آہستہ)  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝  
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ  
 يَوْمِ الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ  
 وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا  
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ  
 الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝  
 غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا  
 الضَّالِّينَ ۝ آمین ۝  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
 قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ  
 الْقَدَمُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝  
 وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی  
 پناہ چاہتا ہوں، شروع اللہ کے نام  
 سے جو رحمن اور رحیم ہے۔  
 تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، جو  
 تمام کائنات کا رب ہے، رحمن اور رحیم ہے،  
 روز جزا کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت  
 کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔  
 ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ  
 جن پر تو نے انعام فرمایا جن پر غصہ نہیں کیا  
 گیا اور جو بھٹکے ہوئے بھی نہیں ہیں۔  
 (آمین)

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے  
 کہو وہ اللہ ہے، یکتا، اللہ سب سے  
 بے نیاز ہے، اور سب اس کے قہمان ہیں  
 نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی



(اخلاص) اظلا داد رخی کوئی اس کا ہمسر ہے ۔

یا اس کے علاوہ کوئی اور صورت پڑھئے ۔

۱۔ جس طرح نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے تھے اسی طرح رفع الیدین کریں اللہ اکبر کہیں اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے اوپر رکھ کر رکوع کریں ۔ اور پڑھیں ۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ  
پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا  
تین بار

۲۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں ، رفع الیدین کریں اور پڑھیں ۔

« سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ،  
اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ »  
اس کی حمد کو سب لوگ اللہ ہمارے پروردگار  
تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں ۔ تعریفیں  
نبیہ بہت ، پاکیزہ ، بابرکت ۔

۳۔ پھر اللہ اکبر کہیں اور اپنی دونوں تھیلیاں ، گھٹنے ، ماتھا ، ناک اور دونوں  
پلوں کی انگلیاں قبلہ رخ شدھی کر کے زمینی پر رکھ کر سجدہ کریں اور پڑھیں  
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى  
پاک ہے میرا رب بہت بلند ۔

تین بار

لے تین بار پڑھئے ۔ مراد میرا ہی حدیث میں آیا ہے ۔

۴۔ پھر سجدے سے اپنا سر اٹھائیں، اللہ اکبر کہیں اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیں اور پڑھیں۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي  
اے میرے رب مجھے بخش دے  
وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي  
بھیرم فرما مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت  
بخش اور مجھے دنق عنایت فرما۔

۵۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے کی طرح دوسرا سجدہ ادا کریں اور تین بار پڑھیں۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

۶۔ پھر بائیں پاؤں کے اوپر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں اس انداز سے کھڑا کریں کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔

## دوسری رکعت

① اب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں، پہلے کی طرح اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئی سورت یا چند آیات تلازمیں۔

② پھر پہلے کی طرح، ہی رکوع اور دونوں سجدے ادا کر کے تشہید کی شکل بیٹھ جائیں۔

اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں بند کر لیں اور شہادت کی انگلی اٹھائیں  
اور اسے حرکت دیتے ہوئے تشہد پڑھیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَالصَّلٰوۃُ  
وَالطَّیِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ  
اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ  
ہر قسم کی زبانی، بدنی، اور مالی عبادتیں  
اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ کے نبی  
تجھ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور  
برکات نازل ہوں۔

اَسْلَمْتُ عَیْمًا رَّعَیًّا عَلَیْ عِبَادِ اللّٰہِ  
الصَّالِحِیْنَ  
اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ  
وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ  
وَرَسُوْلُہُ  
ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام ایک بندوں  
پر سلامتی ہو۔  
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی  
الہ نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول  
ہیں۔

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ  
وَ عَلَیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ  
عَلَیْ اِبْرٰہِیْمَ وَ عَلَیْ اٰلِ  
اِبْرٰہِیْمَ۔  
اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
اور ان کی آل پر اس طرح رحمتیں بھیج جس  
طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر  
اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔  
اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
وَبَارِكْ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اور اُن کی آل پر برکات نازل فرما جس طرح  
تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر برکات  
نازل فرمائیں۔ بے شک تو ہی تعریف کے  
لائق بزرگی والا ہے

اے میرے اللہ میں جہنم اور  
قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا  
ہوں، زندگی، موت اور مسیح دجال  
کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔  
(بخاری و مسلم)

وَعَلَىٰ آلِ مُصَدِّكَمَّا بَارَكْتَ  
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ  
مَّجِيدٌ

۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ  
بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ  
وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ  
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ  
وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ  
(متفق علیہ)

۴) پھر پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب التفات کرتے ہوئے کہیں۔  
اَسْلَام عَلَیْکُمْ  
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ  
تم پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی  
رحمت نازل ہو۔

## نمازوں کی تعداد رکعات کا نقشہ

نام نماز	پہلی ستیں	فرض	بعد کی ستیں
نجر	۲	۲	×
ظہر	۲ + ۲	۴	۲
عصر	۲ + ۲	۴	×
مغرب	۲	۳	۲
عشاء	۲	۴	۲ + ۳ وتر
جعتہ المبارک	تحتیہ المسجد ۲ ۱	۲	گھر جا کر -- ۲ یا مسجد میں -- ۲ + ۲

۱۔ یہ کم از کم تعداد ہے اگرچہ کوئی شخص دوران خطبہ آئے تو  
تو وہ بھی دو رکعت پڑھ کر بیٹھے۔ مترجم

# احکام نماز

- ① ”پہلی سنتیں“ جو فرض نماز سے پہلے ادا کی جائیں انہیں پہلی اور جو بعد میں ادا کی جائیں انہیں بعد والی سنتیں کہتے ہیں ۔
- ② بڑے پر وقار انداز میں کھڑے ہوں ، اپنی نظر سجدہ کے مقام پر جمائے رکھیں اور ادھر ادھر ہرگز نہ بھانکیں ۔
- ③ جس نماز میں امام کی قرأت سنتے ہیں اُس میں خاموش رہیں اور جس نماز میں نہیں سنتے اس میں خود قرأت کریں ۔
- ④ دو رکعات نماز جمعہ فرض ہے لیکن ! صرف مسجد میں ہی خطبہ

۱۔ لیکن سورت فاتحہ ہر دو حالت میں پڑھنا ہوگی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ  
جس شخص نے سورت فاتحہ  
الکتاب :

پڑھی اس کی نماز نہیں ۔

(مترجم)

(بخاری)

کے بعد جائز ہے، اس کے علاوہ جائز نہیں ہے۔

⑤ مغرب کی نماز تین رکعات فرض ہے۔ صبح کی نماز ادا کرنے کی طرح دو رکعتیں ادا کریں، اور مکمل التعمات پڑھنے کے بعد سلام نہ پھیریں بلکہ تیسری رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوں تو اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں۔

اس رکعت میں صرف سورت فاتحہ پڑھیں اور پھر باقی نماز تہائے ہوئے طریقے کے مطابق مکمل کر لیں!

⑥ ظہر، عصر اور عشاء کی نماز نماز چار چار رکعتیں فرض ہیں جیسے مغرب کی نماز ادا کی ویسے ہی انہیں ادا کریں، تیسری اور چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوں لیکن قیام میں صرف سورت فاتحہ ہی پڑھیں۔ اور تشهد مکمل کہے دائیں بائیں سلام پھیر لیں۔

⑦ نماز دو تین رکعات ہیں، طریقہ یہ ہے کہ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیریں، پھر اکیلی ایک رکعت پڑھیں اور اکیلی رکعت میں رکوع کے بعد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعا ہے، اُس کا پڑھنا افضل ہے۔

اے اللہ مجھے ہدایت دے اور  
اے اللہ مجھے ان (لوگوں) میں شامل کر دے جن کو  
اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِیْمَنْ  
هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِیْمَنْ

عَاقِبَتٌ وَتَوَلَّيْ فِيمَنْ نُوَلِّتْ وَبَارِكْ  
 لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتْ وَقِنِيْ شَرَّ  
 مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا  
 يُقْضَىٰ عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ  
 مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعْزُؤُ مَنْ  
 عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبُّمَاو تَعَالَيْتَ  
 كَسْتَغْفِرُكَ وَتَسْتَوْبُ اِلَيْكَ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ ۝

تو نے ہدایت دی اور مجھے عاقبت بخشی ان  
 میں جن کو تو نے عاقبت بخشی اور میرا کار  
 ساز بن ان میں جن کی تو نے کار سازی فرمائی  
 اور جو کچھ مجھے دے رکھا ہے اس میں برکت  
 عطا فرما اور اس شر سے محفوظ رکھ جس کا تو  
 فیصلہ کر چکا ہے اس لئے کہ تو خود فیصلہ  
 کرتا ہے تیرے فیصلے کے خلاف فیصلہ نہیں  
 کیا جاسکتا جس سے تو محبت کرے وہ یقیناً  
 ذلیل نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے

وہ ہرگز عزت نہیں پاسکتا اے ہمارے رب تو برکت والا اور بہت بلند ہے  
 ہم تجھ سے بخشش چاہتے اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت  
 ہونی بہ۔

(۸) جب امام کے پیچھے ہوں تو تھوڑا سا توقف کریں، تکبیر کہیں اور امام کے  
 ساتھ مل جائیں اگر آپ امام کے ساتھ رکوع میں مل جائیں تو آپ کی یہ  
 رکعت ہو جائے گی۔

۱۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۔ یہ دو جملے، حصن حصین ص ۳۷، تحفۃ الذاکرین للامام الشوکانی ص ۱۲۸

میں زائد نقل کئے گئے تھے۔ (مترجم)



ہاں! اگر رکوع کے بعدے ہیں تو پھر رکعت شمار نہ کریں گے۔

(۹) جب امام کے ساتھ نماز ادا کرنے کی صورت میں آپ کی ایک یا زیادہ رکعات نماز رہ گئی ہو تو امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کر لیں۔

(۱۰) جلدی جلدی نماز ادا کرنے سے کہیں! کیونکہ اس سے نماز ضائع ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو جلدی جلدی نماز ادا کر رہا تھا جب وہ فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا:

”لَا رُجْعَ فَصَلِّ فَإِنَّكَ

لَمْ تُصَلِّ“ فَقَالَ لَهُ رَفِي

النَّاسِلَةُ عَلِمْنِي يَا رَسُولَ

اللَّهِ فَقَالَ ”أَرْكَعْ حَتَّى

تَطْمِئِنَّ رَأْسُكَ ثُمَّ اِرْقَعْ

حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ

اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ

سَاجِدًا، ثُمَّ اِرْفَعْ حَتَّى

تَطْمِئِنَّ جَالِسًا“ ..

والس لوٹ اور نماز ادا کرتے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح اس نے تین بار نماز پڑھی اور آپ ہی فرماتے رہے: والس لوٹ اور نماز ادا کرتے نماز نہیں پڑھی آخر تیسری مرتبہ وہ شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر مجھے آپ نماز سیکھا دیں کہ میں نماز کس طرح ادا کروں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بہت اطمینان سے رکوع کر پھر رکوع سے سر اٹھا اور خوب اطمینان سے کھڑا ہو جا، پھر اچھی طرح اطمینان سے سجدہ کر، پھر سجدے سے سر اٹھا یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جائے۔

(بخاری و مسلم)

(۱۱) جب واجبات نمازیں سے کوئی واجب تجھ سے رہ جائے، مثلاً آپ نے پہلا قعدہ ہی چھوڑ دیا یا تعداد رکعات میں کوئی شک گزرا ہے تو شک میں جو سب سے تھوڑی اور کم تعداد ہے اس کے مطابق نماز مکمل کریں اور نماز کے آخر میں دو سجدے کریں اور پھر سلام پھیر لیں ان دو سجدوں کو ”سجود سہو“ کہتے ہیں (یعنی بھول کے سجدے)

## نماز کے متعلق احادیث

۱) صَلُّوا كَمَا آتَيْتُمُونِي

اس طرح نماز ادا کرو! جس طرح مجھے

اُصَلِّي (رواہ البخاری)

نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۲) اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں

فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ

داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں

يَجْلِسَ (رواہ البخاری)

ادا کرے۔ (بخاری)

(ان دونوں رکعتوں کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں)

۳) لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا

قبروں پر (مجاورین کی) مت بیٹھو!

تُصَلُّوا لِيْنَهُمَا۔ (رواہ مسلم)

اور نہ ہی ان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرو

۴) إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا

جس وقت فرض نماز باجماعت ادا

صَلَاةٍ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

کی جارہی ہو تو صرف وہی نماز پڑھنی جائز

(رواہ مسلم)

ہے، جس کی جماعت ہو رہی ہو۔ مسلم

۵) أُمِرْتُ أَنْ لَا أَكُفَّ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

تَوْبًا

فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ نماز ادا کرتے وقت

اورادہ (مسلم) میں کپڑا نہ اکٹھا کرو۔ (مسلم)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: بازو لپیٹ کر اوپر کئے ہوئے ہوں یا کوئی دوسرا کپڑا لپٹا ہوا ہو تو اس طرح نماز پڑھی منع ہے۔

أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا  
خود سیدھے کھڑے ہوں اور اپنی صفیں  
بھی سیدھی کریں۔

اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ

علیہم اجمعین فرماتے ہیں :-

ہم میں سے ہر شخص اپنے دوسرے ساتھی  
کے کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے  
ساتھ پاؤں ملا لیتا۔ (بخاری)

وَكَانَ أَحَدُنَا يُلَازِقُ  
مُكَبَّهُ بِمُكَبِّ صَاحِبِهِ وَ  
قَدَمَهُ بِقَدَمِهِ (رواہ البخاری)

جب (نماز کے لئے) جماعت کھڑی ہو جائے  
تو دوڑتے ہوئے مت آئیں بلکہ بڑے اطمینان  
اور سکون کے ساتھ آہستہ چلیں اور ساتھ  
آئیں جتنی رکعات مل جائیں وہ پڑھ لیں  
اور جو رکعتیں وہ بعد میں مکمل کر لیں۔

(۷) إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا  
تَأْتُوها وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ  
وَأَتُوها وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ  
وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا  
أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاكَكُمْ فَأْتُوا

(بخاری مسلم)

(متفق علیہ)

بہت اطمینان سے رکوع کریں پھر  
رکوع سے سر اٹھائیں اور بالکل سیدھے کھڑے

(۸) لَا تُرْكِعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ  
رَأْيَا ثُمَّ ارْئِعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ

قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ

سَاجِدًا - (رواہ البخاری)

(۹) اَلَا تَسْجُدُ تَنْفَعُ كَفِّكَ

وَاَرْفَعُ مِرْقَیْكَ (رواہ مسلم)

(۱۰) اِنِّیْ اِمَامُكُمْ فَلَا

تَسْقُوْنِیْ بِالتَّوَكُّوْعِ

وَالشُّجُوْدِ

(رواہ المسلم)

(۱۱) اَوَّلُ مَا یَحَاسِبُ بِهِ

الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الصَّلَاةُ

فَاِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ لَهُ

سَائِرُ عَمَلِهِ وَاِنْ فَسَدَتْ

فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ -

رواہ الطبرانی وایضا صحیح

الالبانی وغیرہ بشواہدہ)

ہو جائیں پھر سجدہ میں جائیں اور خوب

اطمینان سے سجدہ ادا کریں۔ (بخاری)

جب سجدہ کریں تو ہتھیلیاں نیچے رکھ

دیں اور کہنیاں اوپر اٹھالیں۔ (مسلم)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا) یقیناً میں تمہارا امام ہوں لہذا تم رکوع

وسجدہ میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ۔

(مسلم)

قیامت کے دن سب سے پہلے

بندے کا جو حساب ہوگا وہ نماز کا ہی ہے

اگر یہ صحیح ہوئی تو باقی بھی تمام اعمال صحیح

اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو باقی بھی اس کے

سارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔

طبرانی/شیخ البانی نے اس حدیث کو دو صحیح

شواہد کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے)

## نماز جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنے کی فرضیت

مردوں پر مندرجہ ذیل دلائل کی بنا پر جمعہ اور باجماعت نماز ادا

کرنا فرض ہے :

(۱) فرمان باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا  
تُودِيَ لِلْقُلُوبَةِ مِنْ يَوْمِ  
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ  
اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ  
لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اے لوگو جو ایمان لاؤ، جب جمعہ کے  
دن نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے  
ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت  
چھوڑ دو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے  
اگر تم جانو۔

(المائدہ - ۹)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صرف سستی اور لاپرواہی  
کی بنا پر جمعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر پھر لگا دیتا ہے۔

(یہ حدیث صحیح ہے، مسند احمد)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ ایندھن  
اکٹھا کرنے والوں کو حکم دوں اور وہ میرے حکم کے مطابق ایندھن اکٹھا کریں  
پھر میں ان لوگوں کے گھر دلوں کو جا کر جلا دوں جو بغیر کسی شرعی عندے کے اپنے گھر دلوں  
میں نماز ادا کرتے ہیں۔ (مسلم)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اذان سن کر (مسجد  
میں نماز پڑھنے کے لئے) نہیں آتا اور اُسے کوئی شرعی عذر بھی نہیں ہے تو اس کی  
(اپنے گھر میں پڑھی ہوئی نماز) کوئی نماز نہیں۔

عذر: کوئی شدید خطہ، بارش یا بیماری ہے۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص نے آکر عرض

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے (مسجد میں حاضر ہو کر نماز پڑھنے سے) رخصت چاہیے؟ کیونکہ مجھے مسجد تک پہنچانے کے لئے رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے تو آپ نے اسے رخصت دے دی، جب وہ جانے لگا تو آپ نے اسے پھر بلایا، پوچھا کیا تو اذان سنتا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! سنتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر نماز کے لئے آیا کر۔ (مسلم)

(۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ وہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ان پانچوں نمازوں کو مسجد میں باجماعت ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی علیہ السلام کے لئے ہدایت کے راستے مقرر فرمائے ہیں۔ اور بلاشبہ باجماعت نماز ادا کرنا اپنی راستوں میں سے ہیں۔

یاد رکھو! اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کر دو گے جس طرح یہ (باجماعت نمازوں سے پیچھے رہنے والے بعض لوگ پڑھتے ہیں تو تم اپنے نبی علیہ السلام کی سنت چھوڑ بیٹھو گے اور سنت نبوی چھوڑنے سے یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ہم نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ (باجماعت نماز ادا کرنے سے) پیچھے رہنے والا صرف وہی منافق ہوتا تھا جس کے منافق ہونے میں کوئی شک نہ ہوتا۔ اور مسلمانوں میں وہ شخص بھی ہوتے ہیں جنہیں (بوجہ بیماری) دو آدمیوں کے کڑھوا کر بہا کر دے کر لایا جاتا یہاں تک کہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

## جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غسل کر کے جمعہ ادا کرنے کے لئے حاضر ہوئے، جس قدر اُسے میسر آئے نماز نفل ادا کرے پھر امام کے خطبے سے فاسخ ہونے تک بالکل خاموش رہے اور پھر امام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرے تو اس شخص کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بلکہ مزید تین دن کے بھی! اور جو شخص دوران خطبہ یا نماز کنکریوں سے مشغول ہو تو اس نے ایسا نوحہ کیا (جس سے اپنا ثواب ضائع کر بیٹھا) (مسلم)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنبت کیا، پھر مسجد میں آیا گویا کہ اس نے (اللہ کے راستے میں) اونٹ قربان کیا جو شخص اس کے بعد آیا گویا اس نے گائے قربان کی۔ جو اس کے بعد آیا گویا اس نے ایک مینڈا قربان کیا جو اس کے بعد آیا گویا اس مرغی قربان کی اور جو اس کے بعد بھی آیا گویا اس نے ایک انڈا قربان کیا اور جب امام خطبہ کے لئے اُٹھائے تو یہ ثواب کھنے والے زشتے (دفتر پیٹ کر) خطبہ سننے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔ (مسلم)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات کا قیام (عبادت) کیا اور جس نے

صبح کی نماز بھی باجماعت ادا کر لی گویا اس نے تمام رات قیام کیا۔ (مسلم)  
 (۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا اجر و ثواب میں زیادہ ہے۔  
 اور اسی طرح جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے صرف نماز کی خاطر مسجد میں حاضر ہوتا ہے تو مسجد تک ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند ہوتا ہے۔  
 اور اسی طرح ہر قدم کے بدلے اس کی خطا و بھی معاف کر دی جاتی ہے  
 جتنا وقت نماز کی خاطر مسجد میں گزارے وہ سارا وقت نمازیں ہی شمار کیا جاتا ہے۔ اور نماز سے فارغ ہو کر جب تک اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بایں الفاظ دعا کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ	اے اللہ! اس پر رحم فرما
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ	اے اللہ! اسے بخش دے
اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ	اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما

بشرطیکہ وہ با وضو ہو اور کسی کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنے۔

## میں مکمل آداب کے ساتھ جمعہ کیسے ادا کروں؟

- (۱) مجھے چاہیئے کہ: جمعہ کے دن (صبح سویرے) منل کروں ناخن آناؤں اور وضو کرنے کے بعد خوشبو لگا کر اچھا لباس زیب تن کروں۔
- (۲) کچا لہسن اور پیاز وغیرہ نہ کھاؤں، سگریٹ اور حقہ وغیرہ نہ پیوں، بلکہ کسی منجن یا مسواک کے ساتھ اپنے دانت خوب صاف کر لوں



(۳) مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا کروں اگرچہ خطیب ممبر خطبہ ہی کیوں نہ دے رہا ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا ہے۔

إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْجُمُعَةَ      جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ ادا  
وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكُعْ      کرنے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو  
رَكَعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا      اسے چاہئے کہ ہلکی ہلکی دو رکعتیں ادا  
(متفق علیہ)      کرے۔ (بخاری و مسلم)

(۴) میں امام کا خطبہ سننے کے لئے بڑی خاموشی سے بیٹھوں اور کسی سے ہم کلام نہ ہوں۔

(۵) جمعہ کی دو رکعت فرض نماز امام کی اقتداء میں ادا کروں (دل کی نیت سے)  
(۶) جمعہ کے بعد (مسجد میں) چار رکعت سنتیں ادا کروں یا گھر جا کر دو رکعت ادا کر دوں اور افضل یہی ہے۔

(۷) جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجوں  
(۸) جمعہ کے دن دعا کا کثرت سے اہتمام کروں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ لِسَاعَةِ لَا يُوَاقِعُهَا      یقیناً جمعہ کے دن (قبولیت کی ایک  
مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا      خاص) گھڑی ہے جس میں مسلمان کی دہائی خیر  
إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ لِمَا هُوَ      رد نہیں کی جاتی وہ جو اللہ تعالیٰ اسے  
(متفق علیہ)      عطا فرماتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

## چاند اور سورج گرہن کے وقت کی نماز

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے والے ایک شخص کو بھیجا (جو باں الفاظ منادی کرتا تھا "الصلاة جامعة") پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی جس میں چار رکوع اور چار ہی سجدے ادا کئے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ کھڑے ہوئے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں بڑی لمبی قرات کی اور بڑا مبارک رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور بڑی لمبی قرات کی لیکن! یہ پہلی قرات کی نسبت کچھ کم تھی۔ پھر آپ نے بڑا مبارک رکوع کیا۔ لیکن! یہ رکوع بھی پہلے کی نسبت کچھ چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور دو سجدے ادا کئے پھر قیام فرمایا اور پہلی رکعت کی طرح ہی دوسری رکعت مکمل فرمائی (یعنی دو رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ) پھر آپ نے سلام پھیرا اور اتنے میں سورج مکمل طور پر روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، یقیناً سورج اور چاند دونوں کسی شخص کے مرنے یا پیدا ہونے پر گرہن نہیں لگتے۔

بس! یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ لہذا جب تم یہ دیکھو! اس گھبراہٹ کے عالم میں فوراً نماز کی طرف آؤ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا  
 قَاذَارًا يُّتَمُّ ذَالِكَ فَادْعُوا  
 جب تم یہ دیکھو! تو اللہ تعالیٰ سے  
 اَللّٰهُ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا (سلاستی کی دعائیں مانگو، اس کی بڑھائی  
 بیان کرو، نماز ادا کرو اور صدقہ و خیرات  
 کیا کرو۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

اے امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یاد رکھو! اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر غیرت مند کوئی شخص نہیں ہے اس کا بندہ یا کوئی اس کی لونڈی زنا کرتی پھرے۔ یہ اسے ہرگز پسند نہیں۔

اے امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو پھر تھوڑا ہنسنا اور زیادہ رویا کرو۔ خبردار میں نے (اللہ تعالیٰ کی وصالت) پہنچا دی ہے۔ (مختص از بخاری مسلم)

## نماز جنازہ کیسے ادا کی جائے؟

نمازی اپنے دل میں جنازہ کی نیت کرے گا اور یہ نماز مند رجبہ ذیل طریقہ کے مطابق چار تکبیروں سے ادا کریں گے۔  
 (۱) پہلی تکبیر کہنے کے بعد اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورت فاتحہ پڑھے گا۔

(۲) دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی مکمل پڑھے گا۔

(۳) تیسری تکبیر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ یہ دعا مانگے گا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ  
وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَآكِرْهُ  
نُزْلَهُ وَدَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَ  
اغْسِلْهُ بِالمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالْبَرَدِ  
وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ  
الشَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ  
الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا  
مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ  
أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ  
زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ  
اعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ  
(مسلم)

اے اللہ اسے بخش دے اور اس  
پر رحم فرما اسے معاف فرما اور درگزر کر  
اس کے اترنے کی جگہ عزت والی بنا اور  
اس کے داخل ہونے کی جگہ وسیع کر، اس  
(کے گناہوں) کو پانی، اولوں اور برف سے  
دھو دے اور اس کو خطاؤں سے اس  
طرح پاک اور صاف کر دے جس طرح سفید  
کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے  
اسے اس گھر سے بہتر گھر نصیب فرما  
اسے یہاں سے اہل و عیال اور اسکی بیوی  
سے بہتر بیوی عنایت فرما۔ اسے جنت  
میں داخل کر دے، نیز قبر اور آگ کے  
عذاب سے بھی بچا۔ (مسلم)

(۴) پھر چوتھی تکبیر کہنے کے بعد جو چاہے دعا مانگے اور دائیں جانب  
سلام پھیرے۔

## موت سے نصیحت لینا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ  
وَأَنَّمَا تُوَفَّوْنَ أَجُورَكُمْ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحِرَ عَنْ  
النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ  
نَازَلَ مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا  
مَتَاعُ الْفُرُورِ۔ آل عمران - ۱۸۵

کسی شاعر نے کہا ہے

۱۔ تَزُوْدُ لِلْمَدَى لَا بَرَّ مِنْهُ

فَإِنَّ الْمَوْتَ مِيقَاتِ الْعِبَادِ

۲۔ وَتَبَّ مَا جَنَيْتَ وَأَنْتَ حَيٌّ

وَكُنْ مُتَّبِعًا قَبْلَ الرِّقَادِ

۳۔ مَتَدَارِمُ إِنْ دَحَلْتَ بَغِيرَ زَادٍ

وَتَشْقَى لِأَيَادِيكَ الْعَادَى

۴۔ أَتَرَضَى أَنْ تَكُونَ رَفِيقَ قَوْمٍ

لَهُمْ زَادٌ وَأَنْتَ بَغِيرُ زَادٍ

آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم  
سب اپنے اپنے پورے اجر و قیامت کے  
رد و پانے والے ہو گا یہاں دراصل وہ  
ہے جو وہاں استسنا دوزخ سے بچ جائے  
اور جنت میں داخل کر دیا جائے، یہی یہ  
دنیا تو محض ایک ظاہری فریب کی چیز ہے۔

صرف وہی مال جمع کر جو زندگی گزارنے کے لئے اہتمامی ضروری  
ہے کیونکہ ہر بندے کی موت کا وقت مقرر ہے۔

تو نے کچھ بھی گناہ کئے ہیں جیسے جی ان کی معافی مانگ لے اور  
ابری لیند سونے سے پہلے پہلے خبردار ہو جا۔

اور اگر بغیر زادہ کے چلے پڑے تو نام اور غمزدہ ہو گا اور جیتے

مٹا دی کرے گا (موت کا زخمت) پکارے گا تو مسرت تو بڑی دہشت ہو گا

یہ کہ تو اس بات سے راضی ہے کہ ایسے قافلے کے ساتھ

چلے پڑے جو سب سے سب کمل زادہ لاء کے ساتھ ہوں اور

تیرے پاس ضروریات سفر کچھ بھی نہ ہوں؟

# عید گاہ میں نماز عیدین ادا کرنا

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے نماز عید ادا کرتے۔ (بخاری)

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عید الفطر کی نماز میں سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں ہیں۔ ہر دو رکعات کی قرأت تکبیروں کے بعد (شرع ہوتی) ہے۔ (ابوداؤد) یہ حدیث حسن ہے۔

③ (بعض صحابیات کا بیان ہے کہ) ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف آزاد، حیض والی اور پردہ دار عورتوں کو بھی نکالیں۔ لیکن حیض والی عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں صرف خیرات اور مسلمانوں کی دعائیں شامل ہوں۔

(راویہ حدیث کا بیان ہے کہ) میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایسی ہیں جن کے پاس کوئی بڑی چادر وغیرہ نہیں ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کو کوئی اس کی بہن اپنی چادر میں

شامل کر لے۔  
بخاری، مسلم۔

## مندرجہ بالا احادیث سے مندرجہ ذیل

### مسائل اخذ ہوتے ہیں

- ① دونوں عیدوں کی نماز دو دو رکعت ہے
- ② ہر نمازی پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت کے شروع میں پانچ تکبیریں کہے گا۔
- ③ عید کی نماز عید گاہ میں ہوتی تھی جو مدینہ طیبہ سے باہر بالکل تھوڑے فاصلے پر ہی واقع ہے۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں کی نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ سب بچے، عورتیں، نوجوان حتیٰ کہ معذور اور حیض والی عورتیں بھی حاضر ہوتیں۔
- حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی نماز ادا کرنے کے لئے عید گاہ میں آنا ضروری ہے۔ ہاں! اگر کوئی اشد ضرورت ہو تو پھر مسجد میں ادا کرنا جائز ہے۔
- (فتح الباری شرح صحیح البخاری)

# عید الاضحیٰ کے دن قربانی کی شرعی حیثیت

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اپنے اس دن میں سب سے پہلے نماز عید ادا کرتے ہیں، پھر واپس آکر قربانی کرتے ہیں، جس شخص نے اسی طرح کیا اس نے ہماری سنت پر عمل کیا۔ اور جس شخص نے نماز عید ادا کرنے سے پہلے قربانی کر دی تو اس کی قربانی کوئی قربانی نہیں ہے۔ اُس نے تو بس گھردالوں کے لئے صرف گوشت ہی فراہم کیا ہے۔  
بخاری و مسلم

② اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے (مسلمان) لوگو! تم میں سے ہر اہل خانہ پر قربانی فرض ہے۔ (مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں اس حدیث کی سند کو قوی کہا ہے۔

③ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص استطاعت ہوتے بھی قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عید گاہ کے قریب تک نہ آنے پائے۔ ابن ماجہ، مستدرک حاکم



اور یہ حدیث علامہ ناصر الدین البانی نے ”المجامع الصحیح“ میں درج کی ہے۔

## نماز استسقا<sup>۱</sup>

- ① (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقا کے لئے بھی (عید گاہ میں ہی تشریف لائے اور بارش کے لئے دعا کی پھر آپ قبلہ رخ ہوئے، دو رکعت نماز ادا کی اور اس انداز سے اپنی اوپر والی چادر اٹائی کہ اس کی دائیں جانب بائیں طرف کردی۔ بخاری
- ② حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں قحط پڑ جاتا (بارش نہ ہوتی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست کرتے اور فرماتے۔

۱ استسقاء کا معنی پانی طلب کرنا ہے۔ جب بارش نہ ہوتی ہو اور لوگ بارش کی ضرورت محسوس کریں اُس وقت بارش طلب کرنے کی خاطر مخصوص انداز میں شہر سے باہر جا کر جو باجماعت نماز ادا کی جائے اُسے ”نماز استسقا“ کہتے ہیں۔ (مترجم)

اے اللہ! اس سے پہلے تو ہم تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برساتیتا تھا اب ہم تیرے نبی کے چچا کا وسیلہ پکڑتے ہیں ہم پر بارش برساتے تو بارش ہو جاتی۔ (بخاری)

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بارش کی دعا کروانے کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑتے تھے اور جب آپ اپنے مالک حقیقی کو جاملے تو پھر کبھی آپ سے دعا کی درخواست نہیں کی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کی درخواست کرتے اور وہ بھی اس وقت زندہ تھے لہذا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان (مسلمانوں) کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے۔

## نمازی کے آگے سے گزرنے سنے چھیں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا شخص جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اگر وہ چالیس — تک ٹھہر جائے تو اس کے لئے بہتر ہے کہ

وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔

(اس حدیث کے ایک راوی) ابو نصر فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں ہے آپ نے چالیس دن، مہینے یا چالیس سال فرمایا ہے۔  
(بخاری و باب و انتم المارین بیدی المصلی،، الجزء الاول)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نمازی کے سجدہ کی جگہ سے گزرنے والے شخص پر بہت بڑا گناہ اور اس کے لئے بڑی سخت وعید ہے۔ اور اگر وہ گزرنے والا شخص جان لے کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ چالیس سال وہاں ٹھہر رہنا اپنے لئے زیادہ بہتر سمجھے۔ اور اگر نمازی کے سجدہ کی جگہ سے ذرا دور ہو کر گزرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس حدیث کے مطابق جس میں یہ نص موجود ہے کہ نمازی اپنے سجدہ کے مقام پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اور نمازی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آگے سترہ رکھے اس لئے کہ گزرنے والا شخص بچ سکے اور نمازی کے آگے سے گزرنے سے بچ سکے۔

۱۵ ابن خزمیہ کی ایک روایت میں ”چالیس سال“ کے الفاظ مذکور ہیں۔

اور اس حدیث کو ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ نے صحیح کہا ہے (مترجم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ      جب کوئی شخص لوگوں کے سامنے کسی  
مِنَ النَّاسِ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُهُمْ أَنْ يَجْتَازَ      چیز کا سترہ بنا کر نماز ادا کرے اور کوئی  
بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَذْفَعْ فِي نَحْوِهَا فَإِنْ      گزرنے والا اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو  
أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّهُ هُوَ شَيْطَانُ      نمازی اُس شخص کو پسینے میں مار کر رکے، اگر وہ  
يَهْرُبُ بَعْدَ ذَلِكَ تَوَجَّهْ إِلَى مَا تَحْتَ      پھر بھی باز نہ آئے تو پھر اس سے لڑائی کرے کیونکہ  
(متفق علیہ)      وہ گزرنے والا تو شیطان ہے بخاری و مسلم۔

یہ حدیث جو امام بخاری رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے۔  
اپنے عموم کے اعتبار سے مسجد حرام اور مسجد نبوی کو بھی شامل  
ہے۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارشاد فرمایا:  
یا تو آپ مکہ مکرمہ میں تھے یا پھر مدینہ منورہ میں!  
اور مندرجہ ذیل اس کے شاہد ہیں۔

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبۃ اللہ  
میں نماز ادا کرتے ہوئے بحالت تشہد بھی اپنے آگے سے  
گزرنے والے کو روکا اور فرمایا: اگر گزرنے والا مزاحم ہو تو اس سے  
لڑائی کرو!

یہاں کعبۃ اللہ کا تذکرہ بالخصوص اس لئے کیا گیا ہے تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ یہاں بہت زیادہ بھیڑ اور اثر و دھام ہوتا ہے لہذا یہاں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ اے

( صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۲۹ )

باب یرد المصلی من مرتبین یدیدہ

② البتہ جو حدیث امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں روایت کی ہے وہ صحیح نہیں کیونکہ اس میں راوی مجہول ہے۔ اور اس کی اصل عبارت مندرجہ ذیل ہے :

امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وراعہ نے اور وہ اپنے گھرانے کے کسی نامعلوم شخص سے بیان کرتے ہیں پھر وہ اپنے ذوالحجاء سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنی سہم کے پاس نماز ادا کرتے دیکھا اور نوگ آپ کے آگے سے گزر رہے تھے اور ان دونوں کے درمیان کوئی سترہ بھی

۱۰ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد ابو نعیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”الصلوة“ میں

اس اثر کو باسند بیان کیا ہے۔

نہیں تھا۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ ان دونوں سے مراد کعبۃ اللہ

اور آپ کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

مزید فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ہمیں ابن جریر نے بیان

کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کثیر نے اپنے والد کے واسطہ سے

بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ جب میں نے ان سے سوال کیا تو فرمانے

لگے میں نے خود تو اپنے والد سے نہیں سنی البتہ اپنے گھرانے

کے بعض افراد سے سنا ہے کہ ہمارے دادا جان یہ حدیث بیان

کیا کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث معلول ہے۔

③ ابی حمیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان

کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کے وقت

(مکہ سے) باہر تشریف لے گئے تو آپ نے بطحاً مقام پر ظہر اور

عصر کی نماز (قصر کر کے) دو دو رکعتیں ادا کی۔ اور آپ نے

(بطور سترہ) اپنے آگے نیزہ گاڑا ہوا تھا۔ (بخاری)

باب السترہ بمکۃ وغیرہا )

# خلاصہ کلام

یہ ہے کہ نمازی کے آگے سے اس کے سجدہ کی جگہ پر سے گزرنا حرام ہے۔ جب کہ نمازی نے اپنے آگے سترہ بھی رکھا ہوا ہو۔ گزرنے والے کو بہت بڑا گناہ اور بڑی سخت وعید ہے۔ نمازی کے آگے سے گزرنا عام ہے، خواہ حرم میں ہو یا حرم سے باہر۔ جیسا کہ صحیح احادیث سے وضاحت کر دی گئی ہے۔ صرف سخت قسم کی بھیڑ اور اژدھام میں مجبور شخص کے لئے ہی گزرنے کا جواز ہو سکتا ہے۔

## روزہ اور اُس کے فوائد

فرمان باری تعالیٰ ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

تَتَّقُونَ (البقرة - ۱۸۳)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیئے گئے، جس طرح تم سے پہلے اہل ایمان پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم متقی بن جاؤ!

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
الصَّوْمُ جُنَّةٌ  
روزہ (آگ سے بچانے والی) ڈھال ہے

بخاری و مسلم

اے میرے مسلمان بھائی یاد رکھیں! روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے بہت زیادہ فائدے ہیں۔ ان جملہ فوائد میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

① روزہ نظام ہضم اور معدہ کو مسلسل مشقت سے نجات دلاتا ہے، فضلات کو ختم کرتا، جسم کو قوی اور مضبوط بناتا ہے۔ اور اس کے علاوہ بہت سی بیماریوں کا مفید علاج بھی ہے۔ نیز روزہ تمباکو نوشی کو اپنے پیٹوں میں آگ جھونکنے سے روکتا اور اس کے ترک کرنے میں ان کا معاون و مدد ثابت ہوتا ہے۔

② روزہ نفس کو پاکیزہ کرتا، حسن نظام کی تعلیم اور نیکی کا درس دیتا ہے۔ اطاعت اور صبر کا عادی بناتا ہے۔

③ روزہ دار شخص مساوات بین المسلمین کا نظارہ کرتا

ہے، ان کے ساتھ سحری و افطاری کر کے عام اسلامی وحدت کو محسوس کرتا ہے۔ خود بھوک محسوس کرتا ہے تو پھر اپنے



دوسرے بھوکے اور ضرورت مند مسلمان بھائیوں کا بھی خیال کرتا ہے۔

## احادیث

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا  
وَأَحْسَابًا عُفِرَ لَهُ مَا  
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
(متفق علیہ)

جس شخص نے ایمان کی حالت میں  
اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کی خاطر  
روزہ رکھا اس کے تمام پہلے گناہ بخش  
دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

② مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاتَّبَعَهُ  
سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ  
كَصَوْمِ الدَّهْرِ .

جس شخص نے رمضان کے روزے  
رکھے اور اس کے بعد چھ روزے  
ماہ شوال سے بھی رکھے تو گویا اس شخص  
نے سال بھر کے روزے رکھے ۔

مسلم

(رواہ مسلم)

③ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا  
وَأَحْسَابًا ، عُفِرَ لَهُ

جس شخص نے ماہ رمضان میں ایمان  
کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ثواب

مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ . حاصل کرنے کی خاطر قیام کیا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

(متفق علیہ)

(قیام سے مراد نماز تراویح ادا کرنا ہے)

## واجباتِ رمضان المبارک

اے مسلمان بھائی! اللہ تعالیٰ نے ہم پر صرف اس لئے روزے فرض کئے ہیں تاکہ ہم اس کی عبادت بجالائیں۔  
لہذا روزوں کی مقبولیت اور مکمل افادیت کی خاطر مندرجہ ذیل امور پر عمل کر!

① نماز کی حفاظت کر! بہت سے روزہ دار شخص نماز میں سستی کر جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو دین کا ستون ہے، اور اس کا ترک کرنا کفر۔

② اچھے اخلاق کا مالک بن! کفر سے اور دین میں طعن و تشنیع کرنے سے بچ! لوگوں سے بُرا معاملہ مت کر! اپنے روزے کی حفاظت کر! روزہ نفس کو پاک کرتا اور اخلاق کو سدھارتا ہے۔

(۳) ازراہ مذاق بھی پچر اور بے ہودہ کلام نہ کر! کیونکہ اس سے تو اپنا روزہ ضائع کر بیٹھے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن!

إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ  
فَلَا يَرْفُثْ يَوْمِيذٍ وَلَا  
يَصْنَحْ فَإِنْ شَاتَمَهُ  
أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي  
صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ

جس دن تم میں سے کوئی شخص روزہ  
دار ہو اُسے چاہیئے کہ بے ہودہ اور  
فحش کلامی سے باز رہے اگر کوئی اسے  
گالیاں دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرنا  
چاہے تو روزے دار کو چاہیئے کہ جواب

میں صرف یہ کہے کہ! میں روزے سے  
ہوں بھئی! میں روزے سے ہوں۔

(متفق علیہ)

(بخاری، مسلم)

(۴) اور روزے سے تمباکو نوشی ترک کرنے والا فائدہ بھی حاصل  
کر! اس لئے کہ یہ سرطان اور ٹی۔ بی ایسی مہلک بیماریوں کا  
سبب بنتا ہے۔ اپنا ارادہ پختہ کر، جس طرح سارا دن چھوڑے  
رکھتا ہے، رات کو بھی چھوڑے۔

(۵) افطاری کے وقت کھانے میں اسراف سے کام نہ لے  
اس سے روزے کا فائدہ بھی ضائع ہوتا ہے اور آپ کی صحت بھی

برباد ہوتی ہے۔

⑥ سینما نہ جایا کریں اور نہ ہی ٹیلیوژن دیکھا کریں! اس لئے کہ آپ خود جانتے ہیں کہ وہ حُسن اخلاق اور روزہ کے تقدس کے منافی ہے۔

④ رات کو بہت زیادہ نہ جاگتے رہیں، اس سے آپ اپنی سحری اور صبح کی نماز ضائع کر بیٹھیں گے۔ رہا کام کاج تو وہ صبح سویرے کیا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! میری امت کے صبح سویرے  
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ  
(کام کرنے والے افراد) میں برکت عطا  
بُكُوْرَهَا

فرما۔ (مسند احمد، ترمذی)

(یہ حدیث صحیح ہے)

⑧ عزیز و اقربا، نسبی رشتہ دار اور ضرورت مندوں میں بہت زیادہ صدقات و خیرات کیا کریں۔ اور جھگڑا نمٹانے میں بھی کام آئیں۔

⑨ اللہ کا ذکر، تلاوت اور سماعت قرآن کریم اور اس کے معانی و مفہوم کو سمجھنے میں بہت زیادہ وقت لگایا کریں۔ اور اس پر عمل بھی

کریں۔ مسجدوں میں تعلیمی اور نفع بخش درس سننے کے لئے حاضر ہوا کریں۔ (فرصت ہو تو) رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کریں۔ کیونکہ یہ سنت ہے۔

⑩ احکامات رمضان اور تعلیمات روزہ جاننے کے لئے کچھ مسائل اور کتابوں کا مطالعہ کریں، تو آپ کو علم ہو جائے گا کہ بھول چوک کر کھانے پینے سے روزہ نہیں چھوڑتا۔ اور اسی طرح رات کو اپنی بیوی سے جماع کرنا روزے کو کوئی مانع نہیں ہے۔ البتہ نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے

⑪ رمضان کے روزے کی حفاظت کریں اور حجب آپ کی اولاد روزہ رکھنے کی متحمل ہو تو اسے روزے کی عادت ڈالیں، رکھنے کے بعد بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ ہرگز نہ چھوڑیں۔ جس شخص نے جان بوجھ کر ایک روزہ چھوڑ دیا اس پر اس روزے کی قضا ہے اور آئندہ ایسے فعل سے توبہ کرے۔

اور جس شخص نے ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا اس پر مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ کفارہ ہے۔

- ۱۔ ایک غلام آزاد کرے۔ جو اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ،
- ۲۔ اکتھہ دو ماہ کے روزے رکھے۔ جو اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ،
- ۳۔ ساٹھ ساکین کو کھانا کھلائے۔

(۱۲) اے میرے مسلمان بھائی ماہ رمضان میں روزہ چھوڑنے سے پرہیز کریں اور اسی طرح جہری طور پر لوگوں کے سامنے کھانے، پینے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے بڑی جسارت و جرأت اسلام کو بڑا حقیر اور لوگوں کے سامنے بے شرمی اور بے حیائی کرنے والی بات ہے، اور یاد رکھیں! جس کا روزہ نہیں، اس کی عید بھی نہیں ہے کیونکہ عید رمضان مکمل ہونے اور عبادات قبول ہونے کے موقعہ پر بہت بڑی خوشی کا نام ہے۔

## فضائل حج و عمرہ

(۱) فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ  
مَنْ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا  
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ  
عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۝

اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔ اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیئے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے

(آل عمران ۹۷)

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

الْعُمْرَةُ لِی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا  
بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ رَيْسٌ  
لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ .  
عمر پہلے عمرے تک (تما گناہوں کا)  
کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا رسول  
جنت کے کچھ نہیں !

(بخاری و مسلم)

(متفق علیہ)

③ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس شخص

نے اس انداز سے حج ادا کیا کہ اس سے کوئی بے ہودگی اور نافرمانی  
سرزد نہ ہوئی ، تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو گیا  
جس طرح اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہے ۔ (بخاری و مسلم)

④ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ  
اپنے حج کے طور و طریقے اور احکامات

مجھ سے اخذ کر لو ! (مسلم)

(رواہ مسلم)

⑤ آپ فریضہ حج جلد ادا کریں جب کہ آپ کے پاس کفایت

کے مطلق آمد و رفت کے اخراجات ہوں ۔ حج کے واجبی اخراجات کے

حج مبرور ! جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق

کیا جائے اور اس میں کوئی گناہ اور معصیت والا کام بھی

نہ ہونے پائے ۔

علاوہ تحفے تحائف ایسی فضول خرچیوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔  
 اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ چیزیں قابلِ غدر نہیں ہیں  
 لہذا آپ جلدی حج ادا کر لیں قبل اس کے کہ آپ بیمار پڑ جائیں  
 فقر و فاقہ آگھرے یا اسی گناہ کا بوجھ سرے کر جائیں!  
 کیونکہ ”حج“ ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے۔

⑥ عمرہ اور حج پر صرف ہونے والے مال کا حلال ہونا بھی  
 بہت ضروری ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان اعمال کو شرف قبولیت  
 سے نوازے۔

⑦ عورت کا حج اور اس کے علاوہ کسی دوسرے سفر میں  
 محرم کے علاوہ نکلنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ارشاد فرمایا ہے۔

لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا وَ  
 مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ  
 عورت اپنے کسی محرم کی رفاقت  
 کے بغیر بالکل سفر نہ کرے۔  
 (متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

⑧ سفر حج سے پہلے جن جن سے آپ کا جھگڑا ہوا ہے  
 اُن سے صلح کر لیں، قرض ادا کریں، اپنے اہل و عیال کو وصیت  
 کریں کہ (میری روانگی اور واپسی کے موقعہ پر) وہ فضول خرچی اور



دنیاوی زیبائش میں مال ضائع نہ کریں اور نہ ہی لمبی چوڑی دعوتوں کا اہتمام کریں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا  
تُسْرِفُوا  
کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز  
نہ کرو۔

(۳۱ الاعراف)

⑨ حج مسلمان عالم کا ایک عظیم ترین اجتماع ہے تاکہ ایک دوسرے سے متعارف ہوں اور باہمی محبت بڑھائیں۔ ایک دوسرے کی مشکلات حل کرنے میں تعاون کر سکیں اور اپنے دینی و دنیاوی منافع میں باہم شریک ہوں۔

⑩ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کروانے کے لئے صرف ایک اکیلے اللہ سے مدد طلب کریں۔ اور اس کے علاوہ سب کو چھوڑ کر صرف اسی سے دعا مانگیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا إِلَىٰ  
وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا  
کہو کہ میں تو صرف اپنے رب کو ہی  
پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو  
شریک نہیں کرتا۔  
(الحج - ۲۰)

⑪ عمرہ ادا کرنا ہر وقت جائز ہے لیکن رمضان المبارک میں افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔  
 عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ ما رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے  
 تَعْدِلُ حَجَّةً برابر ہے۔

(متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

⑫ مسجد الحرام میں ایک نماز ادا کرنا اُس لاکھ نماز سے بہتر و افضل ہے جو اس سے باہر ادا کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت۔

صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ  
 مِثْلِهَا فِي مَسْجِدٍ آخَرَ  
 میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا  
 اس ایک ہزار نماز سے بہتر و افضل  
 ہے جو میری مسجد کے علاوہ دوسری  
 مسجد میں ادا کی جائے۔ سوائے  
 (رواہ مسلم) بیت اللہ کے۔ (مسلم)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :  
 وَأَفْضَلُ مِنْ صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِي  
 بَيْتِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ  
 مسجد میں ایک سو نماز ادا کرنے سے بہتر

## هَذَا بِمَاءٍ صَلَوَةٍ

و افضل ہے

(مسند احمد۔ یہ حدیث صحیح ہے)

۱۰۰ × ۱۰۰ = ۱۰،۰۰۰ ایک لاکھ نماز
----------------------------------

۱۲) آپ کے لئے بہتر یہی ہے کہ حج تمتع ادا کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ عمرہ ادا کرنے کے بعد آدمی احرام کھول دے اور پھر (آٹھ ذوالحجہ کو مکہ سے) حج کے لئے نیا احرام باندھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق  
 يَا آلَ مُحَمَّدٍ، مَنْ حَجَّ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر والو!  
 مِنْكُمْ فَلْيُحِلَّ بِعُمْرَةٍ فِي حَجِّهِ  
 تم میں سے جو حج ادا کرنا چاہتا ہے  
 وہ اپنے حج میں عمرہ کے لئے بھی تبیہ  
 کہے!

(یعنی عمرہ اور حج ادا کرے)

(ابن حبان۔ اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔)

# اعمال عمرہ

① احرام : میقات سے احرام باندھیں اور بآواز بلند

تلبیہ کہنا شروع کر دیں۔

اے اللہ! میں عمرہ کے لئے حاضر ہوا  
ہوں۔ میں حاضر ہوں اے میرے اللہ  
میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک  
نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ بِعُمْرَةٍ  
لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

② طواف کعبہ : جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں

تو میقات سے حج یا عمرہ کی نیت سے بغیر احرام باندھے حدود حرم میں داخل  
ہونا منع ہے۔ یہ میقات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کئے ہیں۔

① اہل شام کے لئے — جحفہ ④ اہل مدینہ کے لئے — ذوالحلیفہ ⑤ اہل عراق کے لئے — ذات عرق

② اہل نجد کے لئے — قرن النازل ⑤ اہل عراق کے لئے — ذات عرق

③ اہل یمن کے لئے — یلملم ⑥ اردو سرا جو بھی شخص — جس میقات

سے حرم میں داخل ہو، وہاں احرام باندھ لے

تو حرم تشریف لے جائیں کعبۃ اللہ کا سات چکر طواف کریں، حجرِ اسود سے ”بسم اللہ واللہ اکبر“ کہہ کر شروع کریں، اگر استطاعت ہو تو حجرِ اسود کو بوسہ بھی دیں، یا پھر اس کی طرف اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کر لیں، ہر چکر میں اگر استطاعت ہو تو رکنِ یمانی کو دائیں ہاتھ سے مس کریں۔ اسے چومنے یا اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

دورانِ طواف رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں  
 رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔  
 اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی۔  
 اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔  
 (بقرہ — ۲۰۱)

پھر مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نفل ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ”الکافرون“ اور دوسری میں سورۃ ”اخلاص“ پڑھیں۔

③ سعی : صفا پر چڑھیں، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھ کر قبلہ رخ ہوں اور یہ آیت پڑھیں!  
 اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ يَقِيْنًا صَفَا اور مروہ اللہ کی

شَعَائِرِ اللّٰهِ - نشانیوں میں سے ہیں

(بقرہ — ۱۵۸)

میں وہاں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے اور بغیر کسی اشارہ کے تین تکبیریں کہیں۔ اور پڑھیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .  
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی ملک ہے اور اسی کے لئے ہی تمام تعریفات۔ اور وہی ہر شئی پر قادر ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَصَدَقَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ .  
معبود برحق اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے وہ اکیلا ہی ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور اپنے بندے کو سچا کر دکھایا اور اس کا کھیلنے نے ہی تمام لشکروں کو (ثلاثاً) پسپا کر دیا۔ (تین بار)

دعا کے ساتھ صفا اور مروہ کے درمیان بھیج دھرائیں۔ صفا، مروہ کی سعی کرتے ہوئے میلین اخضرین کے درمیان لے آئے ان ستونوں کو سبز ردغن کر کے اور سبز میوے میں نصب کر دی گئیں ہیں

سے دوڑتے ہوئے گزریں۔ یاد رکھیں! سعی کے سات چکر ہیں ایک جانے کا ہوا اور دوسرا آتے ہوئے مکمل ہو گیا۔ مکمل سر کے بال منڈوا دیں۔ یا تمام بال چھوٹے کروائیں اور عورتیں اپنے سر سے معمولی سے بال کاٹ لیں۔

## اعمال الحج

احرام باندھنا، منیٰ میں راتیں گزارنا عرفات میں ٹھہرنا،

حج تمتع: یہ ہے کہ آدمی حج کے مہینوں (شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن) میں عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کرے، پھر احرام کھول دے۔ حلال ہو جائے اور آٹھ ذوالحجہ کو مکہ سے حج کے لئے نیا احرام باندھے اور حج ادا کرے۔ یہی آسان اور افضل ترین طریقہ ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کے ارادہ سے مکہ تشریف لائے تو اپنے صحابہ کو اسی کا حکم دیا تھا

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ  
هَذِي فَلْيَحِلِّ وَلْيَجْعَلْهَا  
عُمْرَةً

تم میں سے جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے۔ وہ احرام کھول دے! حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ قرار دے لے۔

(مسلم)

(رواہ مسلم)

۹، ۱۱، ۱۲، اور ۱۳ ذوالحجہ کی راتیں — مترجم

مزدلفہ میں رات گزارنا، حمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، سُر  
منڈوانا، کعبۃ اللہ کا طواف کرنا اور صفا، مروہ کے درمیان سے گنا،  
① ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو آپ مکہ سے احرام باندھ لیں  
اور تلبیہ کہنا شروع کر دیں۔ اور کہیں۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ اے اللہ میں حج ادا کرنے کے لئے

بِحَجَّةٍ حاضر ہوں

منیٰ چلے جائیں اور وہیں رات گزاریں، یہاں پانچوں نمازیں اپنے  
اپنے وقت پر قصر کے ساتھ ادا کریں۔

یعنی ظہر، عصر، اور عشاء — دو دو رکعتیں ادا کریں

② نو ذوالحجہ کا سورج طلوع ہونے کے بعد آپ میدان

عرفات جائیں وہاں ظہر اور عصر کی نماز جمع تقدیم کی صورت

میں ادا کریں۔ ان دونوں نمازوں کے لئے ایک ہی آذان کہیں!

لیکن! اقامتیں دونوں کی علیحدہ علیحدہ ہوں گی، سنتیں بھی ادا نہ

کریں اور اس بات کی تسلی کر لیں کہ! کیا آپ حدود عرفات میں

ہی ہیں؟ کیونکہ مسجد نمروہ کا اکثر حصہ عرفات سے باہر ہے۔

اور یہ آپ کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

میدان عرفات میں عاجزی اور انکساری کے



ساتھ تبلیہ کہتے اور اللہ وحدہ لا شریک سے التجا و مناجات کرتے رہیں۔ اس لئے کہ میدان عرفات میں ٹھہرنا حج کا بنیادی رکن ہے۔

③ بعد از غروب آفتاب عرفات سے با اطمینان مزدلفہ آجائیں، یہاں مغرب اور عشا کی نماز جمع تاخیر کے ساتھ ادا کریں پھر اسی مقام پر رات گزاریں۔ تا آنکہ صبح کی نماز یہاں ادا کر سکیں اور مشعر الحرام کے پاس اللہ تعالیٰ کے ذکر و اذکار میں مصروف رہیں۔

یہاں ضعفاء اور کمزور لوگوں کو رات نہ گزارنے کی بھی اجازت ہے

④ پھر عید کے دن قبل از طلوع آفتاب مزدلفہ سے منیٰ چلے جائیں، سورج طلوع ہونے کے بعد حجرہ کبرئٰی کو تکبیر کہتے ہوئے چھوٹی چھوٹی سات کنکریاں ماریں اور یہ عمل آپ رات تک کسی بھی وقت کر سکتے ہیں۔

⑤ عید کے دنوں میں منیٰ یا مکہ مکرمہ میں قربانی ذبح کر کے اس کی کھال اُتاریں، حسب ضرورت خود کھائیں اور فقراء کو کھلائیں۔ اور اگر آپ قربانی خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ تو حج کے دنوں میں تین روزے رکھیں اور سات

گھر لوٹنے کے بعد۔ یہ دس مکمل ہو گئے۔ اور عورت پر بھی مرد کی طرح قربانی کرنا ضروری ہے یا پھر روزے رکھے اور یہ حج تمتع ادا کرنے والوں کے لئے ہے۔

⑥ اپنے سر کے تمام بال منڈوا دیں یا مکمل بال ترواشن! لیکن۔ منڈوانا افضل و بہتر ہے۔ پھر احرام کھول کر دوسرے کپڑے پہن لیں۔ اس کے بعد آپ کے لئے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے کے علاوہ سب چیزیں حلال ہیں۔

④ پھر آپ مکہ مکرمہ آجائیں، کعبۃ اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کریں۔ ایک چکر جانے کا اور ایک واپس آنے کا شمار کیا جائے گا اسی طرح سات چکر مکمل کریں۔ اس کے بعد آپ کی بیوی بھی آپ پر حلال ہے۔ اور یہ طواف بیت اللہ عید کے آخری دن تک مؤخر کیا جاسکتا ہے

⑧ آپ قربانی کے دنوں میں منی واپس جائیں۔ وہاں رات گزاریں۔ اور ہر روز بعد از ظہر جمرہ صغریٰ سے شروع کر کے با ترتیب تینوں جمروں کو کنکریاں ماریں۔ ہر جمرہ کو سات کنکریاں ماریں ہیں۔ اگرچہ رات کیوں نہ چھا جائے۔ ہر کنکر مارتے وقت تکبیر کہیں۔ اور یہ بھی آپ کو معلوم ہونا چاہیے

کیا کنکر صحیح مقام پر پڑ رہی ہے؟ اگر کوئی کنکر اپنے صحیح مقام پر نہیں پڑی تو اسے دوبارہ ماریں !  
 جمرہ صغریٰ اور وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کے دعا مانگنا سنت ہے۔

عورتوں، مریضوں، چھوٹے بچوں اور ضعیفوں کی طرف سے کوئی دوسرا شخص کنکریاں مارے تو یہ جائز ہے۔  
 اور اسی طرح ضرورت کی بنا پر دوسرے یا تیسرے دن تک تاخیر کر کے بھی کنکریاں مارنا درست ہے۔

⑨ الوداعی طواف واجب ہے اور اس طواف کے بعد فوراً (واپسی کا) سفر کرنا ہوگا۔ اگر یہ طواف منیٰ یا مزدلفہ میں رات گزارنا یا جمروں کو کنکریاں مارنا چھوٹ جائے تو پھر ایک جانور مکہ میں ہی ذبح کرنا ہوگا۔

## حج اور عمرہ کے چند آداب

① صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے حج ادا کریں

اور یہ دعا کریں۔  
 اَللّٰهُمَّ هَذِهِ حَجَّةٌ لِّاِ  
 اے اللہ کریم میرے اس حج کو

رِبَاءٌ فِيْهَا وَلَا  
سُمْعَةٌ  
ریا کاری اور دکھلاوے سے  
پاک رکھ!

② نیک اور صالح قسم کے ساتھیوں کے ساتھ رہیں،  
ان کی خدمت کریں اور اپنے ساتھ والے پڑوسی کی تکالیف  
برداشت کریں۔

③ سگریٹ پینے اور اس کی خرید و فروخت سے بچیں!  
کیونکہ یہ ایک حرام چیز ہے، آپ کے جسم اور ہمنشین کے  
لئے مضر اور مال کا ضیاع ہے۔ پھر سب سے بڑی قباحت  
یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پائی جاتی ہے۔

④ نماز کے وقت فسواک استعمال کیا کریں، زمزم  
اور کھجوروں کے ساتھ تحفہ دینے کے لئے یہ (مسواک) بھی خرید  
کریں۔ کیونکہ صحیح احادیث سے اس کی فضیلت ثابت ہے۔

⑤ عورت کو چھونے اور اس کی طرف دیکھنے سے بچیں!  
اور عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ مردوں سے مکمل پردہ کریں۔

⑥ نمازیوں کی گردنیں پھلانگ کر ان کے لئے باعث  
اذیت نہ بنیں۔ اور حرمین شریفین کے اندر بھی نمازی کے  
آگے گزرنے سے بچیں! لہذا قریب ترین جو جگہ میسر آئے وہیں ٹیٹھ

جائیں۔ کیونکہ یہ ایک شیطانی فعل ہے۔

⑤ مکمل اطمینان سے نماز ادا کریں۔ اپنے آگے دیوار، ستون یا کسی بیگ کا ہی سترہ بنالیں۔ اور یاد رہے کہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے۔

⑧ دوران طواف، سعی، رمی حمرات اور حجر اسود کا بوسہ وغیرہ لیتے وقت اپنے ارد گرد کے لوگوں کے ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔ اور یہاں اپنے آپ میں نرمی پیدا کرنا ہی بڑا مقصد ہے۔

⑨ اللہ تعالیٰ حتیٰ و قیوم کو چھوڑ کر مُردوں سے دُعا مانگنے سے بچیں! کیونکہ یہ تو ایسا شرک ہے جس سے حج اور عمرہ بلکہ ہر قسم کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے  
لَيْسَ اَشْرَكُتَ لِيَحْبَطَ  
عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ  
مِنَ الْخَاسِرِينَ .

کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔

(الزمر — ۶۵)

# مسجد نبوی کے چند آداب

① جب آپ مسجد نبوی میں داخل ہوں تو دایاں پاؤں پہلے داخل کریں۔ اور یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ      اللہ کے نام سے (داخل ہو رہا ہوں) اللہ کے رسول پر سلام ہو  
اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ      اور اے اللہ! میرے لئے اپنی  
ابْوَابَ رَحْمَتِكَ ،      رحمت کے دروازے کھول دے

② تحیۃ المسجد دو رکعت نماز ادا کریں، پھر بائیں الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبینؓ پر سلام بھیجیں۔  
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ      اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو  
اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ      اے ابو بکرؓ آپ پر سلام ہو  
يَا اَبَا بَكْرٍ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ      اور اے عمرؓ خطابؓ آپ پر بھی  
يَا عُمَرُ      سلام ہو۔

پھر دعا مانگنے کے لئے قبلہ رخ ہو جائیں اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہرگز نہ بھولیں!  
 إِذَا سَأَلْتُ فَسْأَلِ اللَّهَ      تجھے جب بھی سوال کرنا ہو اللہ  
 وَإِذَا اسْتَعْنَيْتَ      سے کر اور جب بھی مدد مانگنا  
 فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ -      ہو۔ اللہ سے مانگ -

(ترمذی)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن  
 صحیح ہے۔

④ مسجد نبوی کی زیارت اور آپ پر سلام بھیجنا مستحب  
 ہے۔ لیکن! یہ بات یاد رکھیں کہ صحت حج اس پر موقوف نہیں  
 ہے اسی لئے تو اس کے لئے کوئی وقت نہیں مقرر کیا گیا۔  
 ⑤ بطور تبرک کھڑکیوں، دروازوں اور دیواروں  
 وغیرہ کو چھونے اور چومنے سے بچیں! کیونکہ یہ سب  
 بدعات ہیں۔

⑥ نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے اٹھے پاؤں باہر نہ نکلنا بھی  
 بدعت ہے۔

کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں۔

⑦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود

بھیجیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود

وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ

پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر

عَلَيْهِ بِهَا

دس رحمتیں نازل فرماتے

عَشْرًا .

ہیں۔ (مسلم)

④ جنت البقیع اور شہداءِ اُحد کی قبروں

کی زیارت کریں۔ یہ سنت نبوی ہے۔

لیکن مساجدِ سبعہ کی زیارت کوئی سنت طریقہ نہیں ہے

① مسجد نبوی زیارت کی غرض سے مدینہ طیبہ کا سفر

کریں، وہاں پہنچنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و

سلام بھیجیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں

ایک نماز ادا کرنا اس ہزار نماز سے بہتر و افضل ہے۔ جو

اس سے باہر ادا کی جائے (سوائے بیت اللہ کے) اور آپ

کے اس فرمان کے مطابق۔

رخت سفران تین مساجد کے

لَا تَشْدُ إِلَّا ثَلَاثَ

علاوہ کہیں نہ باندھا جائے۔

مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ

مسجد الحرام۔

مَسْجِدِ النَّبِيِّ



وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى  
وَمَسْجِدِ مِثْلِي هَذَا .

۱ مسجد الاقصی  
۲ میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی)  
(بخاری و مسلم)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاقِ حسنہ

آپ کا اخلاقِ قرآن مجید ہی تھا۔ ہر شخص سے قرآنِ پاک کے سبب راضی رہتے اور اسی کی وجہ سے ناراض ہوتے اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہ لیتے اور نہ ہی خفا ہوتے۔ ہاں! جب حرمتِ اللہ کی توہین کی جاتی تو پھر اللہ تعالیٰ (کو خوش کرنے) کے لئے اظہارِ خفگی فرماتے۔ آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر زبان کے سچے، کفالت کے اعتبار پر پورا اُترنے والے، طبیعت کے نرم، معاشرے میں مل جل کر رہنے میں ممتاز، کنواری لڑکیوں سے بھی بڑھ کر حیا دار راستوں میں نگاہِ نیچی رکھنے والے، فحش گو اور لعن، طعن کرنے والے قطعاً نہیں، برائی کا بدلہ بُرائی سے بھی نہ دیتے، بلکہ درگزر سے کام لیتے ہوئے معاف فرما دیا کرتے تھے، کسی

سائل کو بھی خالی ہاتھ واپس نہ کرتے۔ اگر دینے کو کچھ نہ ہوتا تو کلمہ خیر کہہ دیتے، آپ سخت گواور تند مزاج بالکل نہ تھے، آپ کسی بات کرنے والے کی بات ہرگز نہ کاٹتے ہاں! جب کوئی حق سے تجاوز کرنے لگتا تو پھر اُسے ٹوکتے یا اُٹھ کر چلے جاتے آپ اپنے پڑوسی کی حفاظت اور مہمان کی عزت کرنے والے تھے، ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے سرگرم عمل رہتے۔ اچھے شگون پسند اور بد شگون کو نا پسند فرماتے۔ جب دو کام سامنے ہوتے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے میں کوئی گناہ کی بات نہ ہوتی تو آپ ہمیشہ آسان کام کو اختیار فرمالیا کرتے۔

غمرہ کی دجوائی اور مظلوم کی مدد کرنا آپ کو انتہائی پسند تھا۔ آپ اپنے صحابہؓ سے محبت فرماتے، ان سے مشورہ لیتے اور جب کوئی نظر نہ آتا تو اس کے متعلق ساتھیوں سے دریافت فرماتے۔ اگر کوئی بیمار پڑ جاتا تو اس کی خبر گیری کرتے کوئی سفر پہ جاتا تو خیر و عافیت کی اور جب کوئی فوت ہو جاتا تو اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے۔

معذرت کرنے والے کی معذرت قبول فرماتے۔

معاملہ میں آپ کے حضور ہر طاقتور اور ناتواں برابر ہوتا ہے۔ آپ اس طرح تحمل مزاجی سے باتیں کیا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص (الفاظ) شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔ آپ مزاج بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن! ہر بات حقیقت پر مبنی ہو اکتی تھی۔

## رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور تواضع

آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے اور اپنے اصحاب کے ساتھ بڑی عزت و تکریم سے پیش آتے تھے۔

جب کبھی مجلس میں جگہ تنگ پڑ جاتی تو آپ صحابہ کے لئے جگہ وسیع کرتے (راستے میں) جو طمات سے سلام کرنے میں پہل کرتے۔ جب کوئی مصافحہ کرتا تو اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ملیجہ نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ علی کرتا آپ تواضع و انکساری میں تمام لوگوں سے آگے تھے۔ جن لوگوں کے پاس کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو مجلس کے آخری حصے میں جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے اور اپنے صحابہ کو بھی اسی بات پر عمل کرنے کا حکم فرماتے۔

فلس میں بیٹھے ہوئے ہر شخص کے ساتھ ایسا مسادہ یا نہ سلوک فرماتے کہ حاضرین میں سے کوئی یہ گمان نہ کرتا کہ فلاں شخص آپ کے نزدیک مجھ سے افضل و برتر ہے جب آپ کے پاس کوئی شخص بیٹھ جاتا تو اس وقت تک اٹھ کر نہ جاتے جب تک وہ شخص خود نہ اٹھتا۔

ھل! اگر آپ کو کسی کام میں جلدی ہوتی تو اس سے اجازت طلب کر لیتے۔ آپ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کلپ کے آنے پر لوگ کھڑے ہوں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ  
إِلَيْهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا  
رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لَهُ لِمَا  
يَعْلَمُونَ مِنْ كَوَاهِلِهِ  
لِذَا لَمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایا  
ہے وہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم  
اجمعین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بڑھ کر کوئی شخص زیادہ عزیز و محبوب نہیں  
تھا۔ لیکن ان کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھتے  
تو (تعظما) کھڑے نہ ہوتے۔ اس لئے کہ وہ  
جلنے تھے کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں

(مسند احمد، ترمذی یہ حدیث صحیح ہے)

آپ کسی شخص کے ساتھ بھی ایسے انداز سے پیش نہ آتے جسے وہ ناپسند  
سمجھتا ہو۔ بیماروں کی تیمارداری کرتے، غریب و مساکین سے محبت فرماتے، الی کے  
پاس بیٹھتے اور احوال دریافت فرماتے۔ کوئی فوت ہو جاتا تو جنازہ میں مکمل شرکت  
فرماتے، کسی فقیر اور تنگ دست کو اس کے فقر و فاقہ کے باعث حقیر نہ سمجھتے اور  
نہ ہی کسی جاگیردار کی جاگیرداری سے مرعوب ہوتے، تحفے کی نعمت کو بڑا سمجھتے اگرچہ  
ظہورِ اہی کیوں نہ ہو۔ آپ کھانے میں کبھی عیب جوئی نہ کرتے تھے۔ چاہت

لے البتہ صاحبِ خانہ کے لئے ہمانوں کا استقبال کرنا جائز ہے۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور اسی طرح اگر کوئی سفر سے واپس لے  
تو اس سے معافہ کرنے کے لئے بھی کھڑا ناجائز ہے۔

ہوتی تو تناول فرمالتے نہیں تو پھوڑ دیتے۔ ہمیشہ کھانا پینا شروع کرتے  
 ”بسم اللہ“ پڑھتے اور داہنے ہاتھ سے کھاتے پیتے اور فارغ ہو کر ”الحمد للہ“  
 پڑھتے، خوشبو پسند فرماتے اور بدبو دار چیزوں سے نفرت کرتے مثلاً کچا ہسن  
 پیاز وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور فرمایا:-

اللَّهُمَّ هَذِهِ حَجَّةٌ لَّيْ  
 اے اللہ میرے اس حج کو ریاکاری  
 ریاۃ فیہا وَلَا سَمْعَةَ۔ اور دکھلاوے سے پاک رکھنا۔

المقدس نے کہا یہ حدیث صحیح ہے

آپ لباس زیب تن کرنے یا مجلس میں تشریف فرما ہونے میں صحابہ  
 کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے امتیازی حیثیت نہیں رکھتے تھے حتیٰ کہ  
 کوئی دیہاتی شخص حاضر ہوتا تو وہ پوچھتا! تم میں نمٹ کون ہیں؟ قمیض  
 آپ کا محبوب ترین لباس تھا (نصف پنڈلیوں تک لمبی) خوراک اور لباس میں  
 کبھی اسراف نہیں کرتے تھے، ٹوٹی کے اور پگڑی باندھتے۔ اور دائیں ہاتھ  
 کی پھنگی میں چاندی کی انگوٹھی رکھا کرتے تھے اور آپ کی گھنی داڑھی مبارک تھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا  
 اور مشرکین سے جہاد کرنا

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جہانوں کی رحمت

بنا کر بھیجا، تو آپ نے عرب سمیت تمام دنیا کے لوگوں کو اس چیز کی دعوت دی جس میں ان کی دنیا و آخرت کی بھلائی، سعادت، فلاح اور کامیابی تھی۔ پہلی چیز جس کی طرف آپ نے بلایا وہ یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کی جائے اور اللہ تعالیٰ کو پکا ڈا بھی عبادت ہی میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت:

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا  
أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا  
کہو میں صرف اپنے رب کو ہی پکارتا  
ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں  
کرتا۔ (الحج - ۲۰)

تو پھر مشرکین آپ کے مخالف ہو گئے کیونکہ یہ بات ان کے بت پوجنے والے عقیدے اور اندھی آبائی تعلیہ کے خلاف تھی اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر زدہ اور مجنوں ہونے کے الزامات تھوپ دیئے۔ جب کہ اس سے پہلے وہ خود ہی آپ کو صادق اور امین ایسے القابات دے چکے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کی تکالیف اور دشنام طرازیوں پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ کیونکہ رب تعالیٰ نے بھی آپ کو بایں الغلط صبر کی تلقین فرمائی تھی۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا  
تَطِعْ مِنْهُمْ آتِمًا وَلَا كُفُورًا  
پس! تم اپنے رب کے حکم پر صبر کرو  
اور ان میں سے کسی بد عمل یا منکر حق کی بات  
نہالو۔ (دہر - ۲۴)

بغشت کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں حج اپنے متبعین کے ٹھہرے رہے

لوگوں کو توحید باری تعالیٰ کی طرف بلاتے اور ان کی تکالیف پر صبر و تحمل سے کام لیتے رہے۔ پھر آپ بمع اپنے صحابہ کے مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تاکہ اصل محبت اور مساوات کی بنیادوں پر ایک نئی اسلامی مملکت قائم کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی معجزات کے ساتھ امداد فرمائی۔ توحید باری تعالیٰ کی طرف بلانے والے اہم ترین معجزات قرآن کریم، علم، جہاد اور آپ کا اخلاق حسنہ ہیں۔

دنیا کے مختلف بادشاہوں کی طرف آپ نے خطوط لکھے اور انہیں دعوتِ اسلام پیش کی۔ مثلاً آپ نے قیصر کی طرف لکھا:

اَسْلِمْتُ تَسْلِمُ يُؤْتِكَ	مسلمان ہو جا! سلامت رہے گا اور
اَللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ	تجھے اللہ تعالیٰ دہرے اجر و ثواب سے نواز
وَاِذَا هَلْ اَنْكِسْتَ تَعَالَوْا اِلٰی	گا۔ اور لے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات
كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ	کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اِلٰهًا وَلَا	ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں
نُشْرِكَ بِهٖ شَيًْا وَلَا يَتَّخِذَ	اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم
بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ	میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا رب
دُوْنِ اِلٰهٍ - آل عمران ۶۴	نہ بنائے۔

ایک دوسرے کو رب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ (جو علماء مسودہ اپنے طرف سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا کر پیش کرتے ہیں ان کی اطاعت نہ کریں)۔

جب ان لوگوں نے دعوت اسلام کو ٹھکرا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقت جمع کر کے مشرکین اور یہود کے خلاف جنگیں لڑیں اور بالآخر ان پر غلبہ حاصل کیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً بیس لاکھ غزوات لڑے، جہاد، دعوت اسلام اور اقوام عالم کو مختلف قسم کے ظلم و استبداد سے نجات دلانے کی خاطر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بیسیوں لشکر تیار کر کے مختلف علاقوں کی جانب روانہ کئے۔ آپ صحابہؓ کو تعلیم دیا کرتے تھے کہ سب سے پہلے دعوتِ توحید پیش کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کی اتباع

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ  
اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ  
اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

آل عمران - ۳۱

رسول اللہ علیہ وسلم نماز ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى  
يَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ  
وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ

اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم  
حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری  
پیروی اختیار کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا  
اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا  
وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک  
ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے  
اُس کے ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں



أَجْمَعِينَ - متفق علیہ سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں! (بخاری لم)  
 اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اخلاق حسنہ، شجاعت  
 اور عزت و بزرگی ایسی تمام صفات جمع کر دیں ہیں جو شخص آپ کو اچانک  
 دیکھتا وہ مرعوب ہو جاتا اور جس کی آپ سے جان پہچان ہو جاتی وہ آپ  
 سے محبت کرنے لگتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یقیناً رسالت پہنچا دی ہے امت  
 کی مکمل خیر خواہی اور شیرازہ بندی کی اور اپنے صحابہ کے دل توحید پاری تعلق  
 سے کھول دیئے پھر اسی چیز کا ہی اثر تھا کہ انھوں نے جہاد کر کے ملکوں کے  
 ملک فتح کئے تاکہ لوگوں کو (ظالم حکمران) بندوں کی بندگی سے آزاد کر کے  
 بندوں کے رب کی عبادت میں مشغول کر دیں۔

اور انھوں نے ہم تک یہ دین اسلام بدعات و خرافات سے مبرا  
 و منفرد پہنچا دیا ہے لہذا ہمیں نہ اس میں زیادتی کرنے کی ضرورت ہے اور  
 نہ ہی کچھ کمی کرنے کی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ  
 وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي  
 وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا  
 (مائدہ ۳)

آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے  
 لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر  
 تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو  
 تمہارے لئے دین کی حیثیت سے قبول  
 کر لیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَكُنَا بُعِثْتُ لَأَتِمَّ مَقَامُكَمِ الْأَخْلَاقِ (مستدرک حاکم، صحیح) لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ میں تو صرف اخلاقی خوبیوں کی تکمیل کے

یہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ ہیں آئیے! ہم انہیں مکمل طور پر اپنائیں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محب بن سکیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب - ۲۱) رسول ایک بہترین نمونہ ہیں۔ درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے

یاد رکھیں! اللہ اور اس کے رسول کی سچی محبت کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث پر عمل کرنے اور ان کے مطابق فیصلہ دینے کا تقاضہ کرتی ہے۔ اور اس توحید سے محبت کرنے کا بھی تقاضہ کرتی ہے جس کی آپ دعوت دیتے رہے نیز قرآن و سنت پر عمل پیرا رہنے اور ان دونوں سے کسی دوسرے کے حکم یا قول کو مقدم نہ سمجھنے کا بھی تقاضہ کرتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا  
بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ  
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝  
اے لوگوں! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ (حجرات - ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت میں سے یہ بھی ہے کہ اس کو حید سے محبت کی جائے جس کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہوا جائے اور جو شخص اس کو حید کی دعوت دے اس سے بھی اظہار محبت کیا جائے اور انہیں نفرت بھرے القابات نہ دیئے جائیں۔

اے اللہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت ابیدہ بھی تا بعد اری  
اور آپ کی شفاعت عطا فرما۔  
اور آپ کے اخلاق حسنہ کے مطابق  
ہمارے اخلاق درست فرما۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے متعلق احادیث

(۱) اِنِّیْ قَدْ تَرَكْتُ فِیْكُمْ  
مَا لَنْ اُعْتَصِمْتُمْ بِہِ فَلَکُنْ  
تَعْمَلُوْا اَبَدًا کِتَابَ اللّٰہِ  
وَسُنَّةَ نَبِیِّہِ ۔

یقیناً میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے  
جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں خوب مضبوطی سے  
پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے  
۱۔ اللہ کی کتاب ۲۔ اور میری سنت  
(مستدرک حاکم، علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح  
کہا ہے)

(۲) عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ

تم پر میری اور ہدایت یافتہ خلفاء

الْخُلَنَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيَّتِينَ  
تَمْشُوا بِهَا .

(۳) يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ  
سَلِّينِي مِنْ هَٰذَا مَا شِئْتُ  
لَا أُعْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ  
شَيْئًا .

(۴) مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ  
اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى  
اللَّهَ

(۵) لَا تُظَرُّوْنِي كَمَا أَطَرَبَ  
النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ  
فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا  
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ .

(۶) قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ  
وَالنَّصَارَى لَاتَّخَذُوا قُبُورَ

راشدین کی سنت لازم ہے اسے خوب مضبوطی  
سے پکڑے رکھنا۔ (مسند احمد صحیح)  
اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہؑ! دنیا میں میرے  
دل سے جو چاہے مانگ لے، (قیامت کے  
دن) میں بارگاہ ایزدی میں تیرے کچھ کام  
نہ آسکوں گا (بخاری)

جس شخص نے میری اطاعت کی اس  
نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری  
نافرمانی کی وہ اللہ کا نافرمان ہوا۔ (بخاری)  
میری تعریف میں اس طرح مبالغہ آلی  
نہ کرنا جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ  
علیہ السلام کے متعلق مبالغہ سے کام لیا  
میں تو صرف ایک بندہ ہوں لہذا مجھے اللہ  
کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو! (بخاری)  
اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو تباہ و برباد  
کرے کہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی

۱۔ یہ حدیث بایں الفاظ و معنی ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی موجود ہے  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ (مترجم)

قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ( بخاری )

جس شخص نے میرا نام لے کر کوئی  
ایسی بات بیان کی جو میں نے نہ کہی ہو تو  
وہ شخص اپنا ٹکنا نہ جہنم سمجھے ۔

مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے

میں (حزیر محرم) حور توں سے کبھی مصافحہ

نہیں کرتا ۔ ( ترمذی، یہ حدیث صحیح ہے )

جس شخص نے میری سنت سے بے

رغبتی کی، میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے

( بخاری و مسلم )

اے اللہ ! میں ایسے علم سے تیری پناہ

میں آتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو ۔ (مسلم)

(یعنی ایسا علم جس پر نہ تو خود عمل پیرا ہو سکوں، نہ لوگوں کو سکھاؤں

اور نہ ہی اس سے میرے اخلاق سدھریں)

أَنْبِيَاءُهُمْ مَسَاجِدَ

(۷) مَنْ يَقُولَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ

فَلْيَبْرَأْ أَمْعَعَدَهُ مِنَ

النَّارِ .

(۸) إِنْ لَمْ أَصَارْ فَمِنْ النِّسَاءِ

(۹) مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ

فَلَيْسَ مِنِّيْ .

(۱۰) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ .

# ہم اپنی اولاد کی تربیت کیسے کریں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا  
أَنفُسَكُمُ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا  
(التحريم - ۶)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے  
آپ کو اور اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے  
بچالو

ماں، باپ، استاد اور شخص جس کے زیر تربیت کوئی بھی بچہ ہے  
انہیں ان کے ماتحتوں کی تربیت کے بارے اللہ تعالیٰ کے سامنے بازرپس ہوگی  
اگر اچھی تربیت کی ہوگی تو تربیت یافتہ اور تربیت دینے والا دونوں  
دنیا و آخرت کی سعادت مندیلوں سے بہرہ ور ہوں گے اور اگر تربیت دینے  
والوں نے سستی اور کھلی سے کام لیا ہوگا تو پھر انجامِ غیر نہ ہوگا اور ان  
ماتحتوں کا بوجھ بھی معلم و مربی پر ہوگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ  
مَسْئُولٌ عَنْ أَرْعِيَّتِهِ

تم میں سے ہر شخص یا اختیار رکھنے والا  
اور ہر شخص کا جس جس پر اختیار ہے  
ان سب کے متعلق اس سے سوال کیا  
جائے گا۔

اور استاد کے لئے تو بڑی خوشی کا مقام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا ہے:

قَوْلَ اللَّهِ لَآنَ يَهْدِي اللَّهُ  
بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ  
لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ -  
اللہ کی قسم اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ  
نے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی  
تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں (سب قیمتی

مال) سے بھی بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)  
اور اس صحیح حدیث کے مطابق اپنے بچے کی صحیح تعلیم و تربیت کرنے والے  
والدین کے لئے بھی بڑا اعزاز ہے۔

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ  
انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ  
ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ  
أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ  
وَكِدٍ صَالِحٍ يَدُّ عَوَّلَهُ .  
(مسلم)  
جب انسان مر جاتا ہے تو اس سے  
سوائے تین عملوں کے تمام اعمال کا سلسلہ منقطع  
ہو جاتا ہے  
۱۔ صدقہ جاریہ۔  
۲۔ علم جس سے نفع حاصل کیا جا رہا ہے  
۳۔ نیک بچہ! جو اس کی وفات کے  
بعد اس کے لئے دعا کرے۔

تربیت کرنے والے کے لئے ہر چیز سے بڑھ کر ضروری بات  
یہ ہے کہ وہ پہلے اپنی اصلاح کرے کیونکہ ہر وہ کلام جو بچوں کے سامنے  
کیا جائے گا۔ وہ اسے اچھا سمجھیں گے اور جو کا بچھوڑ دیا جائے گا  
اسے بُرا سمجھیں گے۔ بچوں کے ساتھ استاد اور والدین کا

من سلوک انکی اعلیٰ ترین تربیت ہے۔  
 (۱) جب بچہ بولنا شروع کرے تو اسے کلمہ لَدَالِہِ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھایا جائے۔

جب بڑا ہو جائے تو اس کا معنی اور مفہوم سمجھایا جائے۔  
 (۲) بچے کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس پر ایمان لانے کا شوق اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق، رازق اور ہمیں ہر چیز عطا کرنے والا ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں!  
 (۳) بچوں کو جنت کی رغبت دلائیں۔ کہ جنت اسے ملے گی جو نماز پڑھتا، روزے رکھتا، والدین کا کہا مانتا اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے نیک اعمال بجالاتا ہے۔

انہیں جہنم سے اس طرح ڈرایا جائے کہ بروہ شخص جہنم کی آگ میں جلے گا جو نماز چھوڑتا، والدین کی نافرمانی کرنا، اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے بُرے عمل کرتا، خمریت کے فیصلوں کو چھوڑ کر دوسرے فیصلوں پر راضی ہوتا، دھوکے بازی سے لوگوں کا مال ہار پرتا، جھوٹ بولتا اور سود کھاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۴) بچوں کی تعلیم دیتے ہوئے انہیں یہ بھی سکھائیں کہ وہ جب بھی سوال کریں۔ اللہ تعالیٰ سے کریں اور جب بھی مدد مانگیں اللہ تعالیٰ ہی مانگیں۔



کیونکہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ  
 کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ بیٹا!  
 إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ      تجھے جب بھی مانگنا ہو اللہ تعالیٰ سے  
 وَإِذَا اسْتَعْنَيْتَ فَاسْتَعِزْ      مانگ اور جب مدد کی ضرورت پڑے  
 بِاللَّهِ - ترمذی      تو بھی اللہ ہی سے طلب کر۔  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

## نماز کی تعلیم

بچے اور بچی کو چھوٹی عمر میں ہی نماز کی تعلیم دینا ضروری ہے  
 تاکہ بڑے ہو کر بھی نماز کے پابند رہیں۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 عَلِّمُوا أَوْلَادَكُمْ الصَّلَاةَ      تمہارے بچے جب سات سال کے  
 إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا تَوَضُّعًا      ہو جائیں تو انہیں نماز سکھایا کرو!  
 عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوا عَشْرًا      اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں  
 وَفَرَّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الصَّلَاةِ      نماز ترک کرنے پر مارا کرو۔  
 (مسند احمد صحیح ہے)      اور ان کے بستر بھی علیحدہ علیحدہ کر دو!  
 بچوں کے سامنے وضو کرنا، نماز ادا کرنا، انہیں اپنے ساتھ مسجد  
 میں لے جانا اور نماز کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کی ترغیب دینا، یہ

سب چیزیں ان کی تعلیم میں ہی شامل ہیں۔ استاذ اور طالبین کا یہ فرض ہے یاد رہے کہ ہرستی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ضرور باز پرس کریں گے۔  
 (۲) بچوں کی تعلیم کے لئے ضروری ہے کہ انہیں قرآن کریم پڑھایا جائے سورت فاتحہ اور دوسری چھوٹی چھوٹی سورتوں سے ابتدا کر دانی جائے مسنونہ دعائیں حفظ کر دانی جائیں اور مکمل نماز سکھائی جائے تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق مکمل نماز ادا کر سکیں اور ہم پر یہ بھی ضروری ہے کہ بچوں کو نحو و قرآن و حدیث کی تعلیم دلوانے کے لئے استاذ مقرر کریں۔

(۳) بچوں کو جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنے کا شوق دلائیں، لیکن ان کی صف مردوں کی صف سے پیچھے ہو۔ اگر کوئی غلطی کر بیٹھیں تو بڑی نرمی سے ان کی اصلاح کریں، نہ انہیں دھکاریں اور نہ ہی ان پر بے جا سختی کریں، کہیں وہ نماز ہی نہ چھوڑ بیٹھیں اور اس وجہ سے ہم گناہ گار ہوں اور ہمیں چاہیے کہ اپنا بچپن یاد رکھتے ہوئے انہیں بھی محذور سمجھیں۔

گناہوں سے ڈرائیں

(۱) بچوں کو یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنی جگہ پر رکھا ہے اور ہر چیز کو اپنی جگہ پر رکھنا ہے۔ اگر کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس کی جگہ خراب ہو جائے گی۔

جانے کا سبب بنتا ہے، ہم پر بھی لازم ہے کہ اپنی زبانوں کی حفاظت کریں۔ تاکہ ان کے لئے اچھا نمونہ بن سکیں۔

(۲) بچوں کو جوئے اور قمار بازی کی تمام اقسام سے منع کریں، مثلاً قسمت پڑی، لڈو، شطرنج اور کیرم بورڈ وغیرہ اگرچہ وہ تفریح کے لئے ہی کیوں نہ کھیلیں۔ اس لئے کہ یہ تمام چیزیں جوئے اور قمار بازی کی ترغیب دیتی اور آپس میں عداوت اور دشمنی ڈالتی ہیں، نیز ان چیزوں میں ان کا جانی، مالی نقصان اور وقت کا ضیاع ہونے کے ساتھ ساتھ نمازیں بھی رہ جاتیں ہیں۔

(۳) بچوں کو فحش اور گندے رسائل پڑھنے، برہنہ تصاویر دیکھنے، من گھڑت فلم کے جنسی افسانوں سے دلچسپی لینے، سینما، ریڈیو اور ٹیلیوژن پر فلمیں دیکھنے سے منع کریں، اس لئے کہ ان تمام چیزوں سے ان کا اخلاق اور مستقبل تباہ ہوتا ہے۔

(۴) بچوں کو سگریٹ نوشی کی لغت سے بچائیں، انہیں سمجھائیں کہ تمام ڈاکٹروں کا بالاتفاق فیصلہ ہے کہ یہ انسان کے جسم اور دانتوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اس کے پینے سے انسان سرطان ایسی مہلک بیماری کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کا گندہ دھواں سینے میں جم جاتا ہے، جس سے پھیپھڑے ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے کسی قسم کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اسی لئے اس کا پینا اور خرید و فروخت کرنا حرام قرار دیا گیا ہے، اس کے بجائے آپ بچوں کو فروٹ اور اس

قسم کی دوسری مقوی دماغ چیزیں کھانے کی ترغیب دلائیں  
 (۵) بچوں کو ہمیشہ سچ بولنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی ان سے  
 کبھی ازراہ مذاق بھی جھوٹ نہ بولیں، تاکہ وہ کبھی کسی معمولی چیز  
 پر جھوٹ نہ بولنا پائیں۔ جب ہم ان سے کوئی وعدہ کر لیں تو اُسے  
 ہر حال میں پورا کر دکھائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 مَنْ قَالَ لَصَبِي تَعَالُ هَاكَ ثُمَّ لَمْ يُعْطِهِ فَهِيَ  
 كَذِبَةٌ (یہ حدیث صحیح ہے) یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔ (مسند احمد)  
 ادھر آ، یہ چیز لے! اور دیا کچھ نہ تو  
 ابنی اولاد کو رشوت، سود، دھوکے بازی اور چوری کا  
 مال نہ کھلائیں، کیونکہ یہ ان کے سرکش، نافرمان اور بد بخت ہونے کا  
 سبب بنے گا۔

(۷) ابنی اولاد کو کئے لئے اللہ تعالیٰ سے فیض و غضب اور ہلاکت کی  
 دعا نہ کریں، اسی لئے کہ کسی وقت ہر لڑھی بڑی دعا قبول ہو جاتی ہے  
 جو اولاد کی گمراہی کا سبب بن جاتی ہے۔ اسی لئے بہتر یہی ہے کہ  
 ہم بچوں سے کہا کریں۔

اللہ تجھے ہدایت دے

اللہ تجھے نیک کرے

اللہ تیری رہنمائی کرے

هَذَاكَ اللَّهُ

أَصْلَحَكَ اللَّهُ

ارْسَدَكَ اللَّهُ

و غیرہ وغیرہ

(۸) اپنی اولاد دل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ مردہ لوگوں سے دعا میں مانگنا اور مدد طلب کرنا بھی شرک ہی ہے کیونکہ وہ صرف بندے ہیں اور جو نفع نقصان کے کچھ بھی مالک نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ  
فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا  
مِنَ الظَّالِمِينَ -

اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی  
کو نہ پکارو جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی  
ہے نہ نقصان اگر تو ایسا کرے گا تو  
ظالموں میں سے ہوگا -

(اٰی المشرکین) یونس — ۱۰۶

## بچیوں کو پردہ کروائیں

لڑکی کو صغیر سنی میں ہی پردہ کرنے کی عادت ڈالیں تاکہ بڑی ہو کر بھی اس کی پابند رہے۔ ساتے تنگ قسم کے چھوٹے چھوٹے اور جن سے مکمل جسم نہ ڈھانپا جاسکے کپڑے استعمال نہ کر جائیں۔

انہیں صرف ایک ذراک یا مکمر نہ پہنائیں کیونکہ اس سے مردوں یا غیر مسلم قوم کی مشابہت لازم آتی ہے۔ اور نو عمر لڑکوں کے جذبات ابھرتے ہیں جو کسی قیمت پر بھی ختم نہ ہوتے۔

لہذا جب وہ اپنی عمر کے ساتویں سال کو پہنچ جائیں تو انہیں حکم دیں کہ اپنے سر کے اوپر مکلف باندھیں۔

اور جب سن بلوغت کو پہنچ جائیں تو پھر اپنے چہرے کا بھی پردہ کیا کریں اور لباس زیب تن کرنے کے بعد مکمل پردہ کرنے کی نصیحت سے سادہ برقعہ استعمال کیا کریں۔

اور یہ دیکھیں! قرآن کریم تمام مومن عورتوں کو اسی پردہ کا حکم دیتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ  
وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ  
يُذُنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ  
جَلَدٍ يَنْبَغِي لِهِنَّ ذَلِكَ أَذْنًا  
أَنْ يَعْرِفْنَ فَلَائِيُؤْذِينَ

اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل  
ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے  
اد پر اپنی چادروں کے پلوں کا لٹکایا کریں  
یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ  
بچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔

( الاحزاب - ۵۹ )

اور اللہ تعالیٰ نے عورت کو اپنے حسن کی نمود نمائش اور چہرہ کھول کر  
چلنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَبْرُجْنَ تَبَرُّجُ الْحَاجِرَاتِ  
الْأُولَى ( الاحزاب ۳۳ )

اور دو سابقہ جاہلیت کی سب سے  
نہ دکھائی پھرو۔

② اولاد کو وصیت کی جائے کہ لڑکے اور لڑکیاں طہیہ و طہیہ اپنا پانا  
لباس استعمال کریں۔ تاکہ ایک جنس سے دوسری جنس پہچانی جاسکے۔  
ملہ پی لیا سول سے دور رہیں اور قطعی طور پر ان کی مشابہت اختیار  
نہ کریں۔ مثلاً بڑی تنگ قسم کی پینٹ یا اس قسم کی دوسری گندی مائیں  
صحیح حدیث میں ہے۔

لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ  
الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالتَّشَبُّهَاتِ  
مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَلَعَنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
مردوں پر لعن کی ہے جو عورتوں کی مشابہت  
اختیار کرتے ہیں امدادی عورتوں پر بھی جو  
مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

اَلْمُحَنِّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ      ان مردوں اور عورتوں پر لغت کی ہے جو  
وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ      خود مجرب بنتے ہیں۔ بخاری  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔  
مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداؤد یہ حدیث صحیح ہے) جس نے بھی کسی (غیر مسلم) قوم کی مشابہت  
افتیاد کی وہ انہی میں سے ہے۔

## أَخْلَاقُ وَآدَابُ

① بچے کو دائیں ہاتھ سے کھانے، پینے اور نکھنے اور کوئی بھی چیز لینے دینے کا عادی بنائیں اور اسے ہر کام کے شروع میں بسم اللہ اور مکمل کرنے کے بعد الحمد للہ پڑھنے کی تعلیم دیں۔ اور اسے ہمیشہ بیٹھ کر کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔

② بچے کو صاف ستھرا رہنے کا عادی بنائیں کہ وہ اپنے ناخن آناکے، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھو دے اور اسے استنجا کرنے تک سکھائیں کہ وہ بولہ براز کے بعد پانی سے ابھی طرح صفائی کرے تاکہ اس کی نماز درست ہو سکے اور اس کے کپڑے بھی ناپاک نہ ہوں۔

③ بڑے پیارا اور نرمی کے ساتھ انہیں ملحدگی میں بھی نصیحت آموز کلمات کہتے رہا کریں۔ اگر کسی وقت کوئی غلطی کرتے بیٹھیں تو انہیں دھمکار نہ دیں۔ اگر وہ بوجہ بچپن سرکش پر ہی تل چائیں تو ان سے کلام کرنا



پھوڑ دیں لیکن! تین دن سے زائد نہیں۔

(۴) بچوں کو اذان کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیں اور جو جو کلمات موزن کہتا ہے اسی طرح ساتھ ساتھ جواب دینے کی تاکید کریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور یہ مسنونہ دعا پڑھائیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ  
الَّتَامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ  
اَيُّ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ  
وَالْفَضِيْلَةِ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا  
مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ۔  
والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو فضیلت اور وسیلہ عطا فرما اور انہیں  
اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے  
ان سے وعدہ کیا ہے (بخاری)

(۵) ممکن ہو تو ہرنیکے کے لئے علیحدہ بستر تیار کریں، اگر نہیں تو کم از کم ان کے لحاف ہی علیحدہ علیحدہ بنا دیں بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ، رات کے لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے مختص کر دیئے جائیں اور یہ ان کے افلاق اور حفظانِ صحت کی خاطر اچھا ہے

(۶) انہیں اس چیز کا مادی بنائیں کہ لوگوں کے راستے میں تکلیف دہ چیزیں نہ پھینکیں۔ بلکہ اگر کوئی ایسی چیز نظر پڑ جائے تو اُسے راستے سے ہٹا دیں۔

(۷) انہیں بُرے دوستوں کے پاس بیٹھنے اور حکموں پر گھومنے والے بچوں کے ساتھ پھرنے سے منع کریں۔

- ۸) انہیں تعلیم دیں کہ جب گھر آئیں، اسکول ہائیں یا راستے میں کوئی ملے تو اَسْلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ کہا کریں۔
- ۹) بچوں کو یہ بھی وصیت کریں کہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ نیکی، احسان اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ دیں۔
- ۱۰) بچوں کو یہ عادت ڈالیں کہ وہ ہمانوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئیں۔ اور انہیں جو کچھ میسر ہو سامان ضیافت پیش کریں۔

# جہاد اور بھادری

① بالخصوص اپنے فائدان کے افراد اور تلامذہ کے لئے ایک مجلس کا انعقاد کریں۔ جس میں استاذ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات پیش کرے تاکہ انہیں پہچانے کہ وہ سب شجاعت اور بہادری میں بے مثال اور بہترین قائم تھے۔ اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور معاویہ ایسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مختلف ممالک پر فتح حاصل کی، جو ہماری ہدایت کا سبب بنے اور وہ صرف اپنے پختہ ایمان، جذبہ جہاد، قرآن و سنت پر عمل اور اپنے بلند پایہ اخلاق کی وجہ سے ہی تمام دنیا پر چھا گئے۔

② بچوں کو بہادری اور شجاعت کی خصوصی تربیت دی جائے، انہیں نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا سبق سکھایا جائے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے خوفزدہ نہ ہوں۔ بچوں کو دھوکہ فریب و ہم اور جھوٹ بول بول کر ڈرانا بالکل جائز نہیں ہے اور نہ ہی انہیں اندھیروں سے ڈرایا جائے۔

③ ہم پر فرض ہے کہ بچوں کے دلوں میں ظالم یہودیوں سے انتقام لینے کی محبت پیدا کریں۔ جب ہمارے نوجوان اسلامی تعلیم اور فلسفہ جہاد

سے واقف ہوں گے تو لازم طور پر فلسطین اور بیت المقدس کے آزاد کھلانے کے لئے جنگ لڑیں گے اور اللہ کے حکم سے ان مطلوبوں کی ضرورت مند کریں گے۔

(۴) صحیح اسلامی تربیت دینے کے لئے کتابیں خریدیں خود پڑھیں اور بچوں کو پڑھائیں، جن میں قرآن کریم اور سیرت النبی کے واقعات ہوں، صحابہ کرام کی زندگی کے کارنامے اور بھادر قسم کے جنگ جو مسلمانوں کے تذکرے موجود ہوں۔

مندرجہ ذیل ایسی ہی چند کتابوں کے نام پیش کئے جاتے ہیں:

(۱) اصلاح عقیدہ (۲) قصص القرآن (۳) سیرت صحابہؓ

(۴) سیرت صحابیات

## والدین سے حسن سلوک

اگر آپ دنیا و آخرت میں کامیابی چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل دستاویز

پر عمل کریں۔

(۱) اپنے والدین کے ساتھ بڑے ادب و احترام سے گفتگو کریں۔

وَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٍ وَلَا

تو انہیں آف تک نہ کہو! نہ انہیں

تَضَرَّهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا

بھڑک کر جواب دو۔ بلکہ ان کے ساتھ

کَرِيمًا ۝

احترام سے بات کرو۔

(بنی اسرائیل - ۱۵)

② والدین کی ہمیشہ اطاعت اور فرمانبرداری کریں لیکن! اس وقت نہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں۔

کیونکہ

فَلَا طَاعَةَ لِمُخْلَوِّقٍ  
فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ  
خلق کی اطاعت کرتے ہوئے خالق کا  
کی نافرمانی کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

③ والدین کے ساتھ بڑی نرمی کا سلوک کریں نہ انہیں غصہ دلائیں اور نہ خود ہی ان کی طرف غصہ بھری نظر سے دیکھیں۔

④ والدین جب کچھ کہیں، خوب غور سے سنیں ان کی عزت اور تہمت کا خوب خیال رکھیں اور ان کے مال کی حفاظت کریں۔ کوئی چیز بھی ان کی اجازت کے بغیر نہ اٹھائیں۔

⑤ بس کام سے وہ خوش ہوں وہ کر گزریں اگرچہ ان کا حکم نہ ہی ہو جیسا کہ! ان کی خدمت بجالانا، بازار سے ضرورت کی چیزیں خرید کر لانا، اور حصولِ علم کی خاطر جدوجہد کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

⑥ اپنے تمام معاملات میں ان سے مشورہ کیا کریں۔ اگر آپ کی رائے ان کے خلاف ہو تو بڑی معذرت کے ساتھ ان کے گوش گزار کریں۔

⑦ جب وہ آواز دیں تو بڑی خندہ پیشانی سے انہیں جواب دیں۔

جی امی جان

نَعَمْ يَا أُمِّي

جی اماں جان — حاضر ہوں!

نَعَمْ يَا أَبِي

اور ایسے نہ کہیں:

ہاں — بابا  
ہاں — بے بے

یا بابا  
یا ماما

کیونکہ یہ الفاظ غیر زبانوں (انگریزوں) کے ہیں۔

۸) ان دونوں کے عزیز واقارب کی (ان کی زندگی میں اور فوت

ہو جانے کے بعد بھی) عزت و احترام کریں۔

۹) ان سے جھگڑانہ کریں اور نہ ہی یہ کہیں کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں

بس! بڑے ہی ادب و احترام کے ساتھ ان کے سامنے حق بات واضح کرنے کی کوشش کریں۔

۱۰) والدین سے صدمہ نہ کریں اور نہ ہی ان کے سامنے اپنی آواز بلند کریں، ان کی بات بڑی خاموشی سے سنیں اور ہمیشہ اُن کے ادب

و احترام کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ ادا مان کے احترام کی خاطر اپنے بہن بھائیوں

سے بھی لڑائی جھگڑانہ کریں کہ اس میں ان کی عزت نہیں رہتی۔

۱۱) جب والدین آپ کے پاس آئیں تو آگے بڑھ کر ان کی پیشانی

چوم لیں۔

۱۲) گھر میں والدہ کا ہاتھ بٹائیں اور والد کے کام میں معاونت کرنے

سے بھی پہلو تہی سے کام نہ لیں۔

۱۳) اگرچہ آپ کو کتنا ہی ضروری کام کیوں نہ ہو ان کی اجازت کے بغیر

کہیں نہ جائیں، اگر وہ ناراض ہوں تو معذرت کر لیں۔ ان دونوں سے

قطع تعلق ہرگز نہ ہو بیٹھیں۔

(۱۴) بغیر اجازت طلب کئے ان کے پاس نہ جائیں خاص کر ان کی نیند یا آرام کے وقت ۔

(۱۵) اگر آپ تبا کو نوشی کے مرض میں مبتلا ہیں تو کم از کم ان کے سامنے نہ بیٹیں ۔ اور اس سے مکمل ٹھکراہ حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔

(۱۶) اُن کے کھانا کھانے سے پہلے خود نہ کھائیں ۔ بلکہ کھانے ، پینے کے معاملہ میں بھی ان کی عزت ملحوظ رکھیں ۔

(۱۷) ان پر جھوٹ نہ بولیں اور ان کے کسی ناپسندیدہ کام پر بھی انہیں ظامت نہ کریں ۔

(۱۸) اپنی بیوی اور بچوں کو والدین پر ترجیح نہ دیں بلکہ ہر کام سے بڑھ کر ان کی رضا و خوشنودی کا خیال رکھیں ۔

کیونکہ

قَرِصًا اللّٰهُ فِي رِصَا      والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا  
الْوَالِدَيْنِ وَ سَخَطُهُ فِي      ہے ، اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ  
سَخَطِهِمَا ( الحدیث )      کی ناراضگی ہے ۔

(۱۹) ان کی موجودگی میں اُمی کے مقام سے اعلیٰ درجہ کی جگہ پر ہرگز نہ بیٹیں اور نہ ہی ان کے سامنے مشکبہ انداز میں پاؤں پھیلائیں ۔

(۲۰) اپنے والد کی طرف سے نسبت کرنے میں تکبر اور غرور سے کام لیتے ہوئے اپنی ہتک محسوس نہ کریں ۔ ہر چہ آپ کتنے بڑے عہدے پر ہی فائز ہوئے نہ ہوں ۔ انہیں کوئی ایسا لفظ تک نہ بولیں جو ان کے لئے باعث تکلیف ہو

(۲۱) اپنے والدین پر خرچ کرنے میں بخل سے کام نہ لیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں تم پر شکایت کا موقع مل جائے اور پھر یہ چیز آپ کے لئے باعث عار ہوگی، پھر آپ کی اولاد بھی تم سے یہی سلوک کرے گی۔  
 ۵ جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے

(۲۲) والدین کی زیارت کے لئے اکثر جایا کریں اور انہیں تحائف پیش کیا کریں، انہوں نے جن تکالیف سے پالا پوسا اور آپ کی تربیت کی ہے ان کا شکریہ ادا کریں۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ جس قدر تمہیں اپنی اولاد کا غم، اسی طرح انہیں بھی آپ کا۔۔۔۔۔

(۲۳) والدین کی نافرمانی کرنے اور ان کے ناراض ہونے سے ڈریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا و آخرت کی بدبختی تمہارا مقدر ہو جائے اور تمہارے ساتھ تمہاری اولاد بھی وہی معاملہ کرے تو تم اپنے والدین سے کد ہے ہو۔  
 (۲۴) تمام لوگوں سے بڑھ کر اپنی والدہ کی قدر کریں، پھر والد کی، اور یہ بات یاد رکھیں کہ:

جنت اڈوں کے قدموں تلے

الْجَنَّةُ تَحْتَ أقدام

ہے۔

الْأَمْهَاتِ۔

(۲۵) والدین سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا ہو تو بڑا نرم لہجہ اختیار کریں، اگر دے دیں تو شکریہ بجا لائیں۔ اگر نہ دیں تو پھر انہیں معذرت سمجھیں، اور نہ ہی اپنے بہت زیادہ مطالبات سے انہیں پریشان کریں۔  
 (۲۶) جوں ہی آپ کا کالج کے قابل ہوں تو حلال روپی کی خاطر کاروبار



میں اپنے والدین کا ہاتھ بٹائیں۔

(۲۷) آپ پر کچھ والدین کے حقوق ہیں اور کچھ بیوی کے ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ حقوق پورے کریں۔ اگر وہ دونوں جدا جدا ہیں تب بھی ان کی خبر گیری کرتے ہیں اور ان دونوں کو غنی طور پر دقتاً فوقتاً تحائف پیش کرتے رہا کریں۔ ہاں! اگر طرفین میں کوئی اختلاف ہو تو بڑی حکمت عملی سے سلجھانے کی کوشش کریں۔

(۲۸) آپ کی بیوی اور والدین کے درمیان اگر کبھی جھگڑا ہو جائے تو اس دقت بڑی حکمت عملی سے اپنی بیوی کو سمجھائیں اگرچہ وہ سچی ہی کیوں نہ ہو، اور یاد رکھیں! والدین کو ہر حال راضی رکھنا آپ کے لئے ناگزیر ہے۔

(۲۹) اگر بیوی کو گھر بسانے اور طلاق دینے کے معاملہ میں کبھی آپ کا والدین کے ساتھ اختلاف ہو جائے تو پھر معاملہ شریعت کے سپرد کر دیں۔ آپ سب کے لئے یہی بہتر راستہ ہے۔

(۳۰) اولاد کے حق میں والدین کی دعا اور بددعا دونوں قبول ہو جاتی ہیں، لہذا آپ والدین کی بددعاؤں سے بچیں۔

(۳۱) عام لوگوں سے بھی بڑے اچھے افلاق و آداب سے پیش آئیں۔ اس لئے کہ جو لوگوں کو گالیاں دیتا ہے، لوگ اُسے گالیاں دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مِنَ الْكِبَارِ تُرِثَهُمُ الرَّجُلُ  
وَالِدَيْهِ: يَسُبُّ أَبَا  
الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ  
وَيَسُبُّ أُمَّهُ  
فَيَسُبُّ أُمَّهُ  
(متفق علیہ)

آدمی کا اپنے والدین کو گالیاں دینا  
معی کیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ وہ اس  
طرح کہ: ایک شخص دوسرے کے والد کو گالی  
دیتا ہے تو جو ابا وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے  
اور جب ایک شخص دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے  
تو جو ابا دوسرا آدمی اس کی والدہ کو گالیاں دیتا ہے

(لہذا ابتدا کرنے والے شخص نے خود ہی اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں)  
(۳۲) والدین کی زندگی میں ان کی زیارت کیا کریں اور فوت ہو جانے کے  
بعد ان کی قبر پر جا کر ان کے لئے بخشش کی دعائیں مانگا کریں اور ان کی طرف  
سے صدقہ و خیرات دیا کریں۔

اور ان کے لئے خصوصاً بایں الفاظ دعا کیا کریں۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ  
رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي  
صَغِيرًا  
اے رب تعالیٰ مجھے اور میرے ماں باپ کو  
بخش دے جس طرح ان دونوں نے  
مجھے پھولی عمر میں بڑی شفقت و محبت سے  
پالا ہے۔ خدایا! تو بھی ان پر رحم فرما:

## کبیرہ گناہوں سے بچیں

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے

اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے

إِنَّ تَجْتَنِبُوا كِبَائِهِمْ

تَتَّخِذُونَ عَنْهُ نُكَوْرًا  
عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلُكُمْ  
مُدْخَلًا كَرِيْمًا  
(نساء ۳۱)

بدبیز کرتے رہو۔ جن سے تمہیں منع کیا جا رہا  
ہے۔ تو تمہاری پھوٹی بڑی براہیوں کو  
ہم تمہارے حساب سے ساقط کر دیں گے  
اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
اَكْبَرُ الْكَبَايِرِ الْاِشْرَاكُ  
بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ  
وَعُقُوْبُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ  
الزُّوْرِ (متفق علیہ)

تمام کبیرہ گناہوں میں بڑے گناہ اللہ کے ساتھ  
شرک لگانا، نفس کو قتل کرنا، والدین کی  
نافرمانی کرنا، اور بھوٹی گواہی دینا ہے  
(بخاری و مسلم)

③ کبیرہ ۵ — ہر وہ گناہ جس کا ارتکاب کرنے والے کو دنیا میں  
ہد لگائی جائے یا آخرت میں اس کے لئے ڈانٹ پلائی گئی ہو۔

④ کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ان  
کی تعداد سات سو ہے اور پھر ان سات سو میں سے سات تو بہت ہی  
بڑے ہیں۔

یہ بات یاد رہے کہ تو بہ کر لینے سے کوئی بھی کبیرہ گناہ باقی نہیں  
رہتا، اور نہ ہی کسی صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے سے وہ صغیرہ (چھوٹا) رہتا  
ہے (بلکہ وہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے) اور کبیرہ گناہوں کے بھی درجات ہیں  
تمام کے تمام برابر نہیں ہیں۔

## کبیرہ گناہوں کی اقسام

① عقیدے میں سب سے کبیرہ گناہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور شرک کیا ہے؟ غیر اللہ کی عبادت کرنا یا اس سے دعا مانگنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت:

اَلدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ . دعا عبادت ہے۔ (ترمذی صحیح)  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے  
حصول دنیا کی خاطر دینی تعلیم حاصل کرنا، کتمان علم، خیانت، کاہن، جادوگر  
یا جوحی کی تصدیق کرنا، غیر اللہ کے نام پر جالور ذبح کرنا یا نذر ماننا، جادو  
گری یا کہانت سیکھنا یا کرنا کرنا، غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا (یا اپنی عزت  
و شرف، بیٹے، بنی یا کعبہ وغیرہ کی بھی) کسی مسلمان کے متعلق بُرا گمان رکھنا  
یا بلا دلیل اسے کافر قرار دینا، کافروں کو کافرتہ سمجھنا، اللہ اور اس کے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا، (جیسا کہ موضوع حدیث  
بیان کرنا جب کہ بیان کرنے والا جانتا ہو کہ یہ موضوع ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بیکسر بے خوف ہو جانا، اس کی رحمت سے ناامید ہونا، میت پر نوحہ  
کناں ہونا، یا سینہ کو بلی کرنا، نظر بد سے بچنے کی خاطر اپنے بچوں کے گلے میں،  
گاڑی یا گھر کے دروازوں پر تعویذ دھانگے، سپ یا میٹھے وغیرہ لٹکانا،  
تقدیر کو جھٹلانا، عقیدے کے اعتبار سے یہ سب چیزیں کبیرہ گناہوں میں شامل ہیں۔

## ② جسم و جان اور عقل کے متعلق کبیرہ گناہ

کسی شخص کو ناجائز قتل کرنا، کسی انسان یا حیوان کو آگ میں جلاتا  
 ضعیف شخص، بیوی، شاگرد، خادم یا کسی جانور پر ظلم کرنا، غیبت  
 اور چغلی کرنا (صرف قتلہ اٹھانے کی خاطر لوگوں کی برائیاں بیان کرنا،  
 ہر قسم کے تشہ اور مشروبات استعمال کرنا یا ان کی خرید و فروخت میں  
 معاون بننا، زہر کھانا یا بلا ضرورت خنزیر یا مردار کھالینا یا کوئی اور  
 نقصان دہ چیز کھالینا (جیسے کہ حقہ اور سگریٹ وغیرہ) - اور آدمی کا  
 اپنے آپ کو کسی چیز سے ہلاک کر لینا، چاہے اس میں کانی عرصہ ہی کیوں  
 نہ لگ جائے (جیسے سگریٹ پینے سے آدمی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے)  
 فضول اور باطل جھگڑا اٹھانے، رکھنا، عام لوگوں پر ظلم و زیادتی روا رکھنا  
 حتیٰ بات سن کر غصہ کرنا، دل میں تنگی فوسوس کرنا یا بالکل ہی جھگڑا دینا،  
 مسلمانوں کو گالیاں دینا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے  
 کسی ایک کو بھی گالی دینا، تکبر اور غرور کرنا، مسلمانوں کی جاسوسی کرنا،  
 کسی شخص کو ناجائز سزا دلوانے کی خاطر حاکم کے پاس چغلی کرنا، باتیں  
 کرتے وقت اکثر جھوٹ سے کام لینا، بت یا بلا ضرورت کسی رُوح والی  
 چیز کا فوٹو اتارنا۔ سب کبیرہ گناہوں میں شامل ہیں۔

ضرورت: مثلاً اعلان گمشدگی، ڈرائیونگ لائسنس، پاسپورٹ  
 یا شناختی کارڈ وغیرہ۔

## ③ مال سے متعلقہ کبیرہ گناہ: یتیم کا مال ہڑپ کرنا،



کی مشابہت اختیار کرنا (جیسا کہ ڈاڑھی منڈوانا) والدین کی نافرمانی کرنا،  
 بغیر کسی شرعی عذر کے اپنے عزیز و اقارب سے قطع تعلق ہونا -  
 خاندان اپنی بیوی کو بستر پر بلائے تو اس کا بغیر عذر شرعی انکار کر دینا (جیسا  
 کہ حیض یا نفاس ہے) -

حلالہ کرنا یا کر دانا، بغیر کسی محرم کے عورت کا سفر کرنا، جان بوجھ کر  
 کر غیر والد کو والد ظاہر کرنا، بیوی کسی شخص سے زنا کرے تو اس پر  
 رضامندی کا اظہار کرنا، پڑوسیوں کو تکلیف پہنچانا، چہرے سے بال  
 نوچنا یا ابرو سے بال اکھاڑنا، خواہ مرد ہو یا عورت -

⑥ کبیرہ گناہوں سے توبہ کونا ضروری ہے :

اے میرے مسلمان بھائی اگر کبھی آپ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کر  
 بیٹھیں تو شعور ہوتے ہی فوراً اُسے ترک کر دیں - توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ  
 سے اس گناہ کی معافی مانگیں اور دوبارہ اس گندے فعل کا ارتکاب  
 ہرگز نہ کریں -

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت :

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ  
 يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

ہاں! یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ پر توبہ کی  
 قبولیت کا تو انہیں لوگوں کے لئے ہے نہ نادانی

۱۔ طلاق والی عورت کے ساتھ اس شرط پر نکاح کرنا کہ اس سے چند روز پہلے  
 کرنے کے بعد پہلے فائدہ کو واپس لوٹا دی جائے -

کی وجہ سے کوئی بُرا فعل کر گزرتے ہیں اور  
 اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں ایسے  
 لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے پھر متوجہ  
 ہو جاتا ہے اور اللہ ساری باتوں کی خبر  
 رکھنے والا اور حکیم و دانہ ہے مگر توبہ ان  
 لوگوں کے لئے نہیں ہے جو بُرے کام  
 کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان  
 میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے  
 اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ  
 کیا اور اسی طرح توبہ ان لوگوں کے لئے  
 بھی نہیں ہے جو مرتے دم تک کافر ہیں  
 ایسے لوگوں کے لئے تو ہم نے دردناک  
 سزا تیار کر رکھی ہے ۔

يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ  
 فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ  
 عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ مُعْلِمًا  
 حَكِيمًا ۝

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ  
 يَعْمَلُونَ الشَّيَاطِ حَتَّىٰ  
 إِذَا حَفَرَ أَحَدُهُمُ الْمَوْتَ  
 قَالَ لِمَنِي تُوبَتُ الْكَانَ  
 وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَ  
 هُمْ كُفَّارًا ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا  
 لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

(النساء — ۱۷، ۱۸)



# صرف قرآن و سنت کی اتباع کریں اور بدعات سے بچیں

بدعات کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ بدعت دنیاوی

۲۔ بدعت دینی

اور بدعت دنیاوی کی پھر دو قسمیں ہیں :

۱۔ بدعت سیئہ، جیسا کہ سینما، ٹیلیوژن، ریڈیو اور اس قسم کی اخلاق اور معاشرے کو تباہ کرنے والی دوسری چیزیں اور موجودہ فلموں سے جو نقصان ہو رہا ہے، سب کو معلوم ہے۔

ہاں ! ان چیزوں کو اگر معاشرے کی بھلائی، بہتری، خیر خواہی اور اصلاح کے لئے استعمال کیا جائے، تو پھر اور بات ہے ! اور دنیاوی فائدے کی خاطر اگر نئی چیزیں ایجاد کی جائیں تو اُسے

۲۔ بدعت حسنہ کہیں گے۔ جیسے برائی بھارت، سوڈان، اٹلیٹوں

اور اس قسم کی دوسری چیزیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت ۔

اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرٍ دُنْيَاكُمْ  
تم اپنے دنیاوی معاملات میں مجھ  
سے زیادہ تجربہ رکھتے ہو۔ (مسلم)

بدعت دینی : وہ ہے، کہ جس فعل پر کتاب اللہ اور صحیح حدیث  
کی کوئی دلیل نہ ہو، اور یہ بدعت عبادات اور دین میں ہوتی ہے ۔  
یہی وہ بدعت ہے جس کی اسلام نے مذمت کی ہے ۔ اور مگر ابھی کا حکم لکھا ہے  
① بدعتی قسم کے مشرکین کی مذمت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔

اَمْ كُفْرُكُمْ اَوْ شُرْكَاءُ  
شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ  
مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ  
کیا یہ لوگ کھارے شرکاء  
رکھتے ہیں جو ان کے لئے من گھڑت دین  
وضع کرتے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے انہیں  
اجازت نہیں دی ۔ (شوریٰ - ۲۱)

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ  
اَمْرٌ نَّاهُوْرًا  
جس شخص نے ایسا عمل کیا جس پر بیمار  
حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے (مسلم)

③ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

اِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْاُمُورِ  
فَاِنْ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٍ  
وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ  
(دین میں) نئے نئے طریقہء کار  
اختیار کرنے سے بچو اس لئے کہ ہر نیا  
کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ۔

(ترمذی)

نام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ الثُّوبَةَ  
عَنْ كُلِّ صَاحِبٍ بِدْعَةٍ حَتَّى  
يَدَعَهَا (رواہ الطبرانی)  
یقیناً اللہ ہر بدعتی کی توبہ روکے رکھتا  
ہے یہاں تک کہ وہ خود اس بدعت سے  
باز آجائے۔ (طبرانی یہ حدیث صحیح ہے)

(۵) حضرت محمد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ  
إِنْ رَأَاهَا النَّاسُ أَتَمَّهَا  
حَسَنَةً .  
ہر بدعت گمراہی ہے اگرچہ لوگ  
اسے اچھا ہی کیوں نہ سمجھیں۔

(۶) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ ابْتَدَعَ فِي الْإِسْلَامِ  
بِدْعَةً يَرَاهَا حَسَنَةً  
فَقَدْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا  
خَانَ الرِّسَالَةَ .  
جس شخص نے اسلام میں اچھی سمجھ کر  
بھی کوئی بدعت جاری کی اس شخص کا ذوق  
خیال یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے  
رسالت پہنچانے میں خیانت کی ہے۔

لَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ:  
الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ  
وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي  
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ  
دِينًا . (ماثدہ - ۳)  
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں:  
آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا  
ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور  
تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین  
کی منیت سے قبول کر لیا ہے۔

لہذا جو چیز اسلام مکمل ہونے کے دن - اسلام میں شامل نہیں

تھی وہ اب کیسے ہو سکتی ہے۔

(۷) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دین اسلام میں جس شخص نے کوئی اچھا کام شروع کیا اُس نے شرع میں اضافہ کیا۔ اگر دین اسلام میں اچھے اچھے نئے کام شروع کرنا جائز ہوتے تو اہل ایمان سے بڑھ کر اہل عقول یہ کام بطریق احسن ادا کرتے اور اگر دین اسلام کے ہر معاملہ میں اچھے اچھے نئے کام شروع کرنا جائز قرار دے دیئے جائیں تو پھر ہر شخص اپنے لئے ایک نئی شرع تیار کر لے۔

(۸) امام غصیف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَا تَظْهَرُ بِدْعَةٌ إِلَّا  
تُرِكَ مِنْهَا سُنَّةٌ .  
جہاں کوئی بدعت ظہور پذیر ہوتی  
ہے تو اس کی جگہ سے ایک سنت اٹھالی  
جاتی ہے۔

(۹) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَا تُجَالِسُ صَاحِبَ بِدْعَةٍ  
فَيَمْرَضَ قَلْبُكَ .  
کسی بدعتی کی صحبت اختیار نہ کر!  
کہ تیرا دل بیمار ہو جائے۔

۱۰۔ حضرت ہذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كُلُّ عِبَادَةٍ لَمْ يَتَعَبَّدْهَا  
أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَلَا  
تَعَبَّدْ وَهِيَ .  
ہر وہ عبادت جو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے ادا نہیں  
کی تم بھی نہ کرو۔

# بدعات کی بہت زیادہ قسمیں ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں

① ولادت نبوی کے دن محفلیں منعقد کرنا، اور معراج کی رات اور نصف شعبان کی رات عبادت خصوصی کا اہتمام کرنا۔

② رقص و سرور درجہ، تالیاں بجانا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ڈھول بجانا اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کو تبدیل کر کے باوازی بلند آہ، آہ، آہو نہی کرنا۔

③ نوحہ و ماتم کی مجلسیں قائم کرنا اور کسی شخص کی موت پر قراء حضرات کو بلا کر قرآن خوانی کر دانا وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔

## صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ

① قراء حضرات یہ کلمہ صدق اللہ العظیم قرآن مجید کی تلاوت کے آخر میں کہتے ہیں، باوجود اس کے کہ نہ تو یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابہؓ اور نہ ہی تابعین سے۔

② یقیناً تلاوت قرآن عید ایک عبادت ہے جس میں کسی قسم کی کوئی بھی زیادتی کرنا جائز نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت جس شخص نے ہمارے اس دین و اسلام

میں کوئی نیا کلام جاری کیا جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (بخاری و مسلم)

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (متفق علیہ)

(۲) لہذا قراء حضرات جو یہ عمل کر رہے ہیں اس پر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ اور عمل صحابہؓ سے کوئی دلیل نہیں ہے یہ تو صرف تاخرین کی ایجاد کی ہوئی بات ہے۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن مجید سنا تو جب وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر پہنچے وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا "تو فرمایا حَسْبُكَ "صَدَقَ اللہُ الْعَظِيمُ" نہ خود کہا اور نہ ہی انہیں کہنے کا حکم دیا۔

(۵) ایک نقصان یہ بھی ہے کہ جاہل لوگ اور پھوٹے بچے سمجھتے ہیں کہ شاید یہ بھی قرآن مجید کی آیت ہے لہذا نماز اور نماز کے علاوہ جب بھی قرآن مجید پڑھتے ہیں تو آخر میں "صَدَقَ اللہُ الْعَظِيمُ" کہتے ہیں اور یہ جائز نہیں کیونکہ یہ کوئی قرآن مجید کا حصہ نہیں ہے۔ اور بعض لوگ تو قرآن مجید کے اندر سورتوں کے آخر میں یہ جملہ لکھ بھی دیتے ہیں۔

(۶) مفتی اعظم مملکت العربیہ السعودیہ سے جب اس کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے صریح الفاظ میں اس کو بدعت قرار دیا۔

(۷) لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان "قُلْ صَدَقَ اللہُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا" تو یہ جھوٹے یہودیوں کی تردید میں کہا گیا ہے۔ اس سے پہلے والی آیت ہی اس کی دلیل ہے:

بِوَسْطِ اللہِ تَعَالٰی پَر پھوٹ

فَمَنْ افْتَرٰی عَلٰی اللہِ

باندھے۔

الْكَذِبَ .

اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تو یہ آیت معلوم تھی لیکن باوجود  
اسکے آپ نے کبھی طہوت کے بعد صدق اللہ العظیم نہیں کہا اور نہ ہی کبھی صحابہ کرامؓ  
اور سلف صالحین نے۔

(۸) اس بدعت کی وجہ سے ہی تو یہ سنت (دعا) فوت ہو چکی ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ  
اللَّهُ بِهِ (ترمذی)  
جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرے  
اسے چاہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۹) پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ جو کچھ اس نے تلاوت کیا ہے  
اللہ تعالیٰ سے اس کے توسط سے جو کچھ چاہتا ہے دعا مانگے کیونکہ  
یہ ایک نیک عمل ہے جو دعا کی قبولیت کا سبب ہے مناسب یہ ہے کہ  
قاری یہ دعا مانگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی

غم یا فکر لاحق ہو تو وہ یہ دعا مانگے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَ  
ابْنُ عَبْدٍ لَكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ  
نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَا ضِ  
فِي مُحْكَمِكَ عَدَلٌ فِي  
قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ  
اے اللہ میں تیرا بند ہوں تیرے  
بندے کا بیٹا ہوں، تیری لونڈی کا بچہ ہوں  
میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، تجھ  
پر تیرا ہی حکم جاری و ساری ہے میرے بارے  
تیرا ہر فیصلہ عدل ہے تجھ سے تیرے ہر

اَسْمِ هُوَ لَكَ سَمَّيْتُ بِهٖ  
 نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِيْ  
 كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا  
 مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اِسْتَاثَرْتَ  
 بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ  
 اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِسِيْعَ  
 قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصِيْرِيْ وَ  
 جَلَاءَ حُزْنِيْ وَ ذِهَابَ  
 هَمِّيْ — اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ  
 هَمَّهُ وَ حُزْنَتهٗ وَ اَبْدَلَهُ  
 مَكَانَهُ فَرَحًا .

(صحیح، احمد)

۱۴۱  
 اس نام کے وسیلے سے سوال کیا ہوں جس  
 سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے یا  
 جو تو نے اپنا نام اپنی کتاب قرآن مجید  
 میں نازل کیا ہے۔ یا ہر وہ نام جو تو نے  
 اپنی مخلوقات میں سے کسی ایک کو بھی  
 بتلایا ہے۔ یا ہر وہ نام جو تو نے اپنے  
 پاس علم غیب میں ہی مخفی رکھا ہوا ہے  
 کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار بنا  
 اور میری آنکھوں کا نور، میری غم ختم کرنے اور  
 پریشانیوں دور کرنے کا وسیلہ بنا دے۔  
 تو اللہ تعالیٰ عز و اس بے کلام اور  
 پریشانی دور کر کے اس کے بدلے اُسے  
 فرحت و خوشی نصیب فرماتا ہے  
 (مسند احمد، اور یہ حدیث صحیح ہے)

نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا

معاشرہ کی اصلاح کا دار مدار انہی دونوں ستونوں پر ہے اور  
 یہ اس امت کی خصوصیات میں سے ہیں۔ اور شاد باری ہے :  
 (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَمَّ بِهٖرِئِ امَّت ہر جے ساری دنیا



تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ  
كُفُّوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ  
بِاللّٰهِ (آل عمران - ۱۱۰)

کے لئے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے  
ہو۔ بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان  
رکھتے ہو۔

اور جب ہم نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دیں گے تو معاشرہ  
بالکل بگڑ جائے گا، اچھے اخلاق ختم ہو کر رہ جائیں گے اور ہر معاملہ میں برائی ادبے  
جیائی عام ہو جائے گی یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے  
منع کرنا کسی ایک ہی فرد پر ضروری نہیں ہے بلکہ اس امت مسلمہ کے ہر مرد و عورت  
وہ عالم ہو یا کوئی اور شخص اس کے علم اور طاقت کے مطابق فرض ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا  
فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ  
يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ  
يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ  
أَوْعَفُ الْإِيمَانِ (رواہ مسلم)

جو شخص برائی دیکھے اسے چاہئے کہ اسے  
اپنے ہاتھ سے روکے اگر اتنی طاقت نہیں  
رکھتا تو ہیزبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی  
طاقت نہیں رکھتا تو پھر کم از کم اسے اپنے  
دل ہی سے بُرا جانے اور یہ ضعیف ترین ایمان  
کی نشانی ہے۔ (مسلم)

منکر۔ اسے کہتے ہیں جو چیز شریعت میں ناپسند کی گئی ہو۔

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے وسائل

ان خطبات میں امام معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کی تردید کرے۔

(۲) قومی اخبارات و مجلات میں معاشرے کی برائیاں بیان کی جائیں ان کے نقصانات بتائے جائیں اور بڑے مثبت انداز میں مکمل طور پر انہیں ختم کرنے کا حل بیان کیا جائے۔

(۳) کتاب : معاشرے کو سدھارنے اور لوگوں کے ذہنی افکار کی اصلاح کے لئے مؤلفین کو چاہیئے کہ عمدہ اور مفید کتابیں تحریر کریں۔

(۴) وعظ و نصیحت : اس مقصد کے لئے باقاعدہ طور پر ایک مجلس قائم کی جائے اور حاضرین میں سے ایک شخص مثلاً سگریٹ نوشی کے جانی اور مالی نقصانات ہی بیان کر دے۔

(۵) نصیحت : ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کو نصیحت کرے مثلاً اے غفی طور پر سونے کی انگلی اٹھا کر پھٹکنے کی ترغیب دلائے یا لے نماز چھوڑنے اور غیر اللہ سے دعا مانگنے سے ڈرائے وغیرہ وغیرہ.....

(۶) رسائل یہ بھی مفید ترین وسائل میں سے ایک ہے کیونکہ ہر پڑھا لکھا انسان اتنی استطاعت تو ضرور رکھتا ہے کہ نماز، جہاد، زکوٰۃ جیسے فرائض کی اہمیت اور قبر پرستی ایسے شرکیہ افعال کی مذمت پر چند صفحات کا مطالعہ کرے۔

## مبلغ کے بنیادی اوصاف

(۱) نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں بُرا خیر خواہانہ انداز اختیار کرے تاکہ لوگ آسانی سے اس کی بات مان لیں اللہ تعالیٰ حضرت کو کسی اور ہارن

علیہا السلام سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے

إِذْ هَبْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ لَآئِنَهُ جَاثِمًا دُونَ زُرْعَانَ كَيْ يَسْ كَرِشَ  
طَغَىٰ فَقَوْلًا لَهُ قَوْلًا لَيْنًا ہو گیا ہے، اس سے زنی کے ساتھ بات  
لَعَلَّهُ يَسَدُّكُمْ أَوْ يَخْشَىٰ کرنا شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر  
(طہ - ۴۴) جائے۔

اور جب کسی شخص کو دیکھیں کہ وہ فحش کلامی سے کام لیتا، ہو اکفرانِ نعمت کا  
شکار ہو رہا ہے تو اسے بڑی زنی سے سمجائیں! اور کہیں کہ بھائی شیطان مرود  
سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ وہی تو دراصل ان برائیوں کی جڑ ہے۔ اور وہ  
اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے  
وہ شکر کے کا مستحق ہے اور اس کی کفرانِ نعمت کرنے سے تو کچھ فائدہ نہیں  
ہوگا بلکہ وہ تو دنیا و آخرت میں شقاوت و بد بختی کا سبب بن جائے گی۔  
اور پھر آخر میں اسے توبہ و استغفار کرنے کی ترغیب دلائیں

(۲) جس کا وہ حکم دے رہے ہیں ان چیزوں کے حلال و حرام ہونے میں  
انہیں خود بھی تمیز ہو تاکہ ان کے علم سے پورا پورا فائدہ حاصل ہو ایسا نہ ہو  
کہ ان کی جہالت کے سبب نقصان پہنچے۔

(۳) انتہائی اچھا طریقہ یہ ہے کہ جس چیز کا حکم دے رہا ہے خود بھی اس پر  
عمل پیرا ہو۔ اور جس سے منع کر رہا ہے خود بھی اس عمل سے دور رہے تاکہ  
تبلیغ کا مکمل اور پورا فائدہ حاصل ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

أَتَا مُرُورَ النَّاسِ بِالنَّبِيِّ  
وَتَنَسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾

تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے  
کو کہتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔  
حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو، کیا تم  
فصل سے باطل ہی کام نہیں لیتے ؟

بقرہ - ۲۷

اور جو شخص ان افعال شنیعہ میں مبتلا ہے اسے بھی چاہیئے کہ وہ اپنی  
خفاؤں کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنی اس حالت پر  
نظر ثانی کرے۔

(۴) ہم اپنے اس عمل میں مکمل خلوص سے کام لیتے ہوئے مخالفین کو راہ راست  
کی طرف بلائیں اور ان کے لئے ہدایت کی دعا بھی کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے  
ہاں بری الذمہ ہو سکیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قَالَتِ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ  
تَعْبُدُونَ قَوْمًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُمْ  
أَمْ مَعَدِّ جَهَنَّمَ عَلَا أَبَا شَدِيدًا  
قَالُوا مَعَذَرَةٌ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَ  
لَعَنَهُمُ يَتَّبِعُونَ ﴿٢٨﴾

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے  
دوسرے گروہ سے کہا تھا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں  
نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا  
یا سخت ترین سزا دینے والا ہے تو انہوں نے  
جواب دیا، ہم یہ سب کچھ تمہارے رب  
کے حضور اپنی معذرت پیش کرنے کے لئے  
کرتے ہیں کہ شاید یہ لوگ اس کی نافرمانی  
سے پرہیز کرنے لگیں۔

الاعراف ۱۶۳

(۵) بنیادی طور پر داعی بڑا جرات مند اور بہادر ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ہرگز نہ ڈرے اگر تکالیف بھی آئیں تو انہیں بڑے صبر و استقلال سے برداشت کرے۔

## برائیوں کی قسمیں

(۱) مساجد میں برائیاں؛ یہ ہیں کہ ان کی خوب زیب و زینت کرنا اور انہیں مختلف رنگوں سے سجانا، زیادہ میسنار بنانا۔  
 نمازیوں کے سامنے مختلف قسم کی تختیاں لکھ کر نصب کرنا، کیونکہ ان سے نمازی کے خشوع و خضوع میں غفل واقع ہوتا ہے، خصوصاً وہ قطعات لکھ کر لٹکانا تو بالکل ممنوع ہے جن میں غیر اللہ سے مدد مانگنے کی ترغیب دلائی گئی ہو، نمازی کے آگے سے گزرنا، بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا، درود و وظائف، قرآن کریم، عام کلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر با آواز بلند درود پڑھنا جس سے دوسرے نمازیوں کو پریشانی ہو۔ ان کا آہستہ پڑھنا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَجْمَعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ  
 فِي الصَّلَاةِ  
 تم میں سے کوئی شخص دوسرے شخص کے سامنے با آواز بلند قرآن پاک کی تلاوت نہ کرے۔ (ابوداؤد اور یہ حدیث صحیح ہے)

مسجد میں حقو کتنا، اونچی اور بلند آواز سے کھانسنّا، بعض خطباء اور اعلیٰ

کا صحیح احادیث کے خلاف ضعیف اور موضوع قسم کی احادیث بڑی مُر کے ساتھ بیان کرنا اور یہ بھی بتانا کہ یہ حدیث ضعیف یا موضوع ہے، اذان سے پہلے لاؤڈ سپیکر میں غیر اللہ سے مد مانگنا جلسوں کے مناسب قصبیے ٹپھنے کے دوران قصے کہانیاں بیان کرنا، بعض نمازیوں سے سگریٹ یا حقے کی گندی بو کا آنا، بڑے گندے اور موٹے کپڑے میں نماز ادا کرنا جس سے مکروہ قسم کی بو آ رہی ہو، سخت لہجہ میں آوازیں بلند کرنا، ذکر و اذکار کے دوران حال کھیلنا یا تالیماں بجانا، مسجد میں خرید و فروخت یا سودے بازی کرنا، گمشدگی کا اعلان کرنا اور باجماعت نماز ادا کرتے وقت کندھے سے کندھے اور قدم سے قدم نہ ملانا۔

(۲) راستوں کی برائیاں؛ یہ ہیں کہ عورت کا میک اپ کر کے بے پردہ پھرنا، ان کا بے دریغ باؤ از بلند باہم گفتگو کرنا اور ہنسنا، مرد، عورت دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے آپس میں بڑی بے حیائی اور بے عزتی کے ساتھ باتیں کرتے جایش، قسمت پڑیوں کی خرید و فروخت کرنا، بازاروں میں کھلے عام شراب فروخت کرنا، مردوں اور عورتوں کا اخلاق تباہ کرنے والی برہنہ تصاویر بچپنا، راستوں میں گندگی پھیلانا، بعض لونڈوں کا عورتوں کی تاک میں راستوں میں کھڑے رہنا، بڑوں بازاروں اور گاڑیوں میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ مخلوط سفر کرنا۔

(۳) بازاروں میں ہونیوالی برائیاں؛ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا شرافت، ذمہ، والد یا اپنے بیٹے وغیرہ کی قسم اٹھانا۔ ایک دوسرے سے دھوکہ کرنا، خریدنے یا بیچنے والے کا کذب بیانی سے کام لینا، راستے میں تھوڑی سی بیٹھنا، صبح بات کا انکار کرنا، گالی گلوچ کبنا، ناپ تول میں کمی کرنا، گلہ پھاڑ پھاڑ

کر آواز لگانا۔

(۴) معاشرے کی عام برائیاں؛ یہ ہیں کہ بوسیتی اور فحش گانے سننا، غیر خرم مردوں کے ساتھ عورتوں کا مل بیٹھنا، اگرچہ وہ ان کے شوہر کے بھائی یا چچا اور خال زاد بھائی ہی کیوں نہ ہوں، کسی جاندار کا فوٹو یا مجسمہ دیواروں پر آویزاں کرنا، یا میز پر سجانا۔ ا، اگرچہ وہ تصویر اپنی یا اپنے والد کی ہی کیوں نہ ہو، گھر کی ساز و سامان، کھانے پینے اور کپڑوں میں فضول خرچی سے کام لینا، زائد چیزیں کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دینا، جب کہ ضروری ہے کہ وہ غربا و مساکین میں تقسیم کر دی جائیں، تاکہ وہ ضرورت کے مطابق استعمال کر لیں، سگریٹ نوشی اور اس کی پیش کش کرنا، کیونکہ اس سے مالی اور جانی نقصان کے ساتھ ساتھ پاس بیٹھے ہوئے آدمی کو بھی نفرت ہوتی ہے جب کہ وہ خود اس مرض کا شکار نہ ہو چوسٹر وغیرہ کھلنا، والدین کی نافرمانی کرنا، فحش لٹریچر پڑھنا گھروں کے دروازہ کاڑی کے سامنے یا بچوں کے گلوں میں دھاگے، گنڈے سبز پتے یا کوئی اور چیز لٹکانا اور اعتقاد یہ رکھنا کہ اس سے نظر بد کا اثر نہیں ہوتا اور مصیبتیں بھی ٹل جاتی ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک کی بھی تنقیص کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت والے امور میں سے کسی ایک کا مذاق اڑانا تو سراسر کفر ہے۔ جیسا کہ:

۱۔ نماز پڑھنے کا مذاق اڑانا یا اسلامی پردہ اور ڈاڑھی کو دقیا نو سیت کا نام دینا۔

۲۔ ایک قسم کا کھیل جس کو ارد شیر بن بابک شامیہ ایران نے ایجاد کیا تھا۔ مصباح صفحہ ۸۶ مترجم

## بازار میں داخل ہونے کی دُعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا اور دس لاکھ درجات بلند فرما دیتا ہے۔  
دُعا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ  
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ  
وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ  
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں،  
وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی  
اسی کی ہے اور اس کے لئے ہی تمام تعریفات دی  
زندہ کرتا اور مٹتا ہے، وہ خود اس شان سے  
زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرے گا، ہر قسم کی بھلائی  
اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر  
ہے (مسند احمد صحیح الجامع للالبانی ۷۰-۶۱-)

(علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

لے یہ حدیث بایں الفاظ ومعنی ترمذی میں موجود ہے۔  
(مترجم م)



## اللہ کے راستے میں جہاد کرنا

جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور مال خرچ کرنے سے بھی ہوتا ہے  
میدان جنگ میں دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے سے بھی ہوتا ہے زبان اور قلم کے  
ساتھ لوگوں کو تبلیغ کرنے اور اسلام کا دفاع کرنے سے بھی ہوتا ہے

## جہاد کی کئی اقسام ہیں

(۱) فرض عین: یہ وہ جہاد ہے جو دشمنان اسلام کے خلاف جنگ کا  
تقاضا کرتا ہے جب دشمن مسلمانوں کے ملک پر حملہ آور ہوں (جیسا کہ اب  
یہودیوں نے فلسطین پر ملہ بول کر قبضہ جمار کھا ہے) تو تمام مسلمانوں پر فرض ہے  
اپنی جانوں اور مالوں کی قربانی دے کر انہیں وہاں سے نکال دیں۔ اور جب تک  
وہ وہاں سے نکل نہ جائے چین سے نہ بیٹھیں۔

(۲) فرض کفایہ: یہ وہ جہاد ہے کہ جب مسلمانوں میں سے بعض لوگ  
اس کی ذمہ داری اٹھالیں تو دوسروں سے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے اور  
وہ دنیا کے تمام ممالک تک دعوت اسلام پہنچانا ہے تاکہ وہاں اسلامی حکومت  
قائم ہو، پھر جو مسلمان ہو جائے بہتر ہے ورنہ جو اسلام کے خلاف ہوگا۔  
لے قتل کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ساری کائنات  
میں بلند وبالا ہو جائے اور یہ جہاد قیامت تک جاری رہنا چاہیئے۔ جب  
مسلمان زراعت و تجارت ایسے دنیاوی معاملات میں مشغول ہو کر اس جہاد کو

بھوڑ دیں گے تو پھر ذیل دُخوار ہو کر رہ جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ان پر صادق آئے گا۔

إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ  
أَذْنَاقَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّوْجِ  
وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا  
لَا يُبْرِزُ عَنْكُمْ حَتَّى تَرْجِعُوا  
إِلَى دِينِكُمْ

جب تم ادھار لین دین شروع کر دو گے  
اور ہل چلا کر کھیتی باڑی کرنے میں خوب مشغول  
ہو کر جہاد فی سبیل اللہ ترک کر بیٹھو گے تو پھر  
اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا  
کہ جسے کبھی تم سے درد نہیں کرے گا۔ یہاں  
تک کہ تم اپنے پہلے دین (جہاد) کی طرف نہ  
لوٹ آؤ (مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

(۳) مسلمان حکمرانوں سے جہاد : مسلمان عوام کو جابھٹے کہنے  
حکمرانوں کی مکمل طور پر غیر خواہی اور حمایت کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت :

الَّذِينَ نَصِيحَةً قُلْنَا لِمَنْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ  
وَلِرَسُولِهِ وَلَا تِلْكَ الْأُمَمُ  
وَعَامَّتُهُمْ

دین غیر خواہی کا نام ہے ہم نے عرض  
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے لئے؟  
آپ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ، قرآن مجید،  
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمان  
حکمران اور عام لوگوں کے لئے (مسلم)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت :

أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ  
بِأَمْرٍ جَاهِلٍ بِدِينِهِ

بہترین جہاد جابر بادشاہ کے سامنے  
حقیقہ کی بات کہنا ہے

عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ کلمہ حق کہنا ہے۔ ابو داؤد ترمذی

(حسن رواہ ابو داؤد و الترمذی) (امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے)  
ہم بڑے مخلصانہ طریقہ سے نظام حکام کی اصلاح کریں جو ہماری قوم سے تعلق رکھتے اور ہماری زبان ہی بولتے ہیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ تمام مسلمان گناہوں سے توبہ کریں، اپنے عقائد صحیح کر لیں، اپنی اور اپنے اپنے گھروالوں کی اسلام کے مطابق تربیت کریں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو مد نظر رکھتے ہوئے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَقِيقَتِ يَہے کہ اللہ کسی قوم کے  
حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ۔ حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے  
(رمہ - ۱۱) اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔

لہذا اس زمانے کے بعض مبلغین نے اس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

اقِيمُوا دِيْوَلَةَ الْاِسْلَامِ اپنے دلوں میں اسلامی حکومت قائم  
فِي قُلُوبِكُمْ تَقُمْ نَكْمُ عَلٰی کر لو، زمین پر خود بخود تمہارے لئے قائم ہو جائے  
اَرْضِكُمْ گی۔

تو اس لئے ضروری ہے کہ اس بنیادی قاعدہ کی ہی اصلاح کر لی جائے جس پر اسلامی حکومت کی تمام عمارت کھڑی کرنا ہے اور وہ صرف اور صرف ہمارا معاشرہ ہی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان

لوگوں کے ساتھ ہو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گندے ہوئے لوگوں کو بنا چکے ہیں ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں پسند کیا ہے اور ان کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا بس! وہ میری ہی بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ ذائقہ میں -

مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لِيَسْتَخْلِفَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لِيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلِيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور - ۵۵)

(۴) کفار، کیونستوں اور ان اہل کتاب سے بھی جہاد کرنا ضروری ہے جو مسلمانوں سے جنگ کریں اور یہ جہاد حسب استطاعت مال و دولت، جسم، جان اور کبھی زبان سے بھی کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے:

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَالسِّنَنِيكُمْ .  
 اپنے مال و متاع، جسم و جان اور زبانوں سے مشرکین کے خلاف جہاد کرو۔  
 (صحیح راہ احمد) (مسند احمد یہ حدیث صحیح ہے)

(۵) فاسقوں اور نافرمانوں سے جہاد: ہاتھ زبان یا صرف دل سے

بھی کیا جاسکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا      جو شخص برائی دیکھے اسے چاہیے کہ  
فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ وَإِنْ لَمْ      وہ اسے اپنے ہاتھ سے رد کے اگر اتنی طاقت  
يَسْتَطِيعَ فَلْيَسَايِهِ فَإِنْ      نہیں رکھتا تو بھر زبان سے منع کرے ورنہ اگر  
لَمْ يَسْتَطِيعَ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ      اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو ہر کم  
أَصْغَفُ الْإِيمَانِ ۔      اسے اپنے دل ہی سے بُرا جانے اور بیخف

(مسلم)      ترین ایمان کی نشانی ہے۔ (مسلم)

(۶) شیطان مردود سے جہاد : یہ ہے کہ اس کی مخالفت کرنا  
اور جو کچھ وہ دوسوے ڈالے ان کے پیچھے نہ لگنا ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔  
إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ      درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے  
فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا      اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو،  
يَدْعُوًا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا      وہ تو اپنے پیروں کو اپنی راہ پر اس لئے  
مِنْ أَصْحَابِ الشَّعِيرِ ۔ فالو-۶      بلارہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائے

(۷) جہاد بالنفس : یہ ہے نفسِ امارہ کی مخالفت کرنا کہ اللہ تعالیٰ  
کی اطاعت و فرمانبرداری پر مجبور کرنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا اللہ تعالیٰ  
نے عزیز مصر کی بیوی سے یہ بات کہلائی ! جب کہ اس نے خود حضرت یوسف  
علیہ السلام کو درغللے کا اعتراف کر لیا تھا۔

وَمَا أُبْرِئُ نَفْسِي إِنَّ      میں کچھ اپنے نفس کی برأت نہیں کر رہا  
النَّفْسَ لَا تَارَةَ بِالشُّعْرِ إِلَّا      ہوں نفس تو ہدی پر اکساتا ہی ہے، البتہ

مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّيَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو بے شک  
(یوسف - ۵۲) میرا رب بڑا غفور اور رحیم ہے ۔

کسی شاعر نے کہا ہے :

وَحَالِفِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ رَاغِبِهِمَا

وَإِنْ هُمَا مَخْضَاكِ النَّصِصِ فَأَنْتَهُمَا

اور اگر یہ دونوں (نفس اور شیطان) تیرے لیے خالص نصیحت کریں

پھر بھی انھیں مٹھم گردان اور جھوٹا سمجھ ۔

اے اللہ ہمیں عمل طور پر بڑے افلاس کے ساتھ جہاد کرنے کی توفیق

عطا فرما ! (آمین)

## فتح و نصرت کے اسباب

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں ملک فارس فتح کرنے کے لئے ایک لشکر بھیجا۔ بعد میں ان کی طرف ایک عہد نامہ ارسال فرمایا: جس کی عبارت یہ ہے۔

(۱) تقویٰ و پرهیزگاری

حمد و ثنا کے بعد میں تجھے اور تیرے تمام لشکر کو ہر حال میں تقویٰ اور پرهیزگاری اختیار کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ کیوں کہ دشمن کے خلاف تقویٰ ایک بہت بڑی طاقت ہے اور دوستانہ جنگ بہت بڑا ہتھیار۔

(۲) گناہ چھوڑنا

میں تجھے اور تیرے لشکر کو حکما کہتا ہوں کہ اپنے دشمن سے بڑھ کر گناہوں سے زیادہ ڈریں اس لئے کہ لشکر کے گناہوں سے ان پر دشمن کا خوف مسلط ہو جاتا ہے۔ جو دشمن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں صرف اسی کے سبب تو مسلمانوں کی امداد کی جاتی ہے اگر یہی چیز تم میں آگئی تو پھر تمہاری طاقت بھی ختم ہو کر رہ جائے گی۔ تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہم تعداد کے اعتبار سے تھوڑے اور سامان جنگ میں بھی ان سے کم ہیں تو اگر ہم گناہوں میں ان کے برابر ہو گئے تو پھر وہ ہم پر غالب آجائیں گے۔

یاد رکھو! اگر نیکی اور پرہیزگاری کے سبب ان کے خلاف ہماری مدد نہ کی جائے تو ہم قوت کے اعتبار سے ان پر کبھی غلبہ نہ کر سکیں گے۔  
 خبردار! ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نگہبان مقرر ہیں تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ خوب جانتے ہیں تمہیں ان سے جیا کرنا چاہیے تم اللہ کے راستے میں جہاد پر ہو! لہذا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو! اور یہ گمان نہ رکھو کہ اگرچہ ہم نافرمانیاں ہی کیوں نہ کرتے رہیں پھر بھی ہم بد شریر دشمن مسلط نہیں کیا جائے گا۔

کئی قویں ایسی ہیں کہ جن میں ان سے بھی زیادہ شریر ترین دشمن مسلط کر دیا گیا جیسا کہ بنی اسرائیل پر نجوسی کفار کا تسلط جما دیا گیا جب کہ وہ مکمل طور پر بد اعمالیوں کا لشکار ہو گئے۔ لا اور جیسا کہ عرب مسلمانوں پر بھی یہودی مسلط ہو گئے۔

(۳) اپنے نفس امارہ کے خلاف بھی اللہ تعالیٰ سے اسی طرح مدد مانگا کرو۔ جس طرح اپنے دشمن کے خلاف مدد چاہتے ہو، میں خود بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے ایسی ہی دعا مانگتا ہوں۔ (بدلیہ و النہایہ لابن کثیر)

## ہر مسلمان کے لئے شرعی وصیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ  
 کسی مسلمان کے لائق نہیں ہے کہ وہ  
 یَبِيتُ لِنَفْسِهِ وَلَهُ شَيْءٌ  
 کوئی وصیت کرنا چاہتا ہو اور پھر وصیت



يُرِيدُ أَنْ يُوَصِّلَ فِيهِ إِلَّا دَرَسِيَّةً      کلمہ کر اپنے سرہانے رکھے بغیر دو مائیں گزار  
مَكْتُوبَةً عِنْدَ رَأْسِهِ      دے -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا ہے مجھ پر کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت نہ لکھی ہوئی ہو (بخاری و مسلم)  
آپ ان الفاظ سے وصیت کر سکتے ہیں -

(۱) میں اپنی تمام جائیداد سے اتنا حصہ وصیت کرتا ہوں جو اقرباء اور فقراء بڑوسیوں اور مسلمانوں کو کتب خریدنے پر خرچ ہو (یاد رہے کہ جو شخص وراثت میں حصے دار ہو اس کے لئے وصیت نہیں ہو سکتی اور نہ ہی مکمل جائیداد سے میرے حصے سے زائد)

(۲) جب میں مرض موت میں مبتلا ہوں تو میرے پاس کچھ نیک لوگ تشریف لے آئیں جو مجھے اللہ تعالیٰ پر حسن ظن کی یاد دہانی کرادیں -

(۳) موت سے پہلے مجھے کلمہ تو حید پڑھنے کی تلقین کریں موت کی جگہ نہیں -  
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے -

يَقْتَنُوا مَوْتَكُمْ لَذَلِكَ إِلَّا اللَّهُ      اپنے مرنے والے کو کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
اللَّهُ (رواہ مسلم)      اللہ پڑھنے کی تلقین کیا کرو (مسلم)  
وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ      مرنے وقت جس کے منہ سے آخری کلمہ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ادا ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا - (حاکم)

(۴) مجلس میں حاضر لوگ موت کے بعد میرے لئے یہ دعا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اے اللہ اسے بخش دے

وَاَرْفَعْ دَرَجَتَهٗ اس کے درجات بلند کر

وَاَرْحَمُهٗ اور اس پر رحم فرما

وَهَكَذَا اور اسی قسم کی دوسری دعائیں

(۵) موت کے بعد چند افراد عزیزوں، قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کو وفات کی اطلاع دیں اگرچہ ٹیلیفون پر ہی کیوں نہ ہو امام مسجد صاحب کو بھی چاہیئے کہ وہ نمازیوں کو اطلاع کر دیں تاکہ وہ میت کی مغفرت کے لئے بخشش کی دعا مانگیں۔

(۶) قرض ادا کرنے میں بہت جلدی سے کام لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

نَفْسُ الْمَوْتِمِنْ مُعَلَّقَةٍ مَوْنِ شَخْصٍ كِي رُدَّ حِمْشَہٗ قَرْضِ

بَدَیْنِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْہُ معلق نہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف

سے قرض ادا ہو جائے۔ (صحیح مسلم احمد)

(مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

عقلمند مسلمان شخص پر ضروری ہے کہ وہ قرض جیتے جی ہی ادا کرے

کہ کہیں بعد میں لواحقین سستی سے کام لیتے ہوئے اسے نظر انداز ہی نہ کر دیں۔

(۷) جنازہ لے جاتے وقت خاموش رہیں اور کوشش کریں کہ نمازیوں کی

تعداد زیادہ سے زیادہ ہو اور میت کے حق میں بڑے غلوں سے بخشش کی

دعا مانگیں۔

(۸) دفن کے بعد مغفرت کی دعا کریں کیونکہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْرَعَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُّوا لَهُ التَّنْبِيْئَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت دفن کرنے کے بعد فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرماتے اپنے بھائی کے لئے بخشش کی دعا کرو! اور اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے حق بات پر ثواب دینے کا سوال کرو!

(صحیح رواہ الحاکم)

کیونکہ اس وقت اس سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے (مستدرک حاکم، یہ حدیث صحیح ہے)

(۹) مصیبت زدہ لواحقین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طریقے کے مطابق تعزیت کریں۔

إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى ثَلَاثَةٌ وَلَتُعْتَسِبَ

بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور جو کچھ اس نے دے رکھا ہے وہ بھی اسی کا ہے اس کے پاس ہر ایک کی اعلیٰ مقرر ہے صبر سے کام لیں اور اللہ

(نعاہ البخاری)

تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیں (بخاری)

شریعت میں ان باتوں کے لئے کوئی بھی وقت یا جگہ کا تعین نہیں

ہے اور مصیبت زدگان یہ کلمات پڑھتے رہیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ - اے اللہ مجھے اجرِ نبیٰ مِصْبِیّٰ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا

بے شک ہم بھی اللہ ہی کے ہیں اور یقیناً اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں

اے اللہ مجھے اس مصیبت پر اجر عطا فرما اور اس کے بعد مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما!

اور میت کے لواحقین پر واجب ہے کہ وہ مکمل صبر سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہیں۔

(۱۰) میت کے لواحقین، ہمسایوں اور دوستوں پر ضروری ہے کہ وہ میت کے گھر والوں کے لئے کھانے کا بندوبست کریں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر سُن کر فرمایا :

اَصْنَعُوا لِکُلِّ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَنَا هُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ . جعفر کے اہل و عیال کے لئے کھانا تیار کرو! اس لئے کہ انھیں ایسا صدر پہنچا ہے جس کے بعد انہیں (کھانا پکانے کی فرصت نہیں رہی۔

(ابوداؤد ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)

## خلافِ شرع کام

(۱) میت کے ترکہ سے ورثاء میں سے کسی شخص کے لئے کوئی چیز نقص کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا وَصِيَّةَ لِرِوَاثٍ (صحیح دارقطنی)  
 وارث کے لئے وصیت نہیں کی جاسکتی  
 (صحیح دارقطنی) (حدیث صحیح ہے)۔

(۲) میت پر بآواز بلند رونا اور نومہ کنل ہونا، چہرہ پیٹنا، گھسیان  
 پاک کرنا، اود سیاہ لباس پہن کر اظہار رنج و غم کرنا۔  
 کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيهِ (صحیح ابوداؤد)  
 میت پر جو کچھ بھی نومہ خوانی ہوتی ہے  
 اس کی پاداش میں اسے قبر میں عذاب دیا جائے گا

بخاری و مسلم (جب کہ اس نے اپنے لواحقین کو زندگی میں اسی کی وصیت کی ہو۔  
 (۳) لاؤڈ اسپیکروں یا اشتهارات کے ذریعہ اعلان کروانا اور کھانا دھینو  
 تقسیم کرنا اس لئے کہ یہ سب کام بدعت ہیں اس میں مال کا ضیاع اور خیر  
 مسلوں سے مشابہت ہوتی ہے اور صحیح حدیث میں آیا ہے  
 وَهَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (صحیح ابوداؤد)  
 جس شخص نے جس قوم کی مشابہت  
 اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔

(ابوداؤد، اور یہ حدیث صحیح ہے)

(۴) قراء حضرات کو گھر بلا کر قرآن کریم کی تلاوت کروانا، رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

لَا تَرَاءُوا الْقُرْآنَ وَاعْمَلُوا بِهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْهُ وَلَا  
 قرآن پاک پڑھو! تو اس پر عمل کرو!  
 اس کی تلاوت کر کے کھانے پینے کا ٹھونگ

تَسْتَخِيرُوا بِهِ (صحیح رواہ احمد)  
 نہ رچاؤ! اور نہ ہی دنیاوی مال و متاع حاصل کرو۔ (مسند احمد اور یہ حدیث صحیح ہے)

لہذا اس طریق پر قرآن پاک کا معاوضہ لینا اور دنیا دونوں حرام ہیں  
 ہاں! اگر فقراء و مساکین کو کچھ رقم دے دی جائے تاکہ میت کو اس کا  
 ثواب پہنچے تو اس سے کچھ فائدہ ہو سکتا ہے

(۵) تعزیت کے سلسلہ میں گھر یا مسجد میں اجتماع کرنا یا کھانے وغیرہ کا  
 اہتمام کرنا بھی درست نہیں ہے حضرت جویر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
 ہم تو صرف یہی جانتے ہیں کہ میت کو دفن کرنے کے بعد میت کے ہاں  
 عام لوگوں کا اجتماع کرنا یا دعوت عام کا اہتمام کرنا بھی نوحہ خوانی میں ہی  
 شامل ہے۔

امام شافعی اور امام نووی رحمہما اللہ نے بھی اس اجتماع کو اپنی کتاب  
 میں درست قرار نہیں دیا۔

ابن عابدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اہل میت کی طرف سے کی گئی  
 دعوت ضیافت کو درست قرار نہیں دیا۔ فتاویٰ بزازیہ  
 اس لئے کہ یہ معاملہ صرف کھانے پینے کی خاطر شروع کیا گیا ہے کیونکہ  
 ایسا اہتمام خوشیوں کے موقعوں پر کرنا مشروع ہے نہ کہ غمی اور دکھ کے  
 عالم میں۔

افان کے مشہور "فتاویٰ ہزازیہ" میں لکھا ہے ۔

وَبُكْرُهُ إِتْخَاذُ الطَّعَامِ  
میت کے لواحقین کی طرف سے پہلے  
فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ  
تیسرے یا سات دن کے بعد کھانا  
وَبَعْدَ الْأَسْبُوعِ وَنَقْلِ  
درست نہیں ہے اور اسی طرح ایام حج  
الطَّعَامِ إِلَى الْقَبْرِ فِي  
میں قبر پر کھانا لے جانا، قراءت حضرات کو  
الْمَوْسِمِ وَارْتِحَاذِ الدَّعْوَةِ  
قرآن پاک کی تلاوت کئے لئے دعوت  
لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَجَمْعِ الصَّلَاةِ  
دنیا یا حفاظ اور علمائے کرام کو جمع کر کے  
وَالْقُرْآنِ لِلْخَتَمِ ،  
ختم کا اہتمام کرنا سب ناجائز نہیں ۔

(۶) قبر پر قرآن مجید کی تلاوت کرنا، قبر والے کا جنم دن منانا اور قبر پر  
ذکر و اذکار کرنا سب بیزار ناجائز ہیں ۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل بلکہ صحابہؓ کے عمل سے

بھی یہ باتیں ثابت نہیں

(۷) قبر پر بڑے بڑے پتھر رکھنا یا اس پر پختہ فرش بنانا، اسے خوب چونا  
گچ کرنا اور لکھنا یا چراغ جلانا سب حرام ہے ۔

نَحْيُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ  
وَسَلَّمَ أَنَّ يُجَمَّعَ عَلَى الْقَبْرِ دَانَ  
قبر بنانے اور اس پر عمارت قائم کرنے  
يُنْبِئُ عَلَيْهِ (رواہ مسلم)  
سے منع فرمایا ہے ۔ (مسلم)

اور ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

تَهْلِي أَنْ يُكْتَبَ عَلَى الْقَبْرِ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر

مَشْنُوٰی  
یہ لکھنے سے مطلقاً منع فرمایا ہے

(رواہ الترمذی وصحیحہ الحاکم ووافقہ الذہبی)  
(ترمذی ، حاکم)  
(حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کی موافقت کی ہے)

## مکمل ڈاڑھی رکھنا واجب ہے

(۱) اللہ تعالیٰ شیطان کی بابت فرماتے ہیں کہ اس نے کہا :  
وَلَا مَرَّةَ لَهُمْ فَلْيَفْزُوتَ  
اور میں مزدوران کو حکم دوں گا اور وہ  
خَلَقَ اللَّهُ  
میرے حکم سے فدائی ساخت میں رد و  
(النساء - ۱۱۹)

ڈاڑھی منڈاؤنا بھی خلقت باری تعالیٰ کو تبدیل کرنے اور شیطان کی اطاعت کرنے کے مترادف ہے

(۲) فرمان باری تعالیٰ ہے :  
وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ  
جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو  
وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا  
اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے  
(الحشر - ۱)

اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی منڈاؤنا سے منع فرمایا ہے اور لکھنے کا حکم دیا ہے

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :



جُزْءُ الشَّوَارِبِ وَارْحُوا لَهَا  
 مونچھیں کتر داؤ، ڈاڑھی کو چھوڑ دو  
 خَالِفُوا الْمُجْبُوسَ (رواہ مسلم) اور غبوسیوں کی مخالفت کرو۔ (مسلم)

یعنی مونچھوں کے جو بال ہونٹوں سے بڑھ کر منہ میں پڑنے لگیں انہیں  
 کاٹ ڈالو، ڈاڑھی چھوڑ دو اور کفار کی مخالفت کرو

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دس چیزیں فطرت انسانی سے ہیں۔

قَمْعُ الشَّارِبِ وَارْعَاءُ الْحِيَةِ  
 بیں کاٹنا، ڈاڑھی رکھنا، سواک کرنا  
 وَالسَّوَاكُ وَاسْتِشْقَاءُ الْمَاءِ  
 ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔ . . . .  
 وَقَمْعُ الْأَخْفَرِ . . . . .  
 ... آخر تک۔ (مسلم)

(لہذا ڈاڑھی رکھنا ایک فطری فعل ہے) الخ . . . . .

اے منڈوانا حرام ہے (رواہ مسلم)

(۵) لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان مردوں پر لعنت کی ہے، جو عورتوں

کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

(بخاری) (رواہ البخاری)

(لہذا ڈاڑھی منڈوا کر عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا لعنت !

یعنی رحمت الہی سے محرومی کا باعث ہے)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْكُمُ الْهَوْنُ لَيْكُمُ الْهَوْنُ . . . . . لیکن میرے رب سے ہلکا

عَزَّ وَجَلَّ اَنْ اُغْفِرَ لِحَسْبَتِي  
وَاَنْ اَتُخَصَّ شَارِبِي  
نے تو حکم دیا ہے کہ میں ڈاڑھی بڑھاؤں اور  
اپنی مونچھیں کتر داؤں !

(حسن رواہ ابن جریر) (ابن جریر، یہ حدیث حسن دریمہ کی ہے)

ڈاڑھی رکھنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہمیشہ اس کی حفاظت کی ہے اور جب کہ احادیث میں ڈاڑھی منڈاوانے کی مذمت واضح طور پر بیان کی گئی ہے -

(۷) رخساروں سے بال منڈوانا یا نوچنا بھی جائز نہیں ہے اس لئے کہ یہ بال ڈاڑھی میں ہی شامل ہیں جیسا کہ لغت کی مشہور کتاب ”قاموس“ میں بیان کیا گیا ہے -

(۸) موجودہ طب نے بھی یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ڈاڑھی دونوں جڑوں کو دھوپ سے بچاتی ہے اور اس کا منڈوانا جلد کے لئے نقصان دہ ہے (۹) ڈاڑھی کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے بطور زینت پہلا کیا ہے - اسی طرح کوئی ڈاڑھی منڈا شخص جب سہاگ رات اپنی بیوی کے پاس گیا تو اس عورت نے اس سے منہ پھیر لیا اور کوئی توجہ نہ دی - کیونکہ وہ پہلے اسے ڈاڑھی سے دیکھ چکی تھی - چند عورتوں نے جب دلہن سے پوچھا کہ تو ڈاڑھی ولے خاندان کو کیوں پسند کرتی ہے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ:

”میں نے مرد سے شادی کی ہے تاکہ عورت سے۔“

(۱۰) ڈارھی منڈوانا ایک بُرائی ہے لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق لوگوں کو اس بُرے فعل سے روکنا چاہیے۔

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَصْفَى الْأَيْمَانِ .

تم میں جیسے جو شخص کوئی خلافِ شرع کام دیکھے تو اسے ہاتھ سے تبدیل کر دے اگر ہاتھ سے طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کر دے اور اگر زبان سے بھی کچھ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا تو (کم از کم) دل سے ہی بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی نشانی ہے۔ (مسلم)

(۱۱) میں نے ایک ڈارھی منڈے شخص سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ؟ اس نے جواب دیا ہاں بہت زیادہ

پھر میں نے اس نے کہا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں:

وَأَعْفُوا لِلْأَعْفَى

ڈارھیاں بڑھاؤ۔

آپ بتائیں جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کر رہے وہ آپ کی مخالفت کرتا ہے یا اطاعت ؟

اس نے جواب دیا کہ اطاعت ہی کرتا ہے

پھر اس نے مجھ سے پکا وعدہ کیا کہ میں آئندہ کبھی ڈارھی نہیں منڈواؤں گا۔

(۱۲) ہاں! اگر آپ کی بیوی ڈالھی رکھنے کے سلسلہ میں آپ کی مخالفت کرے تو اسے کہیں! میں ایک مسلمان مرد ہوں، میں تیرے پیچھے لگ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتا اور کوئی چیز بطور ہدیہ اور تحفہ دے کر اسے راضی کر دیں اور ساتھ ساتھ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی یاد دلائیں۔

کسی مخلوق کی اطاعت ایسے کام  
میں نہیں ہو سکتی جس سے اللہ تعالیٰ  
کی نافرمانی ہو رہی ہو (مسند احمد)  
(یہ حدیث صحیح ہے)

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي  
مَعْصِيَةِ الْغَالِقِ -  
(صحیح رواہ احمد)

# گانا بجانا اور موسیقی سننے کے متعلق شرعی حکم

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي  
لَهُوَ الْحَدِيثَ لِيُضِلَّ عَنْ  
سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا  
هُزُوًا (لقمان - ۶)

اور انسانوں میں سے ایسا بھی ہے  
جو کلامِ دُغریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو  
اللہ تعالیٰ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکا  
دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں  
اڑا دے۔

اکثر مفسرین نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے "لَهُوَ الْحَدِيثُ" سے  
مراد گانا لیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد گانا ہے۔  
حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیت گانے اور موسیقی کے رد میں  
نازل ہوئی ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے شیطان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

وَأَسْتَفْزِزْهُنَ اسْتَفْطَعَتْ  
مِنْهُمْ يَتَّبِعُونَكَ .....  
تو جس جس کو اپنی آواز سے پھیلانے  
کی طاقت رکھتا ہے پھسلائے ...

..... (اسراء - ۶۳) .....

(شیطان کی آواز گانا اور موسیقی ہے)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ      میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور  
يَسْتَحِلُّونَ الْخَمْرَ وَالْحَرْثَ      ہوں گے جو زنا کرنا، رشیم پیننا، شراب پینا  
وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ      اور موسیقی سنا سب چیزیں حلال سمجھیں  
(رواہ البخاری و ابوداؤد)      گئے (بخاری و ابوداؤد)

مندرجہ بالا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے ہی کچھ لوگ ایسے  
ہوں گے جو زنا کرنا، اصلی رشیم پیننا، شراب پینا اور موسیقی سنا حلال اور جائز  
سمجھیں گے۔ حالانکہ یہ سب چیزیں ناجائز اور حرام ہیں۔

”المعازف“ ان تمام آلات کو کہتے ہیں جو گانے بجانے میں استعمال  
ہوں جیسا کہ سازنگی، گنگ، طبلہ، ڈگڈگی، ڈھولکی اور اس قسم کی دوسری  
بے شمار چیزیں یہاں تک کہ گھنٹی بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اس فرمان کے مطابق

الْجَسَسُ مَرَاهِيْمُ الشَّيْطَانِ      گھنٹی بھی شیطان کی آوازوں میں سے  
(ردالم)      ایک آواز ہے (مسلم)

اور یہ حدیث گھنٹی کی مانفت پر دلالت کرتی ہے جو زمانہ جاہلیت میں  
لوگ جانوروں کی گردنوں میں لٹکایا کرتے تھے کیونکہ وہ آوازیں بالکل ناقص  
ایسی اور شکل و شباہت میں اس گھنٹی جیسی ہوتی ہے جو عیسائی اپنے گرجوں  
میں استعمال کرتے ہیں۔ بجائے گھنٹی کے ببل کی آواز والی کال بیل سے بھی کام لیا  
جاسکتا ہے۔

(۴) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الغضائیں نقل کیا ہے کہ: گانا سننا

ایک مکروہ فعل اور باطل کے مشابہ ہے، اس کا عادی احمق ہے اس کی گواہی قبول نہیں۔

## گانے اور موسیقی کے نقصانات

اسلام ہر چیز کو اس کے نقصانات کے باعث ہی حرام قرار دیتا ہے گانے اور موسیقی کے بہت سے نقصانات ہیں جنہیں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

(۱) المعازف: گانے بجانے میں استعمال ہونے والے آلات؛ یہ ردھوں کی شراب ہے، انہیں سننے والا شخص نشہ والے آدمی سے بھی بڑھ کر قبیح حرکات کا مرتکب ہوتا ہے جب سریلی آوازوں کا نشہ چڑھ جاتا ہے تو پھر ان میں شرک کی آمیزش ہو جاتی ہے پھر وہ لوگ فحاشی اور ظلم و زیادتی بدتر آتے ہیں۔ شرک، ناجائز قتل اور زنا یہ تینوں صفات موسیقی سننے والے لوگوں میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

## سیٹیاں اور تالیاں بجانا یا سننا

(۲) ایسے لوگوں میں شرک کا غلبہ ضرور ہوتا ہے، کیونکہ وہ اپنے پیرے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے۔

(۳) فحش گانے سننا، زنا اور بدکاری کو دعوت دینا ہے اور یہی بے خیالی میں داخل ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے۔ بعض آدمی، لڑکے اور

عورتیں تو انتہائی پاکباز ہوتی ہیں لیکن ! جب گانے بجانے اور موسیقی کی فطرت میں شامل ہونا شروع ہو جاتے ہیں تو اس قدر ان کی قوت ایمانی کمزور ہو جاتی ہے کہ : پھر بدکاری کرنا ان کے لئے آسان ہو جاتی ہے جیسا کہ شرابی شخص کے لئے معاصی میں مبتلا ہونا ایک معمولی بات ہے ۔

(۴) رہی بات قتل کرنے کی تو دوران سماعت ایک دوسرے کو قتل کرنا ان کا عام معروف ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ : میں نے اسے حال اور وجد میں ہی قتل کر ڈالا اور وہ اس طرح اپنی طاقت و قوت کا مظاہرہ کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے پاس شیطان حاضر ہوتے ہیں جس کا شیطان قوی ہوتا ہے وہ دوسرے کو قتل کر ڈالتا ہے ۔

(۵) گانا اور موسیقی سننا دلوں کی تقویت کا باعث نہیں بنتا اور نہ ہی کوئی اور غلط خواہ فائدہ ہوتا ہے بلکہ دل راہ راست سے ہٹ کر فسق و فجور اور گناہوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں ، موسیقی کی رُوح سے وہی نسبت ہے جو شراب کی عقل و جسم سے ۔ اسی لئے موسیقی کے ذریعہ لوگ شرابیوں سے بھی بڑے رشتہ میں چور ہو جاتے ہیں وہ اپنے آپ میں اس طرح لذت محسوس کرتے ہیں جس طرح شراب و سلی لذت محسوس کرتے ہیں بلکہ ان سے کئی گنا زیادہ ۔ شیطان اس دور میں ایسے لوگوں کا رہنما رہا کرتا انہیں اپنے آغوش میں لے کر جنگ میں داخل ہو جائے ہیں یا پھر ان میں سے کوئی شخص گرم لوبہ یا لالچ اپنے منہ میں رکھ بیٹا ہے اور اُسے کچھ ہی میں ہوتا اور اس قسم کی اور بھی بہت سی حرکات کرتے ہیں ۔



البتہ: نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کے دوران اس سے ایسے افعال نہیں ہو پاتے کیونکہ یہ محمدی طریقہ کی شرعی عبادات ہیں۔ جن سے شیطان بھاگ جاتے ہیں اور جو حرکات و افعال وہ کرتے ہیں وہ شیطانی طریقے کی فلسفی اور شرک و بدعت پر مبنی عبادتیں ہیں جن میں شیطان خود شامل ہوتا ہے۔

## سیخ زنی کی حقیقت

سیخ زنی نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور نہ ہی آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اگر اس میں کوئی بہتری ہوتی تو ضرور وہ اس میں ہم سے مسبق تے ہاتے۔ یہ تو صرف صوفیاء اور بدعتی قسم کے لوگوں کا شغل ہے ایسے لوگوں کو میں نے بار بار دیکھا کہ مسجد میں مجلس جلٹے دف بجانے کے ساتھ ساتھ بائیں الفاظ گاتے ہیں۔

هَاتِ كَأْسَ التَّوَّاجِ لَائِيں، كَأْسُهُ رَاحَتِ لَائِيں۔

وَأَسْقِنَا إِلَّا قَدْ أَحْ اور ہمیں پیالے بھر بھر کر بلائیں

دیکھیں! وہ اللہ کے گھر میں بھی حرام شراب کے پیالوں کا تذکرہ کرنے سے کچھ شرم محسوس نہیں کرتے، پھر وہ بڑی دھوم دھام سے دف بجاتے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے چچہ پیچھ کر مدد مانگتے ہیں

يا اعلیٰ، يا اعلیٰ کہتے ہیں

لو بے کلمبی سیخ جے صوفی لوگ استعمال کرتے ہیں (مترجم)

یہاں تک شیطان انہیں خوب اپنے پھندے میں پھنسا لیتا ہے تو پھر ان میں سے کوئی ایک اٹھ کھڑا ہوتا ہے اپنی قمیص اتار کر لوہے کی سیخ ہاتھ میں لے کر اپنے پہلو میں داخل کر لیتا ہے، پھر کوئی دوسرا اٹھتا ہے تو وہ خیشے کی بوتل توڑ کر اپنے دانتوں سے چبانا شروع کر دیتا ہے میں کہتا ہوں کہ اگر یہ سب حقیقت ہے جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں تو پھر یہودیوں کو ختم کیوں نہیں کر ڈالتے۔ جنھوں نے ہمارے علاقے ہتھیار رکھے ہیں، اور ہماری اولادوں کو قتل کر ڈالا ہے، اور ان کے اس قسم کے اعمال میں شیطان ان کی مکمل مدد کرتے ہیں جو ان کے ارد گرد جمع ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اعراض کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ عز وجل کے ساتھ شرک کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں، جب کہ وہ غیر اللہ سے استغاثہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت :

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ  
الرَّحْمَنِ نُفِضَ لَهُ شَيْطَانًا  
فَعَبَّ لَهُ قَوَيْنَ وَإِنَّهُمْ لَيَمُدُّوهُمْ  
عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ  
أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿۲۰۲﴾

جو شخص رحمن کے ذکر سے تغافل برتا  
ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے  
ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔ اور  
یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر  
آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ

سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جا رہے ہیں (الزخرف - ۲۰۲)

اللہ تعالیٰ بھی شیطان کو ان کے مطیع کر دیتا ہے تاکہ وہ گمراہی میں رہیں اور

زیادہ بڑھ جائیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الْمَلَأَةِ  
ان سے کہو جو شخص گمراہی میں مبتلا ہوگا

فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا  
(مریم - ۷۵)

اور یہ بھی کوئی تعجب کی بات نہیں کہ شیطان ان کے مطیع ہوتے ہیں اور ان کا کہا مانتے ہیں یا ان کی خدمت گزاری میں ان کے پیش پیش رہتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی تو ملکہ بلقیس کا تخت لانے کے لئے جنوں ہی سے کہا تھا جیسا کہ قرآن کریم نے یہ واقعہ بیان کیا ہے ۔

قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ  
أَنَا آتِيكَ بِمِثْلٍ لِّكَ نَعْمٌ  
مِّنْ مَّعَامِكَ وَلَدِنِي عَلَيْهِ لَقَوِيْ  
أَمِيْنٌ  
جنوں میں سے ایک بڑے قوی ہیکل  
نے عرض کیا میں اسے حاضر کر دوں گا ،  
قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں  
میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانتدار  
ہوں ۔ (النمل - ۳۹)

بطور عام اور وہ لوگ جو ہندوستان گئے ہیں انھوں نے خود مشاہدہ کیا ہے کہ وہاں کے  
محسن یا شہر سے سیخ زنی کرتے ہیں یا وجود اس کے کہ وہ کفار ہیں ۔

یاد رکھیں کہ وہ لوگ اور کرامت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ تو ان  
شیاطین کے افعال میں سے ہے جو گانے بجانے کی فعل میں جمع ہوتے ہیں ۔  
اسی لئے کہ اکثر طور پر جو لوگ سیخ زنی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے  
مرتکب ہوتے ہیں بلکہ جہاں وہ غیر اللہ سے استغاثہ کرتے ہیں تو اس وقت  
تو جہری طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں تو ایسے لوگ اولیاء اللہ  
اور صاحب کرامت کب ہو سکتے ہیں :

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

الْاِیْمَانُ اَوَّلِیَّاءُ اللّٰهِ لَا  
خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ  
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ  
كُھُمُ الْبَشَرُ فِی الْحَیْوةِ الدُّنْیَا  
وَفِی الْاٰخِرَةِ (یونس - ۶۲، ۶۳، ۶۴)

سنو اللہ کے دوست وہ ہیں، جو ایمان  
لائے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی راہ اختیار  
کی ان کے لئے کسی خوف و رنج کا موقع  
نہیں ہے دنیا و آخرت دونوں زندگیوں  
میں ان کے لئے بشارت ہی بشارت ہے۔

ولی تو وہی پکا مسلمان ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے ہرگز  
مدد نہیں چاہتا اور متقی اس شخص کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے ،  
اور شرک کا مرتکب نہ ہو تو پھر گاہے بگاہے بغیر مطالبہ کے خود بخود اس سے  
کرامات ظاہر ہوتی ہیں اور نہ ہی وہ لوگوں کے سامنے عز و جاہ اللہ شہرت کا  
خواہش مند ہوتا ہے ۔

## دور حاضر میں گانا بجانا اور موسیقی

زمانہ حاضر میں گانا بجانا، بیاہ شادیوں، عام محفلوں اور وسائل نشر و  
اشاعت میں عام ہو گیا ہے اور ان میں آلات موسیقی کا استعمال نا جائز قسم  
کی محبت، جنسی تعلقات اور غلط قسم کے میل ملاپ کو جنم دیتے ہیں اور  
گلوکار لوگ عورتوں کے چہروں اور دوسرے جسمانی اعضاء کا تذکرہ کرتے  
ہیں جو نوجوان نسل کی خواہشات نفسانیہ کو فوب بڑکانے کا سبب بنتے  
ہیں اور نوجوانوں کو جنسی ملاپ، زنا اور بد اخلاقی کا سبق دیتے ہیں ۔

گلوکار اور گلوکارہ جب موسیقی اور گانے کے ساتھ ملا جلا پروگرام پیش کرتے ہیں تو اسے ایک مستقل فن کا نام دے کر ایک طرف لوگوں کا مال ہتھیاتے ہیں اور دوسری طرف، گائیاں سامانِ تعیش خریدنے کے صورت میں یہ سرمایہ یورپ منتقل کرتے ہیں، اپنے سریے رسیدے گانوں اور جنسی فلموں سے لوگوں کا اطلاق تباہ و برباد کرتے ہیں اور بہت زیادہ نوجوان نسل کے لئے اس فتنے کا باعث بنتے ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کو پھوڑ کر ان کی محبت کا دم بھرنے لگتے ہیں یہاں تک کہ ۱۹۶۶ء میں یہودیوں کے خلاف ہونے والی جنگ میں ریڈیو انانصر نے مسلمان فوج کو مخاطب ہو کر اعلان کیا -

جوانو! آگے بڑھو کہ تمہارے ساتھ فلاں فلاں گلوکار اور گلوکارہ ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ مجرم یہودیوں کے ہاتھوں شکستِ فاش کا سامنا کرنا پڑا، اس پر فرض تھا کہ کہتا:

يَسِيرُوا فَاَلَلَهُ مَعَكُمْ  
آگے بڑھو - کہ اللہ کی مدد  
بِمَعُونَتِهِ . تمہارے ساتھ ہے -

اور اس جنگ میں ایک (مصری) گلوکارہ نے اعلان کیا کہ جب ہم فتح یاب ہو گئے تو میں اپنا وہ بامانہ پروگرام جو قاہرہ میں رچاتی ہوں "تل ایب" کے مقام پر منعقد کروں گی -

جب کہ جنگ جتنے کے بعد یہودیوں نے بیت المقدس میں "حائط الکبر" کے ساتھ چٹ کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے انہیں کامیابی سے نوازا -

اور جب کہ اکثر گمانے، تو الیاں، فحاشی اور بے حیائی کے علاوہ شرک و بدعت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔  
عوز فرمائیں گایا جاتا ہے

وَقِيلَ كُلُّ نَبِيٍّ عِنْدَ رَبِّهِ

وَيَا مُحَمَّدُ هَذَا الْعَرْشُ فَاسْتَلِمْ

ہر نبی کا ایک مقام ہے اور اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عرش کے مالک آپ بن جائیں۔

جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر

اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

بلاشبہ ایسے جملے خلاف حقیقت اور اللہ و رسول پر صریح جھوٹ

بولنا ہے۔

## خوش الحانی اور سربلی آواز بھی عورتوں کے لئے باعثِ فتنہ ہے

حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک انتہائی خوش الحان شخص تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کبھی کبھی اپنی عمدہ اور سربلی آواز سے اونٹ ہانکنے کی خدمت کیا کرتے تھے۔ وہ ایک مرتبہ سفر میں اشعار پڑھتے پڑھتے عورتوں کے قریب آپہنچے

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے بچو !

بس ! آواز بند کرو، تو وہ فوراً چپ ہو گئے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ عورتیں ان کی آواز سنیں۔ (مستدرک حاکم)

امام ذہبی نے بھی اس کی موافقت کی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے،

عورت فرمائیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہدیٰ خواں کے متعلق یہ خطرہ محسوس کیا کہ اگر عورتیں سُن لیں تو کہیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اور ایسی ہی ابھی آواز کے ساتھ دوسرے اشعار وغیرہ پڑھنے کے متعلق یہی حکم سمجھیں۔

اور اگر آج ہمارے زمانہ کے فاسق فاجر اور بے حیا قسم کے ماہر موسیقی کی سربلی آواز سے گندے اور عشقیہ عزلیں عورتیں سُنیں تو کیا فتنے میں نہیں مبتلا ہوں گی؟ جن کا فاشہ عورتوں کے رخسار، میڈیاں، پستان اور جسم

اور اس قسم کی آوازوں پر فریفتہ ہونے والے بیمار دل جن جن افعال کی طلب میں ہوتے ہیں اور شرم و حیا کی چادر کھینچا کر دیتے ہیں۔ پھر اس قسم کی آوازوں کو اگر موجودہ موسیقی اور میگا فون پر ملا کر گایا جائے تو یقینی طور پر عقلوں پر غالب آجاتی ہے اور جن لوگوں کے دل ذرا بھی اس کی طرفائل ہو جاتے ہیں تو ان پر تو شراب کا سا اثر کرتی ہے۔

(۱) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ: گناہ کا بھانا دل میں ایسے نفاق پیدا کرتا ہے جیسے پانی سبزہ اگاتا ہے، جب کہ ذکر الہی دل میں ایسے ایمان پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔

(۲) امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص بھی گانا بجانا سنتے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس کا دل غیر شعوری طور پر نفاق سے بھر جاتا ہے اگر وہ شخص حقیقت نفاق کو جانتا ہو تو ضرور اس (نفاق) کو اپنے دل میں دیکھ لے۔ اور کسی بھی شخص کے دل میں بیک وقت گانے بجانے اور قرآن کریم کی محبت دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔ جب ایک آتی ہے تو وہ دوسری کو اس کی جگہ (دل) سے نکال دیتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ موسیقی کے رسیالوگوں کو ہم نے خود دیکھا ہے کہ: انہیں قرآن سننا بہت دشوار ہوتا ہے وہ ادھر تو جہ نہیں دے پاتے



اور نہ ہی قاری کے پڑھنے سے کچھ نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ باوجود آیات قرآنی سننے کے ان کے کان پر جوں تک نہیں ریگیتی! اور نہ ہی ان کے دل خشیت الہی محسوس کرتے ہیں۔

لیکن، جب گانا گایا جائے، اس کی آواز کے ساتھ آواز ملائیں گے، ان پر وہ بھی طاری ہوگا اور دلوں میں خوشی بھی محسوس کریں گے اسی لئے تو وہ گانا بجانا اور موسیقی سننے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دیکھے ہیں جو گانے اور موسیقی سننے کے نشہ میں مبتلا ہیں وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر نماز میں سستی کرنے والے ہوتے ہیں خاص کر مسجد میں باجماعت نماز ادا نہیں کرتے۔

(۳) اکابرین علماء جنابہ میں سے ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

غیر حرم عورت کی آواز اور گانا سنانا، تمام جنابہ کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے

(۴) امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے مراحت کی ہے کہ: کسی بھی غیر حرم عورت کی آواز میں گانا سن کر لذت حاصل کرنا مسلمان پر حرام ہے۔ (جیسا کہ آج کل ام کلثوم، صباح (مصری) اور نور جہاں (پاکستانی) وغیرہ کے گیت لوگ سنتے ہیں)۔

## گانے بجانے اور موسیقی سے کیسے بچیں؟

(۱) ریڈیو اور ٹیلیویژن وغیرہ سے گانا سننے سے بچیں، خاص طور پر فحش اور موسیقی کے مائع گائے جانے والے گیتوں سے اپنے آپ کو بچائیں۔

(۲) گانے اور موسیقی کا اصل متبادل اور توجہ دہن والی اور تلاوت قرآن کریم ہے

اور خاص طور پر سورہ بقرہ کی تلاوت ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت :

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ  
الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ  
الْبَقَرَةِ - (رواہ السہم)

جس گھر میں سورت بقرہ کی تلاوت  
کی جائے یقیناً اس گھر سے شیطان بھاگ  
جاتا ہے (مسلم)

فرمان باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ  
مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ  
لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى  
وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ  
(یونس - ۵۷)

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب  
کی طرف سے نصیحت آگئی ہے - یہ وہ چیز  
ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے - اور  
جو اسے قبول کر لیں ان کے لئے رہنمائی اور  
رحمت ہے -

(۳) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا جائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ  
علیہم اجمعین کے واقعات پڑھے جائیں -

## جائزگانے

(۱) عید کے دن گانا ، اور اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

روایت کردہ یہ حدیث دلیل ہے -

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِيلَهَا وَعِنْدَهَا حَارِيتَانِ  
كَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عید کے دن)  
ان کے ہاں تشریف لائے جب کہ ان کے

تَضَرَّبَانِ بِدَفْعَيْنِ وَفِي رَوَايَةٍ  
عِنْدِي جَارِمَانِ تَعْنِيَانِ  
فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دَعْنِ  
فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَرَأَتْ  
عِيْدُنَا هَذَا الْيَوْمَ .  
(رواہ بخاری)

پاس دو بچیاں بیٹھیں بجاری تھیں اور ایک  
روایت کے الفاظ ہیں کہ دو بچیاں بھی کچھ  
گاہری تھیں، تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے  
انھیں ڈانٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا !  
انھیں چھوڑ دو ! یقیناً ہر قوم کی عید ہوتی ہے  
اور آج ہماری عید کا دن ہے۔ (بخاری)

(۲) نکاح کے وقت دف کے ساتھ گانا۔ اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا یہ فرمان دلیل ہے :  
فَقُلْ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ  
وَالْحَرَامِ ضَرْبُ الذُّفِ  
وَالصَّوْتُ فِي الشَّكَاكِحِ -  
(مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

حلال اور حرام نکاح کے درمیان بڑا  
فوق دف بجانا اور نکاح کا اعلان عام کرنا  
ہے (مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

(۳) کسی اہم کام اور ہم پر لوگوں کو تیار کرنے کی خاطر جوشیلے اسلامی ترانے  
گانا، خاص طور پر جب کہ ان اشعار اور گیتوں میں دعائیہ جملے بولے جائیں۔  
جیسا کہ خندق ھود نے کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
از خود بطور مشاں حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند اشعار پڑھ  
کر سنائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خوب جوش دلایا :

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ  
فَاَغْفِرْ لَنَا نَعْمًا رَّوْمًا مَّحَاجِرًا

اے اللہ (ابدی عیش و عشرت کی) زندگی تو آخرت کی زندگی ہے  
تو انصار اور ہاجرین کی بخشش فرما۔

تو اس کے جواب میں انصار اور ہاجرین نے یہ شعر کہا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

ہم تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہاتھ پر تازیست جہاد کرنے کی بیعت کی ہے)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ خود مٹی اٹھا اٹھا کر بھینک  
رہے تھے اور بالوں بلند پڑھتے تھے:

اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت

نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، نہ

صدقہ دیتے نہ روزہ رکھتے اور نہ ہی نماز ادا

کرتے (اے اللہ عزوجل) ہم پر اطمینان د

وسکون نازل فرما! اگر دشمنوں سے مقابلہ

ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، کفار نے ہم

پر زیادتی کی ہے جب وہ ہیں فتنے میں

ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم (ان کا) انکار کرتے

ہیں یہ اشعار پڑھتے وقت کبینا، ابینا کے

الفاظ آپ زیادہ بلند آواز سے ادا کرتے تھے

وَاللّٰهُ كَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْزِلْ لَنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا

وَقَبِّلْتَ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّا رَقِيْنَا

وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

اِذَا ارَادُوْا فِتْنَةً اَبْيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ اَبْيْنَا...

... اَبْيْنَا

(متفق علیہ)

(بخاری، مسلم)

(۴) وہ نعتیں، تہلیل اور نغمے جن میں تو حید ہادی تعالیٰ کا درس دیا گیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور فضائل و محاسن بیان کئے گئے ہوں جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت ہو۔ اسلام پر ثابت قدم رہنے اور افلاق میں رشتہ کا سبق ملتا ہو۔ مسلمانوں کے درمیان باہمی محبت و الفت اور تعاون کی ترغیب دی گئی ہو اسلام کی بنیادی خوبیاں بیان کی گئی ہوں یا اس کے علاوہ مسلم معاشرے کی بہتری اور دین اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہو۔

(۵) عید و زکریا کے موقع پر عورتوں کے لئے آلات موسیقی میں سے صرف دف بجانا جائز ہے۔ اور ذکر وغیرہ میں تو دف بجانا بالکل جائز نہیں ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کبھی نہیں کیا اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی سے یہ فعل ثابت ہے۔ لیکن باوجود اس بات کے بعض صوفی ذکر باری تعالیٰ کے دوران دف بجانا اپنے لئے جائز سمجھتے ہیں اور اسے سنت کا درجہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک بدعت ہے۔

اور بدعت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

رَأَيْتُكُمْ وَالْمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ  
(دین میں) نئے کھلنے سے کچھ کہہ رہا  
فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٍ وَ  
کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے !  
كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو  
(رواہ الترمذی وقال حسن صحیح)  
روایت کر کے حسن، صحیح کہا ہے۔

## فوٹو اور مجسموں کے متعلق اسلام کا حکم

اسلام نے سب سے پہلے لوگوں کو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دی ہے اور اس اللہ کے علاوہ تمام بزرگوں، ولیوں کی عبادت ترک کرنے کا حکم دیا جن کی شکلیں تہوں، خمیسوں اور تقاویر کی صورت میں موجود تھیں، اور دعوت اسلام کا یہ طریقہ جب سے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کے بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا، جاری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ  
رَّسُولًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا  
الْكُفْرَ ۚ وَتُفْسِدُ السُّلُوكَ  
الْمُبْدِي ۚ

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا اور  
اس کے ذریعے سے سب کو خبردار کر دیا کہ: مرنے  
اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے

( التل - ۳۶ ) بچو !

ادان مجسموں کا تذکرہ سورہ نوح میں موجود ہے اور سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ مجسمے نیک لوگوں کے ہی تھے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کے اس فرمان کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وَقَالُوا لَا تَزِرُ وَازِرَتُكَ مِنْهُ  
وَيُكْفَرُ بِهِ ۚ

انہوں نے کہا ہرگز نہ چھوڑ داپنے

۱۔ اللہ کے علیہ ہر وہ شخصیت جس کی رضا سے اس کی پوجا یا شکر کی جائے طاغوت ہے

وَلَا تَذَرْنِي وَاٰءًا وَّلَا سُوْعًا      مہجوروں کو، اور نہ چھوڑ دو، اور سوا  
وَلَا يَعْصُوكَ وَيَعُوْكَ وَتَسْمُوْا      کو اور نہ ہی نغوث اور سر کو۔ انہوں نے  
وَقَدْ اَصْلَحُوا كَثِيْرًا (۲۲-۲۳)      بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔

یہ قوم نوح کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان  
نے قوم کو دوسرے ڈالا کہ جن جگہوں پر وہ مجلس فرمایا کرتے تھے وہاں (ان کے  
مجلسوں کو تیار کر کے) نصب کر دو! اور ان صاحبین کے ناموں پر ہی ان مجلسوں کا  
نام رکھ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کر دیا لیکن! ان کی عبادت کرنے سے باز رہے  
اور جب یہ لوگ بھی فوت ہو گئے اور ان مجلسوں کی حقیقت کا علم بھی جاتا رہا  
تو بعد میں آنے والے لوگوں نے ان کی عبادت شروع کر دی۔

اس واقعہ سے خاص طور پر یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ سب  
سے پہلے غیر اللہ کی عبادت کا سبب بزرگوں، ولیوں اور قائدین کے مجسمے  
ہی بنے ہیں۔ اب اکثر لوگ اس قسم کے مجسمے اور خاص طور پر نوٹو جائز  
سمجھتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ موجودہ دور میں ان مجسموں اور تصویروں کی  
عبادت جو نہیں کی جاتی؟

اور یہ نظریہ کئی ایک وجوہات کی بناء پر مردود ہے۔

(۱) تصویروں اور مجسموں کی پوجا پائے اور عبادت تو دور حاضر میں بھی  
ہو رہی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریم علیہما السلام کی تصویریں  
گر جاگھروں میں پوجی جاتی ہیں بلکہ وہ لوگ تو صلیب کے سامنے بھی  
سزنگوں ہوتے ہیں مزید یہ کہ بڑی خوبصورت قسم کی تختیوں کے اوپر عیسیٰ

اور مریم علیہا السلام کی تصویریں منقش کی گئی ہیں، اور بڑے مہنگے داموں بکتی ہیں جو عیسائی لوگ تعظیم اور عبادت کی خاطر گھروں میں لٹکاتے ہیں۔

(۲) وہ ملک جو مادہ پرستی کے اعتبار سے بڑے آگے اور روحانیت کے

اعتبار سے بہت پیچھے ہیں۔ ان میں یہ رسم ہے کہ وہ اپنے زعماء اور قائدین کے مجسوں اور تصویروں کے سامنے سے تعظیماً برہنہ سر ہو کر گذرتے ہیں اور جھک کر سلام کرتے ہیں۔ جیسا کہ امریکہ میں ”جارج“ اور ”واشنگٹن“ کے

مجسے، فرانس میں ”نیپولین“ اور روس میں ”لینن“ اور ”اسٹالین“ وغیرہ کے مجسے اور قد آدم تصاویر شاہراہوں پر نصب کی ہوئی ہیں جنہیں گزرنے والے جھک کر سلام کرتے ہیں۔ انہی طور و اطوار پر مذکر سے متاثر ہونے والے

بعض عرب ممالک میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ انھوں نے بھی اپنے قائدین کی تصاویر شاہراہوں پر نصب کی ہوئی ہیں اگر یہی حالت رہی تو یقینی طور پر کسی نہ کسی دن باقی اسلامی اور عرب ممالک میں بھی اسی طرح مجسے نصب کر دیئے جائیں گے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہی سرمایہ مساجد تعمیر کرنے، مدارس، ہسپتال اور دوسرے بے شمار رفاہ عامہ کے کاموں میں خرچ ہوتا تو ہر حال میں بہتر اور انتہائی نفع بخش ہوتا۔

ہاں! اگر قائدین سے عقیدت ہے تو کوئی حرج نہیں مندرجہ بالا چیزیں ان کے نام سے موسوم کر دی جائیں۔

(۳) اور طویل عرصہ گزرنے کے بعد ان مجسوں اور تصویروں کی تعظیم و توقیر کرتے ہوئے لوگ ان کے سامنے سرنگوں ہوں گے اور ان کی عبادت شروع



کردیں گے جیسا کہ ترکی اور دوسرے یورپی ممالک میں ہوا ہے۔ اور واضح طور پر  
نوح علیہ السلام کی قوم کی مثال گزرنے والی ہے جنہوں نے اپنے بزرگوں اور رہنماؤں کے  
مجسّمے تیار کر لئے اور پھر ان کی عزت و تعظیم میں غلو سے کام لیتے لیتے آفران کی پوجا  
پاٹ شروع کر دی۔

(۴) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
باین الفاظ حکم فرمایا تھا۔

لَا تَدْعُ تَمَثَّلًا إِلَّا طَمَسْتَهُ  
وَلَا تَقْبُرُوا مُشْرِئًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ  
تجھے جو بھی مجسّمہ نظر آئے، توڑ دے  
اور جو بلند قبر دیکھے، اسے (عام قبروں کے)  
(رواہ مسلم) برابر کر دے۔ (مسلم)

اور ایک روایت کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ :

وَلَا صُورَةً إِلَّا لَطَخْتُمَا  
(صحیح رواہ احمد)  
اور جو تصویر دیکھے اسے ہنس نہس کر دے  
(سند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

## تصاویر اور مجسموں کے نقصانات

یاد رہے کہ اسلام جس چیز کو حرام قرار دیتا ہے وہ کسی، دینی، اخلاقی،  
مالی یا ان کے علاوہ کسی دوسرے معاملہ میں مسلمانوں کے لئے نقصان دہ  
ہوتی ہے، اور حقیقی مسلمان تو وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہر حکم پر تسلیم خم کر دے، قطع نظر اس کے کہ اسے اس کا  
سبب یا علت معلوم ہے یا نہیں !

تصادیر اور محسوس کے نقصانات تو بہت زیادہ ہیں البتہ ہم بڑے بڑے چند ایک قلمبند کئے دیتے ہیں۔

(۱) دین اور عقائد میں؛ ہم دیکھتے ہیں کہ ان تصویروں اور محسوسوں کی وجہ سے ہی اکثر لوگوں کے عقائد خراب ہو جاتے ہیں؛

دیکھیں عیسائی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام اور صلیب کی عبادت کرتے ہیں، یورپی اور روسی اپنے قارئین اور لیڈروں کے مجسمے پوجتے ہیں اور تعظیم و تکریم کی خاطر ان کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور بعض عرب اسلامی ممالک تک میں یہ دبا پھیل چکی ہے کہ انھوں نے بھی اپنے قارئین کے مجسمے نصب کر لئے۔

پھر سلسلہ تصوف سے تعلق رکھنے والے بعض صوفیوں نے بوقت نماز اپنے شیوخ اور اماموں کی تصویریں اپنے سامنے رکھنا شروع کر دیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسا کرنا باعث خشوع ہے اور دوران ذکر الہی اپنے شیوخ کا تصور رکھتے تھے۔ بجائے اس بات کے کہ وہ اللہ عز و جل کا تصور کریں۔۔۔ اور اپنے آپ کہ اس کے سامنے حاضر ہونے کا تصور رکھتے اور پھر انھوں نے اپنے شیوخ کی تصاویر تعظیم و تکریم کی خاطر باعث برکت سمجھتے ہوئے دیواروں پر آویزاں کر دیں، اور ایسے ہی گلوکاروں اور اداکاروں سے اظہار محبت کرتے ہوئے ان کی تصاویر بڑی عزت و تکریم کے ساتھ دیواروں پر آویزاں کی جاتی ہیں، اور یہ محسوس ایک سب گلوکار نے ۱۹۶۶ء کی جنگ میں مکہ کے دن اپنے اپنے فوجیوں سے مخاطب ہو کر ریڈیو پر اعلان کیا:

اے جیالے سچا ہو! آگے بڑھو!

کہ تمہارے ساتھ فلاں، فلاں گلوکار، گلوکارہ اور رقاصہ ہے اور ان کے نام بھی لے۔ بجائے اس کے کہ اُسے کہنا تو یہ چاہیئے تھا!

آگے بڑھو! کہ اللہ تعالیٰ کی مدد، تائید اور توفیق تمہارے شامل حال ہے

نتیجہ یہ ہوا کہ لڑائی میں شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا اس لئے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیا کیونکہ ان کی مدد کو گلوکارہ اور رقاصائیں جو کافی تھیں؟  
ع یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اور درحقیقت یہی چیز ان کے لئے باعث شکست بنی۔ اور عرب دنیا نے اس شکست فاش سے بھی کچھ سبق نہیں لیا، کہ اللہ عز و جل کی طرف لوٹائیں تاکہ وہ ان کی مدد کرے۔

(۲) وہ تصادیر جن سے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے اخلاق تباہ و برباد ہو رہے ہیں، ذرا دیکھیں تو سہی، ناچ گانا اور جڑہ رچانے والے کنجر کنجریوں کی برہنہ تصادیر سے سڑکیں، بازار اور لوگوں کے گھر بھرے پڑے ہیں اور نوجوان نسل ان سے عشق کی حد تک لگاؤ رکھتی ہے، جو ظاہر و باطن ہر دو صورت میں بدکاری اور بے حیائی سے قطعاً پاک نہیں۔ اسی چیز نے ان کے دلوں میں شر کا بیج بویا کہ جس سے ان کے اخلاق تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ انھوں نے دین کے بارے میں کبھی سوچا تک نہیں۔ اور نہ ہی کبھی اپنے مقبوضہ علاقے دشمنوں سے آزاد کرنے کا عزم کیا ہے اور نہ ہی کبھی انہیں اپنی عزت، شرف اور جہاد کی سوچ آئی۔

تصاویر کی تو اس زمانہ میں اس قدر بہتات ہے اور خاص کر عورتوں کی نقش تصویروں کی کہ جو توں کے معمولی ڈبے بھی بغیر تصویر کے نہیں اخبارات، جرائد و مجلات، کتابوں اور ٹیلیوژن کا تو نام ہی کیا لیں؟ وہاں تو رات دن تصاویر کے علاوہ کارٹون دیکھائے جاتے ہیں، جس میں مخلوق خداوندی کو بگاڑ کر سراسر ان کی توہین کی جاتی ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو کسی شخص کا ناک لمبا، کان بڑے بڑے اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی نہیں بنائیں۔ اور نہ ہی کسی کو اس قسم کا بد صورت پیدا کیا ہے، جو یہ بناتے ہیں، تو بعض اوقات تو انسان کا نقشہ بالکل کتوں، بلیوں بندروں اور سوروں کی شکل میں پیش کر دیتے ہیں۔

(اللَّهُمَّ اهْدِنَا وَايَا هُمْ)

(۳) اور اسی اعتبار سے تصاویر کے نقصانات تو سب پر عیاں ہیں کہ اس شیطانی راستے پر ہزار ہا ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ بہت سے لوگ اونٹ گھوڑے، ہاتھی یا انسانی شکل جیسے خرید کر گھر سمجھتے ہیں۔ اپنے کنبے کا گرد پ فوٹو یا اپنے مرے ہوئے باپ کی تصویر دیواروں پر آویزاں کرتے ہیں اور ان چیزوں پر اندھا دھند روپیہ صرف کرتے ہیں۔ اگر یہی مال میت کی روح کو ایصال ثواب کی خاطر قراء و مساکین پر صدقہ کر دیا جائے تو یقیناً اُس سے فائدہ پہنچتا۔ بے شرعی اور بے غیرتی کی انتہا ہو گئی کہ بعض شخص اپنی بیوی کے ساتھ منائی جانے والی سہاگ رات کی رات تصاویر اپنے بیڈ روم کی دیواروں پر آویزاں کر لیتے ہیں۔ شاید وہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف میری ہی بیوی نہیں ہے بلکہ تمام لگ لگائی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## کیا فوٹو بھی مجسموں کی طرح حرام ہیں؟

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ صرف زمانہ جاہلیت میں ہی جس قسم کے بت اور مجسمے بنانے کا رواج تھا وہی حرام ہیں موجودہ فوٹو حرام نہیں ہیں اور یہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ پتہ نہیں! شاید ایسے لوگ ان کی حرمت میں نص مرتجح تک بھی نہیں پڑھ پاتے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک گداخرید جس میں تصاویر بنی ہوئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (تصاویر دیکھ کر) دروازے پر کھڑے رہے، اندر داخل نہ ہوئے، ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرہ انور پر رونما تھے

ام المؤمنین و ناتی ہیں کہ میں نے عرض کیا -

اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ رَسُوْلِهِ ، میں اللہ اور اس کے رسول سے معافی  
فَمَا اَذْ نَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ كے خواست گار ہوں : مجھے کیا غلطی ہو گئی؟  
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَلْبَالِ تو آپ نے فرمایا کہ یہ تمہیں کہاں کیسے؟  
ہٰذِهِ التَّمَوُّقَةُ؟ میں نے عرض کیا میں نے خود خریدی ہے۔  
تاکہ آپ بیچ کر اس سے ٹھیک لگایا کریں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان تصاویر بنانے والے مصورین کو قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا۔

اور انہیں کہا جائے گا۔ جو تصاویر بنائی ہیں ان میں جان بھی ڈالو؛ پھر ارشاد فرمایا جس گھوس تصاویر ہوں اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے (بخاری و مسلم)

(۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ان لوگوں سے بڑھ کر سخت ترین عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو مخلوق باری تعالیٰ کی شبیہ تیار کرتے ہیں۔ (مصورین اور پیٹرنز وغیرہ) (بخاری و مسلم)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گھر میں تصاویر دیکھیں تو داخل نہ ہوئے تا وقتیکہ انہیں ختم نہ کر دیا گیا۔ (بخاری)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصاویر بنانے اور گھر میں رکھنے پر دو کاموں سے منع فرمایا ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو روایت کر کے حسن، صحیح کہا ہے)

## جائز تصاویر اور مجسمے

(۱) درخت، ستارے، سورج، چاند، پہاڑ، پتھر، ندی، نالے، دریاؤں ایسے دغریب قدرتی مناظر، بیت اللہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ، اور دوسری تمام مساجد کی تصاویر بنائی جاسکتی ہیں بشرطیکہ انسانوں اور جانوروں کی تصویروں سے خالی ہوں۔

اس بات پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل قول دلیل ہے کہ انہوں نے مصور سے فرمایا:

إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا      اگر اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں

فَاَصْنَعِ الشَّجَرَةَ مَا لَا تَنْفَسُ تو پھر کسی درخت یا غیر ذی رُوح کی تصویر  
لکھ۔ (بخاری)

(۲) شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ڈرائیونگ لائسنس یا اس قسم کے دوسرے  
ضروری امور کی خاطر ہائز ہے۔

(۳) چوروں، ڈاکوؤں اور قاتلوں کی تصاویر شائع کرنا تاکہ گرفتار کر کے  
ان سے قصاص لیا جاسکے اور اسی طرح طبی علوم میں ضرورت کے تحت۔

(۴) پھٹی بچیوں کے لئے گھروں میں کپڑوں سے گڑیاں بنانا ہائز ہے  
کہ وہ انہیں کپڑے پہنائیں گی، ہتھلائیں، دہلائیں اور سلاٹیں گی۔ یہ  
بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ جب کہ اس نے ماں بننا  
ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مندرجہ ذیل قول اس پر  
دلیل ہے کہ میں بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی  
گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ (بخاری)

البتہ۔ بچوں کے لئے باہر سے گڑیاں درآمد کرنا درست نہیں ہے۔  
خاص کر بڑکیوں کی شکل میں بالکل برسنہ اور ننگے مچھے۔ کیونکہ وہ ان سے  
اس قسم کا سبق سیکھیں گے اور یہی روش اختیار کریں گے۔ علاوہ ازیں اس  
صورت میں غیر مسلم مالک میں ہمارا زرمبادلہ بھی متعلق ہوگا۔

(۵) سر کے علاوہ دوسرے جسم کی تصویر بنانا ہائز ہے کیونکہ اصل تصویر تو  
سر کی ہوتی ہے۔ جب سر کاٹ دیا جائے تو جسم میں رُوح باقی نہیں رہتی لہذا  
اس کی شکل شجر و حجر ایسی ہی ہوگی۔

جبرائیل علیہ السلام نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ان  
محبسوں کے سرکاٹ دینے کا حکم فرما دیجئے! کہ پھر وہ ایک درخت کی صورت  
میں ہوں گے اور اس پردہ (جس پر تصویریں تھیں) کو دو حصوں میں تقسیم کر کے  
دو گدالیں بنالیں جن کے اوپر بیٹھا جائے۔ (ابوداؤد، یہ حدیث صحیح ہے)

## کیا تمباکو نوشی حرام ہے؟

اگرچہ حقہ اور سرگڑی نوشی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں  
ام تک نہ تھا لیکن اسلام نے ایک عام اصول وضع فرمایا کہ ہر وہ چیز جو جسمانی  
خفا سے مضر اور پڑوسی کے لئے باعث تکلیف ہو یا اس سے مال و دولت کی  
بنہامی و بربادی لازم آتی ہو ناجائز اور حرام ہے۔ تمباکو نوشی کی حرمت پر  
ذیل میں دلائل درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَيَهْدِي لَهُمُ الْخَبِيلَاتِ  
وَيُغْوِيهِمْ عَنْ صِرَاطِهِ الْمُسْتَقِيمِ

ان کے لئے پاک چیزیں ڈھال دینا اور پاک  
چیزیں گمراہ کرنا ہے۔ (البقرہ: ۱۷۵)

تمباکو یقیناً ایک مغرور، بدبو دار اور خبیث چیز ہے۔

(۲) وَلَا تَقْرَبُوا مَا يَسْفِسُ كَيْدَ اللَّهِ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَاسِقِينَ

اور اپنا عقول و ہمت نہ برباد کرو۔

میں نے ڈالو۔ (بقرہ: ۱۹۵)

جب کہ تمباکو نوشی ہی سرطان اور سلی ایسی ہے کہ اس کا علاج کبھی نہیں



(۳) وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ سَاءَ مَا ۲۹ اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو  
 (تمہا کو انسان کے پیچھے روک تباہ کر دیتا ہے جس سے انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے)  
 (۴) شراب نوشی کے نقصانات کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :  
 (۵) وَلَا تَهْمَمُوا اكْثَرَهُنَّ نَفْعِيْهَا مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے  
 (بقرہ — ۲۱۹) بہت زیادہ ہے ۔

(اور تمہا کو نوشی تو کبائے کچھ فائدے کے مکمل طور پر نقصان دہ ہے)۔  
 (۵) وَلَا تُبْذِرْ قَبْلَكَ رِيًّا (۶)  
 فضول خرچی بالکل نہ کرو، فضول خرچ  
 الْمُبْدِرِينَ كَانُوا اَخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ (الاسراء — ۲۷، ۲۸)  
 لوگ شیطان کے بھائی ہیں ۔

(تمہا کو نوشی بھی فضول خرچی ہی ہے جو سراسر شیطانی فعل ہے)  
 (۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 لَا خَيْرَ وَلَا ضَرَّ لَا خَيْرَ وَلَا ضَرَّ نہ خود نقصان اٹھاؤ، نہ دوسروں کو  
 (صحیح مسند احمد) پہنچاؤ ۔

(تمہا کو نوشی سے خود کو نقصان کے ساتھ ساتھ بال بھی ضائع ہوتا ہے  
 اور ہنشیں کو تکلیف بھی)

(۷) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مال ضائع کرنا حرام قرار دیا ہے ۔  
 اللہ اس کو پسند نہیں کرتا ۔ (بخاری و مسلم)

(۸) اور فرمایا: پیچھے اور بُرے ہنشیں کی مثال ایسے ہے جیسے کستوری چنے  
 والا اور آگ کی بھٹی میں پھونکیں مارنے والا ..... بخاری و مسلم

(۹) اور فرمایا : میری اُمت میں سے سب کو مُعاف کر دیا جائے گا ،  
سوائے بلند آواز کرنے والوں کو ۔ (مُسلم)

(اور تمباکو میں بھی زہر (نیکوٹین) ہے جس سے بھی پڑے کی نالیاں ختم ہو جاتی ہیں)  
(۱۰) اور فرمایا جس نے کچا سن یا پیاز کھایا ، ہوا ہو وہ ہم سے اور مسجد سے  
علحدہ ہو کر اپنے گھر ہی بیٹھا رہے ۔ (بخاری و مسلم)

(جب کہ تمباکو کی بُوسن ، پیاز سے کہیں زیادہ گندی ہے)

(۱۱) بہت زیادہ فقہاء کرام نے تمباکو نوشی کو حرام قرار دیا ہے اور جنھوں  
نے اسے حرام نہیں سمجھا انہیں درحقیقت اس کے جدید نقصان سرطان ایسے  
مرض کا پتہ ہی نہیں چلا ۔

(۱۲) ذرا غور تو فرمائیں : اگر کوئی شخص ایک روپے کا نوٹ جلائے ۔ تو  
ہم کہیں گے — کیا پاگل ہو گیا ہے ؟ اور پھر سینکڑوں روپے کو سگریٹ کی  
شکل میں جلا نا کیسے درست ہوا ؟ جب کہ اس سے مال کا ضیاع ، جسم کا نقصان  
اور ساتھی کو تکلیف پہنچتی ہے ؟

پھر اپنے حقے اور سگریٹ سے لوگوں کو متغیر اور پاک فضاء کو مکرر کرنا  
دینی اور اخلاقی لحاظ سے کہاں تک درست ہے ؟

اور یاد رکھیں ! ہوا کو خراب کر دینا ، پانی خراب کر دینے کے مترادف  
ہی ہے لہذا اگر ہم کسی تمباکو نوش سے سوال کریں کہ قیامت کے  
دن وقتِ حساب یہ تیری سگریٹیں ، حقے ، چلیں اور تمباکو نیکوٹین کے پھوے  
میں رکھاجائے گا یا بُرائیوں کے ؟ تو وہ یقیناً جواب دے گا کہ بُرائی سگریٹ ہیں

(۱۳) تمباکو نوشی ترک کرنے میں اللہ سے مدد مانگیں جو شخص بھی رضائے الہی کی خاطر کوئی بُرا عمل چھوڑنے کا عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرماتا ہے اور صبر سے بھی کام لیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ رات کے وقت، اذان اور نماز کے بعد بایں الفاظ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اے اللہ، ہمارے دلوں میں تمباکو کی نفرت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما!

## ائمہ مجتہدین کا حدیث پر عمل کرنا

تمام ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم جمعین کو ہفتی جتنی احادیث پہنچی وہ ان کے مطابق عمل پیرا ہوئے اور اجتہاد بھی کیا۔ پھر بہت سے معاملات میں اختلاف بھی ہوا۔ جب کہ ایک کو حدیث ملی اور دوسرے تک نہ پہنچ سکی۔ کیونکہ اس زمانہ میں موجودہ دور کی طرح احادیث مدون و مرتب نہیں کی گئیں تھیں، اور حفاظ الحدیث جاز، شام، عراق، مصر اور دوسرے اطراف و کنارے اسلامی ممالک میں پھیلے ہوئے تھے، اور ذرائع مواصلات بھی اس دور میں بڑے مشکل اور بامشقت تھے۔ لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مصر کے لیے بغداد، عراق والا مذہب ترک کر دیا تھا کیونکہ انہیں یہاں آکر وہ احادیث ملیں جو پہلے ان تک نہیں پہنچیں تھیں۔ پھر دیکھیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ ہے کہ عورت کو مجرد ہاتھ لگنے سے ہی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جب کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک

نہیں ٹوٹتا! تو ایسے اختلاف کی صورت میں کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی طرف رجوع کرنا ہم پر واجب اور ضروری ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے -

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ  
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ وَلِئَلَّامُ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (نساء - ۵۹)

پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور رسول کے خیر پر ایمان رکھتے ہو یہی صحیح طریقہ کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے -

اور پھر حق کبھی مختلف شکلوں میں نہیں ہوتا - لہذا عورت کو بائٹھ لگانے سے یا تو وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ٹوٹتا - اور ہمیں قرآن کریم جو منزل من اللہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح احادیث میں ہمارے لئے جو اس کی شرح کی ہے اس کی اتباع کرنے کے علاوہ کسی دوسری چیز کی پیروی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا -

رَاسِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مِمَّا تَدَّكُرُونَ (الاعراف - ۳)

لوگو! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو بھجور کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو - مگر تم نصیحت کو کم ہی مانتے ہو -

کسی مسلمان شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ صحیح حدیث سن کر

صرف اس بنا پر رد کر دے کہ وہ اس کے امام کے مذہب کے خلاف ہے، کیونکہ تمام اکرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحیح حدیث کے مقابلہ میں ہر شخص کے ہر قول کو رد کر دیا جائے گا۔

## حدیث کے متعلق ائمہ کے اقوال

بعض ائمہ کرام کے اقوال درج کئے جاتے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ جس بات پر مقلدین مذکر کے اڑے بیٹھے ہیں امام اس سے بری الذمہ ہیں۔ تمام لوگ امام ابو حنیفہؒ کی فقہ کے محتاج ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

(۱) کسی شخص کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ ہمارے قول پر عمل کرے،

جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ہم نے کہاں سے لیا ہے۔ ؟

(۲) جس شخص کو میرے قول کی دلیل معلوم نہیں اس پر حرام ہے کہ :

میرے قول کے مطابق فتویٰ دے، اس لئے کہ آخر ہم انسان

ہی تو ہیں، آج ایک فتویٰ دیتے ہیں تو کل اس سے رجوع بھی کر سکتے ہیں۔

(۳) جب میں کوئی بات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے خلاف کر بیٹھوں تو میری بات کو چھوڑ دو۔

(۴) ابن عابدینؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ: جب کسی مقلد کو اس کے

مذہب کے خلاف کوئی صحیح حدیث مل جائے تو اس پر عمل کرنے سے

مقلد اپنے مذہب سے خارج نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ بات ثابت شدہ

ہے کہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ:

إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ  
فَهُوَ مَذْهُبِي .  
تو میرا وہی مذہب ہے !

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ جو اہل مدینہ کے امام ہیں فرماتے ہیں:  
۱۔ میں ایک انسان ہوں مجھ سے صحیح بات بھی متوقع ہے اور غلط بھی  
تو تم میری رائے کو قرآن و حدیث پر پرکھ لو!  
جو کتاب و سنت کے موافق ہو لے لو!

جو خلاف ہو پھوڑ دو!

(۲) فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی شخصیت  
ایسی نہیں ہے جس کی ہر بات پر عمل کیا جاسکتا ہو!

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جن کا نسلی تعلق اہل بیت سے ہے فرماتے ہیں کہ:  
(۱) دنیا میں ہر شخص کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پہنچی بھی  
ہیں اور کچھ نہیں بھی پہنچی۔ لہذا میں کوئی بات کہوں یا فتویٰ دے  
بیٹھوں اور وہ ہو درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث  
تو اس صورت میں فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی عمل کیا جائے  
(۲) اس بات پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس شخص کے پاس رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہنچے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی  
دوسرے شخص کے قول پر عمل کرتا ہو ا حدیث کو ٹھکرا دے۔

(۳) اگر تم میری کسی کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے

خلاف کوئی بات پاؤ! تو میرے قول کو چھوڑ کر حدیثِ رسول پر عمل  
کر داور میرا بھی یہی مسلک سمجھو!

(۴) جو بھی صحیح حدیث ہو میرا وہی مذہب ہے۔

(۵) آپ نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبلؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا: آپ

متنِ حدیث اور اسماء الرجالؒ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں لہذا جہاں سے  
صحیح حدیث ملے بتا دیجئے کہ میں بھی وہاں سے حاصل کر لوں!

(۶) ہر وہ مسئلہ جس میں میرے قول کے خلاف کوئی صحیح حدیث مل جائے  
میرا زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اس سے رجوع سمجھا جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جو اہل سنت کے امام ہیں فرماتے ہیں:

(۱) میری، امام مالکؒ، شافعیؒ، اوزاعیؒ، ثوریؒ بلکہ کسی بھی شخص کی بالکل

تقلید نہ کرو! جہاں سے بھی قرآن و سنت کے موافق بات ملے اس  
پر عمل کرو!

(۲) جس شخص نے حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رد کر دیا تو

ہلاکت کے گڑھے میں آکھڑا ہوا۔

**مندرجہ ذیل احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی عمل کریں**

(۱) جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ کر کے ان کا قتل عام نہیں کریں

گے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ (مسلم)

(۲) جو شخص دین الہی کی سر بلندی کے لئے لڑے وہی مجاہد فی سبیل اللہ

ہے۔ (بخاری)

(۳) جو شخص لوگوں کی رضا و خوشنودی کی خاطر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے لے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

(۴) جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے سے مدد مانگتا مر گیا وہ جہنم میں داخل ہو گیا۔ (بخاری)

(۵) جس نے علم چھپایا اسے (قیامت کے دن) آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (مسند احمد)

(۶) جس نے شترخ کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (مسند احمد)

(۷) اسلام کی ابتداء تھوڑے لوگوں سے ہوئی ہے اور اسی طرح معقرب چند لوگوں میں سمٹ آئے گا لہذا ان تھوڑے لوگوں کو مبارکباد ہو۔ (مسلم) اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ چند نیک لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جب لوگ بگڑ جائیں تو وہ ان کی اصلاح کی ٹھان لیں۔

(ابو عمر والدانی نے اس حدیث کو بسند صحیح نقل کیا ہے)

(۸) ان چند نیک لوگوں کو مبارکباد ہو کہ جب اکثر و بیشتر لوگ نافرمان ہوں اور وہ اُس معاشرے میں بھی چراغِ دین جلانے رکھیں۔

(مسند احمد یہ حدیث صحیح ہے)

(۹) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی بس! اطاعت صرف مکی کے کاموں میں ہے۔

(بخاری)



## جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں وہ لے لو !

- (۱) چہرے اور ابروؤں سے بال اکھاڑنے کی صورت میں مخلوق باری تعالیٰ میں تغیر و تبدل کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (بخاری و مسلم)
- (۲) وہ عورتیں جو باوجود کپڑے پہننے کے بالکل ننگی اور عریاں ہوں، خود مردوں کی طرف مائل ہوتیں اور انہیں اپنی طرف مائل کرتی ہیں ان کے سر بختی اونٹوں کی مانند ہیں، یعنی بلند جڑا رکھتی ہیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو تک پاسکیں گی۔ (مسلم)
- (۳) اللہ سے ڈرو! اور علال روزی تلاش کرو! (مستدرک حاکم، یہ حدیث صحیح ہے)
- (۴) بوقت دعا بلند آواز سے شور نہ مچاؤ! کہ تم کسی غیر موجود یا بہرے سے تو نہیں مانگ رہے ہو؟۔ (مسلم)
- (۵) تمام لوگوں سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے پھر صاحبیں کی۔ (ابن ماجہ، اور یہ حدیث صحیح ہے)
- (۶) جو تجھ سے قطع تعلق ہو جائے اس سے بھی صلہ رحمی کرو! جو تجھے تکلیف پہنچائے اس سے بھی حسن خلق سے پیش آ! اور حق بات کہہ کر چہ تیرے اپنے ہی خلاف کیوں نہ ہو! (ابن بخاری نے یہ حدیث بلند صحیح نقل کی ہے)
- (۷) درہم، دینار اور کپڑے لئے کا بندہ تباہ و برباد ہو گیا کہ اگر اسے کچھ دیا جائے تو راضی اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے (بخاری)

(۸) کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ تھاؤں کہ جب تم وہ کر دو تو تمہاری آپس میں  
محبت بڑھے (وہ یہ ہے کہ) آپس میں ایک دوسرے کو عموماً السلام علیکم کہا  
کر دو۔ (مسلم)

(۹) دنیا میں ایک مسافر کی طرح سادہ زندگی بسر کر۔

(بخاری)

(۱۰) مجلس میں کوئی شخص بھی بیٹھنے کی خاطر کسی دوسرے شخص کو اس  
کی جگہ سے نہ اٹھائے  
ہاں! آنے والے کو جگہ دینے کی خاطر ذرا کھل کر بیٹھ جائیں۔  
(مسلم)

## اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد، بغض، جاسوسی وغیرہ نہ کرو اور نہ ہی لوگوں کے سامنے دو آدمی علیحدہ ہو کر کوئی بات کریں کہ دوسرے بھی وہ سننے کے خواہشمند ہوں، اور نہ ہی دوسروں کے عیب تلاش کرو! اور جو خریدنے کا امدادہ نہیں رکھتے ہو، خواہ خواہ اس کی قیمت نہ بڑھاؤ! نہ ہی ایک دوسرے سے قطع تعلق ہو جاؤ، اور نہ ہی فخر وغیرہ سے کام لو! اور نہ ہی تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سود کرے اللہ کے عبادت گزار اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ اور فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی بھائی ہے، نہ تو اس پر ظلم و ذیلتی کرے، نہ ہی اس کی مدد چھوڑے، اور نہ ہی اُسے حقیر و ذلیل جانے، آپ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

تَقْوٰی یٰہَا ہِیَ

اَلتَّقْوٰی هٰہُنَا

تَقْوٰی یٰہَا ہِیَ

اَلتَّقْوٰی هٰہُنَا

کسی شخص کو برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو بظہر حقارت دیکھے۔

یاد رکھو! ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون بہانا، آبروریزی کرنا یا اس کا مال لوٹنا حرام ہے۔ اور بدظنی سے بچو! کیونکہ بدظنی سب سے برا بھلا

ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری شکل و صورت مال و دولت کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کی نیتوں اور نیک اعمال کو دیکھتا ہے۔ (ملخص از بخاری و مسلم)

## مسلمان کے متعلق احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) حقیقی مسلمان تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۲) مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے۔ (بخاری)

(۳) اپنی ران پردہ میں رکھیں کیونکہ آدمی کی ران ستر میں شامل ہیں۔ (مسند احمد)

(۴) زیادہ لعن طعن کرنے والا بے حیا اور بد زبان شخص مومن نہیں ہے (مسلم)

(۵) جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم)

اور جس نے دھوکہ بازی سے کام لیا وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے (ترمذی)

(۶) جو شخص زحیٰ سے محروم کر دیا وہ خیر سے محروم کر دیا گیا۔ (مسلم)

(۷) جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو مد نظر رکھتے ہوئے

لوگوں کی ناراضگی کی پرواہ نہ کی — تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے لوگوں سے کافی ہو جائے گا۔ اور جو شخص لوگوں کی رضا و خوشنود کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا — تو اللہ تعالیٰ بھی اسے لوگوں

کے ہی سپرد کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

(۸) رشوت لینے اور دینے والے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے

(ترمذی)

(۹) جس مرد کا پڑاٹھنوں سے نیچے رہا، جہنم میں جائے گا۔ (بخاری)

(۱۰) جب کسی شخص نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کہا اے کافر تو ان

دونوں سے ایک پر یہ (کلمہ کفر) صادق آگیا۔ (بخاری)

(۱۱) کسی منافق کو یہ نہ کہو کہ اے ہمارے سردار کیونکہ اگر تم نے اسے

سردار کہا تو اپنے رب عزوجل کو ناراض کر بیٹھے۔ (مسند احمد)

(۱۲) بچہ اپنے حقیقہ سے معلق رہتا ہے، چنانچہ ساتویں دن اس کی

طرف سے جانور ذبح کیا جائے، اسی دن اس کا نام رکھا جائے، اور سر

مندوایا جائے۔ (ابوداؤد)

## اسلام میں عورت کا مقام

اسلام نے عورت کو عزت بخشی، کیونکہ بچوں کی تربیت کی ذمہ

داری اس کے سر ڈالی ہے۔ معاشرے کی اصلاح عام کا انحصار عورت کی

اصلاح پر ہے، اسی لئے اس پر غیر حرم سے پردہ کرنا فرض قرار دیا ہے

کہ شریعوں کے شر سے محفوظ رہے اور معاشرہ برائی سے پاک۔

اور پردہ خاوند بیوی کے درمیان باعث محبت بھی ہوتا ہے کیونکہ جب

ایک عام شخص اپنی بیوی سے کسی حسین تر عورت کو دیکھے گا تو اپنی بیوی

سے تعلق خراب کر بیٹھے گا۔ اور بعض اوقات تو یہی وجہ باعث طلاق بن

جاتی ہے۔ پردہ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّذَوِّ الْأَعْيُنِ  
وَرَبَائِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ  
يُذْنِبْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ جَلَدٍ بَدِيعَةً  
ذَلِكَ أَذْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَكَلا  
يُؤْذَنَ - (الاحزاب - ۵۹) لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔

(۱) ایک عالمی سطح کی لیڈر (اپنی میزبان) کا بیان ہے کہ میرے خیال میں عورت اسلام کے زیر سایہ جس قدر آزاد ہے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے نظام میں نہیں ہے۔ عورتوں کے حقوق کا جتنا اسلام خیال رکھتا ہے دوسرے مذاہب میں اس کا عشر عشر بھی نہیں ہے جو مرد کو ایک سے زیادہ شادی کرنے سے منع کرتے ہیں۔

اور چھوڑ دیکھیں، انگلستان میں عورتوں کو حقوق دیئے گئے کو صرف بیس سال ہوئے ہیں جب کہ اسلام نے اپنی ابتدائی افزائش سے ہی انہیں عورتوں کو رکھا۔ اور یہ سب باتیں بے بنیاد، من گھڑت اور جھوٹ ہیں کہ اسلام عورت کو روج سے خالی ایک مجرد جسم تعبیر کرتا ہے۔

(۲) اس کا مزید کہنا ہے کہ: جب ہم عدل و انصاف کے ترازو میں رکھ کر اس بات کو پرکھتے ہیں تو ہمیں واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ: تعدد زوجات کا اسلامی نظریہ جو عورتوں کی حفاظت، ان کے اخراجات خورد و نوش کا بند و بست اور ان کے کپڑے لٹے کا سب انتظام کرتا ہے۔ اس

مغربی نظام سے بہت پاکیزہ ہے، جو مرد کو کھلی جھٹی دیتا ہے کہ کسی بھی عورت کو درغلا کر جب چاہے، جہاں چاہے لے جائے اور ہوس پوری کرنے کے بعد باہر سڑک پر پھینک جائے۔

(۳) ایک مستشرق (فرانسواز سا جان) کا کہنا ہے: اے مشرقی عورت! جو لوگ تجھے مردوں کے برابر لاکھڑا کرنے کی دعوت مساوات دے رہے ہیں — ہوشیار رہ کہ وہ تیرا مذاق اڑانا چاہتے ہیں — جیسا کہ اس سے پہلے وہ ہمارا مذاق اڑا چکے ہیں۔

(۴) ایک انگریز پروفیسر (فون ہرم) کا کہنا ہے کہ: پردہ! عورت کی حفاظت اور احترام کے لئے ایک بڑی قابل رشک چیز ہے۔

## اسلام کے متعلق ایک مُشرق کا قول

ایک بہت بڑے فلسفی (برنارڈشا) کا بیان ہے کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو اس کی جامعیت کی بنا پر بہت پسند کرتا ہوں اور یہی ایک ایسا دین ہے کہ جو زندگی اور حالات کے متغیر ہونے کے باوجود بوسیدہ اور ناکارہ نہیں ہوتا بلکہ ہر زمانہ میں صحیح، درست اور یکساں رہنمائی کرتا ہے اور اس حریت انگیز شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا میں نے خوب مطالعہ کیا ہے میری رائے کے مطابق اس کا نام ”نبی نوع انسان کا نجات دہندہ“ رکھنا چاہیے باوجود اس بات کے کہ وہ مسیحیت کا دشمن ہے میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ اس جیسے کسی شخص کو اس اچھی دور میں بھی

تمام کائنات کی بھاگ ڈور تھما دی جائے تو ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور سعادت مندی کی راہیں کھل جائیں۔ اور میں یہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ مستقبل قریب میں ہی یورپی لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو ضرور قبول کر لیں گے، جیسا کہ اب یورپی ممالک میں لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا ہے

ایک امریکی باشندہ اپنے اسلام لانے کی داستان سنانا ہے

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بہت سے لوگ جدید طرز زندگی کی بحث میں پڑے ہوئے ہیں، وہاں اسلام، عیسائیت، بدھ مت یا ہندو مت ایسے مذاہب کے متعلق آپ زیادہ تر باہمی بحث و تکرار ہوتا دیکھیں گے۔ اور اکثر امریکی باشندے الہ تک رسائی کی سخت ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن وہاں بہت ہی قلیل تعداد میں ایسے مسلمان پائے جاتے ہیں جو یہ صحت کر سکیں کہ صرف اور صرف دین اسلام ہی اللہ تک رسائی کا ایک واحد ذریعہ ہے اور یہ وہی ایک راستہ ہے جو اللہ رب العزت نے خود ہمارے لئے متعین فرمایا ہے۔

(۱) شروع شروع میں مجھے بدھ مت سے زیادہ لگن تھی حتیٰ کہ چند سالوں بعد میں نے بختہ عزم کر لیا کہ میں بدھ مت مذہب کا راہب بن جاؤں؛ لیکن یونیورسٹی میں دوران تعلیم اسلام اور دوسرے مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرنے کے بعد عقل سلیم سے کام لیتا ہوا دین اسلام کی طرف مائل ہو گیا۔ یونیورسٹی سے فارغ ہونے کے بعد اعلیٰ تعلیم کی خاطر یورپ کے شہر بالینڈ چلا گیا وہاں دو



مسلمانوں کی رفاقت نصیب ہوئی۔

۱۔ ایک اردنی طالب علم تھا

۲۔ دوسرا شخص عمر مقام و مرتبہ اور علم و فضل کے لحاظ سے بھی بہت بڑا تھا اور اصل النسل جرمن تھا۔ اور بالینڈ میں آئے ہوئے اسے کوئی تیس چالیس سال ہو چکے تھے۔ اس شخص نے تو ساری زندگی دین الہی کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ بس! میں اپنے دونوں دوستوں سے متاثر ہو کر حلقہ مجوش اسلام ہو گیا۔ بجائے اس بات کے کہ میں اس دین (اسلام) کی خوبیاں، محاسن اور اعلیٰ ترین اخلاقی بلندیاں دیکھتا۔ صرف اتنی بات پر ہی قانع تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اللہ کے رسول ہیں تو جب میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین الہی اور اس کے رسول سے منہ پھیر دوں گا تو یقینی بات ہے کہ اللہ بھی مجھ سے منہ پھیرے گا۔

(۲) اسی طرح میری تعلیم کے آخری پانچ سال کا کچھ حصہ امریکہ اور کچھ عرب ممالک میں گزرا اور میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ دین اسلام ہی زندگی گزارنے کے لئے ایک بہترین طریقہ کار ہے اور اس بات کا میں نے چشم خود مشاہدہ کیا کہ اسلام انسانی زندگی کو کس قدر پاکیزہ اور باعزت بنا دیتا ہے اور اب اہل اسلام سے اسلام کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت یکسر ختم ہوتی دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ یہ ایسے دور میں امریکی اور دوسرے مغربی ممالک کو تہذیب و تمدن کو اپنا رہے ہیں جب کہ خود وہ لوگ اپنی اس طرز زندگی سے تنگ آئے بیٹھے ہیں اور دن رات اپنے ان طور طریقوں سے جان

چھڑانے کی ٹنگ و دد میں ہیں — میرت انگیز بات ہے کہ عرب ممالک میں بسے دے لاکھوں لوگ اپنی رہنمائی کے لئے امریکہ پر نظر جمائے بیٹھے ہیں جب کہ وہ خود (امریکی لوگ) یقین کر چکے ہیں کہ ہمارا معاشرہ اخلاقی انحطاط اور برائی دے جیائی میں روز بروز بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور بہت زیادہ لوگ تو وہاں یہ توقع رکھتے ہیں کہ اگر یہی حالت رہی تو وہ منقریب تمامہ ویرباد ہو کر رہ جائیں گے۔

(۳) چنانچہ! امریکی مسلمان اپنے اسلام میں تو بڑے کچے ہیں لیکن اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے بعض چھوٹی چھوٹی غلطیوں اور سببا اوقات تو بڑے بڑے گناہوں کے مرتکب ہو جاتے ہیں اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہی ہوتا ہے (لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور جو کچھ یہ کرتے ہیں وہ اسلام —)

بہت ہی کم تعداد میں امریکی باشندے ایسے ہیں جو دوسرے لوگوں کو صحیح معنوں میں دعوت اسلام پیش کر سکیں، لہذا عالم اسلام سے چند نفوس پر مشتمل ایک جماعت ہونی چاہیے جو علمی اور عملی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کی رُوح سے واقف ہو امریکہ جائے تاکہ وہاں دین اسلام کی نشر و اشاعت کا کام عمل میں لایا جائے اور دین کو بڑے حکم اور مضبوط بنیادوں پر استوار کیا جاسکے — حقیقت تو یہ ہے کہ عالم اسلام میں بھی اکثر مسلمان کما حقہ اسلام پر عمل پیرا نہیں ہیں لہذا بہت سے

نام ہنہا د مبلغین امریکہ جاتے تو ہیں لیکن! تبلیغ دین کی خاطر نہیں . . . . .

(۴) آخر میں میں آئندہ دس سالوں کے اندر اندر توقع رکھتا ہوں کہ امریکی طلبہ اسلامی تہذیب و تمدن کے مثالی مراکز کی طرف ضرور رجوع کریں گے تاکہ وہ اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر طریقہ سے گزار سکیں۔ 'الحمد لله رب العالمین'

## ایک امریکی دوشیزہ کا مسلمان ہونے کے بعد بیان

بنی نوع انسان کی فلاح و نجات کے لئے اسلام ہی ایک  
واحد راستہ ہے

اسلامی نام ہاجرہ جب کہ پہلا نام یا میلا ہے — ۲۸۶  
اٹھائیس سال، جو کہ جامعہ میزوری کو لوہبیا میں جنرل نالج کی طالبہ ہے  
اس نے دو سال مسلسل اسلام کے متعلق اس حقیقت کی تلاش میں گہرے  
مطالعہ میں گزار دیئے جو اس نے مادہ پرست امریکی تہذیب میں نہ پائی۔  
— پھر جب اس کے سامنے حق روز روشن کی طرح واضح ہو گیا تو اس نے  
اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اپنا پہلا نام یا میلا بدل کر ہاجرہ  
رکھ لیا۔ — اس کا کہنا ہے کہ اس نام سے مجھے اس لئے زیادہ محبت ہے  
کہ اسلام کا، ہجرت سے گہرا تعلق ہے۔ — ہاجرہ اپنے ذاتی تجربات  
کی بنا پر کہتی ہے کہ میرے ذہن میں کون و مکان، وجود، مادہ اور رُوح کے  
متعلق سوالات ابھرنے لگے۔ اگرچہ دوران تعلیم مادہ پرست امریکی ثقافت  
سے کئی قسم کے فلسفی جوابات ملے لیکن ان سے کوئی خاطر خواہ تسلی و تشفی  
نہ ہوئی۔ —

اسلام کا نام تو میں سنا ہی کرتی تھی لیکن میرے ذہن میں اس کی شکل

و صورت کچھ اور ہی تھی، میں سمجھتی تھی کہ وہ مرد کو عورت سے جدا کر دینے والا  
 بڑا سخت، تنگ اور بے رحمی کا دین ہے۔ اب پتہ چلا کہ میں درحقیقت اس  
 وقت اسلام سے نا آشنا تھی۔ پھر آہستہ آہستہ اسلام کی روشنی مجھ میں گھر کرنے  
 لگی کہ جب اس کی صاف شفاف ثقافت اور مادہ پرستی کے خلاف چیلنج  
 دیکھ کر اس (دین اسلام) مکمل نظام حیات کا مطالعہ شروع کر دیا۔ شروع  
 شروع میں میرے لئے یہ بحث انتہائی مشکل اور پیچیدہ تھی کیونکہ وہاں اسلامی  
 نظریات کی ترجمانی کرنے والا کوئی دیا تدارانہ انگلش ٹریڈر موجود نہیں تھا اور  
 صرف اس لئے مجھے اسلام سے زیادہ محبت ہوئی کہ یہ ہر فرد کو شخصی آزادی بخشی  
 والا عدل و انصاف پر مبنی دین ہے۔ جب اسی طرح وقت گزرنے کے  
 ساتھ ساتھ صداقت اسلام کے بارے میں میرا ذہن پختہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے  
 مجھے ہدایت بخشی اور بالآخر میں ملحقہ لگوش اسلام ہو گئی۔

اپنے مسلمان ہونے کے دن سے ہی اس نے اپنی تمام تر صلاحیتیں  
 اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے لئے وقف کر دیں ہیں۔ حقیقت اسلام  
 سے بے بہرہ اور نا آشنا امریکیوں کو دعوت اسلام پہنچانا وہ اپنا فریضہ اولیں  
 سمجھتی ہے۔ کیونکہ اسلام دشمن عناصر نے دین اسلام کی شکل و صورت  
 بالکل مسخ کر کے پیش کی ہوئی ہے۔ تاکہ کوئی شخص اس طرف توجہ  
 ہی نہ دے۔

مسلمان ہونے کے بعد ہا جبرہ کی حالت اور تہذیب و تمدن  
 یکسر بدل چکا ہے جب کہ پہلے وہ عام امریکی لڑکیوں کی طرح بڑی ماڈرن

قسم کی زندگی بسر کرتی تھی اور اب اسلام کے بنیادی اصول اور قواعد و ضوابط کا بھی بڑے التزام کے ساتھ خیال رکھتی ہے۔

اس کا کہنا ہے کہ: میں اسلام کی خاطر اپنے آپ کو وقف کر چکی ہوں اور تادم آخر سرمایہ کاری اور دوسرے ملط قسم کے سرکش نظام حیات کے خلاف برسرِ پیکار رہوں گی اور یہی میرا نصب العین ہے کیونکہ تجربے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ جنگ و جدل، فاقوں، قحط سالیوں اور نفسانی انتشار کے اس دور میں بنی نوع انسان کے لئے صرف اور صرف اسلام ہی ایک سلامتی کا راستہ ہے۔

ہا جروہ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ بنی نوع انسان کی نجات کے لئے صرف اسلام ہی ایک واحد نظام حیات کیوں ہے؟

تو اس نے جواب دیا کہ اسلام ہی تو اجتماعی طور پر معاشرتی مشکلات اور دورِ حاضرہ کی سیاسی ضروریات کا حل پیش کرتا ہے اور یہ ایسا نظام حیات ہے جو بیک وقت رُوح اور جسم دونوں کے مطالب اور تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور میں نے تو اس میں ان فلسفی پیمدگیوں کے شافی جوابات پائے ہیں جو عرصہ دراز سے میرے لئے بے چینی کی حد تک باعثِ قلق بنے ہوئے ہیں۔ حقیقت ہے کہ ہا جروہ جب اسلام کے بارے میں اظہارِ خیال کرتی ہے تو اس کے بیانات سے صداقت ٹپکتی ہے اور وہ جو کہتی ہے علی وجہ البصیرت کہتی ہے اور کبھی کبھی اپنے بیان کی صداقت کے لئے بطور دلیل عربی عبارت بھی استعمال کرتی ہے۔

\_\_\_\_\_ علی کل حال وہ یہ بات خوب اچھی طرح سمجھتی ہے کہ اسلام ایک مکمل مقابلہ جیات ہے تاکہ صرف عبادات کا دین ہے۔ اسلام میں سب سے اہم چیز اس کے ہاں 'جہاد' ہے یا پھر جس چیز کی دور حاضر میں مسلمانوں کو سخت ضرورت ہے وہ جہاد ہے۔ اسلام لاتے ہی ہا جبرہ نے اپنا پہلا طور طریقہ اور طرز زندگی یکسر بدل کر مکمل طور پر اسلامی طرز معاشرت اختیار کر لی۔ وہ پابندی وقت کے ساتھ پانچوں نماز ادا کرتی ہے اور فارغ وقت آیات قرآنہ حفظ کرنے میں صرف کرتی ہے تاکہ وہ اپنی نمازیں تلاوت کرے اور یہ لازمی بات ہے کہ اپنی ہسیلیوں اور قوم قبیلے کے دوسرے افراد کے ہاتھوں سے ایک نیا دین اختیار کرنے پر بڑی بڑی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن! ہا جبرہ ان تمام باتوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتی جیسا کہ وہ خود کہتی ہے میرے عقیدے کی وجہ سے تو تکالیف مجھے پہنچتی ہیں میں ان سے خوش ہوتی ہوں اور مسلمان مرد و زن کے یہی شایان شان ہے۔

اس سے پہلے کتنے ہی مسلمان گذر چکے ہیں کہ تکالیف اور مصائب انہیں ذرا بھی ان کے عقیدے سے منحرف نہ کر سکے اور مجھے بھی اپنے اسلام اور ایمان کے علاوہ کسی چیز کی کچھ پرواہ نہیں!

ہا جبرہ دن رات دینی امور میں جہد و جد کرنے والی ایک سیاسی قسم کی خاتون ہے فلسطینی مسلم عوام کے حقوق سلب کرنے کے خلاف ہمیشہ بیانات دینے کے ساتھ ساتھ پریس کانفرنسوں سے خطاب بھی اس کا عام معمول ہے۔

بلاشبہ وہ اس دور کی ایک منفرد قسم کی خاتون ہے کہ جو ایسے معاشرے اور سوسائٹی میں رہ کر اسلام کا دفاع کر رہی ہے کہ جہاں کوئی ایسی آواز پر کان دھرنے کو بھی تیار نہیں۔ لیکن باوجود اس کے نہ وہ پست ہمت ہوتی اور نہ ہی اکتاہٹ محسوس کرتی ہے۔

عالم اسلام اور خصوصاً عرب اسلامی ممالک کے نام اس کا پیغام ہے۔  
— کہ تمہی تو وہ لوگ ہو جنہوں نے بنی نوع انسان کے ظلمت بھرے کٹھن راستے کو ردِ شن کیا تھا۔ لہذا اب بھی اسرائیل اور اس کے حمایتیوں جنہوں نے تمہارے مقدس طلاقے غضب کر رکھے ہیں کے سامنے بالکل نہ ہلکو!

## ایک عالمی شہرت یافتہ گلوکار کا مسلمان ہونے کے بعد بیان

۱۴۷۵ھ تقریباً ۵ رمضان المبارک کو شائع ہونے والے جریدہ ”المدینہ“ میں اس عالمی شہرت کے مالک ”کات سٹیفنز“ کے مسلمان ہونے کا واقعہ نشر کیا گیا۔

حلقہٴ بگوش اسلام ہونے کے بعد اس نے اپنا نام بدل کر یوسف اسلام رکھ لیا۔ ہم اس مضمون میں سے چند اہم اقتباسات کا تذکرہ کرتے ہیں۔  
(۱) مسلمان ہونے کے بعد جب میں نے گانا اور موسیقی وغیرہ سنا چھوڑ دیا تو مغربی باشندوں کو یہ دیکھ کر انتہائی صدمہ ہوا، اور وہ میرے

بارہیں پچھنے لگے کہ تو کیسے بدل گیا؟ پھر ہر طرح کے وسائل نشر و اشاعت میرے لئے بند کر دیئے گئے اور انہوں نے مکمل طور پر مجھے گمنام کرنے کی کوشش کی۔ اس لئے کہ مغربی ممالک میں وسائل نشر و اشاعت اور ان کی تمام کنجیوں کے مالک یہودی تو ہیں۔

(۲) میرے بھائی کا مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لئے جانا اور وہاں سے قراکن کریم کے عربی، انگلش دوشنخے لانا تاکہ مذاہب سادیہ کا مطالعہ کیا جاسکے میرے لئے مسلمان ہونے کا سبب بنا۔ پہلے پہل میں صرف قرآن مجید ہی پڑھا کرتا تھا، حتیٰ کہ میں نے اسے مکمل ختم کر لیا۔ پھر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا جس سے میں انتہائی متاثر ہوا۔ اسی طرح میں نے تقریباً ڈیڑھ سال کی علمی تحقیق کے بعد یہ فیصلہ کر لیا کہ صحیح ترین مذہب دین اسلام ہی ہے اور میں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مسلمانوں کے آپس میں اختلافات سے واقف ہونے سے پہلے ہی میں حلقہ گوبش اسلام ہو گیا۔

(۳) میں بیت المقدس کی زیارت کے لئے گیا، تو لوگ مجھے مسجد میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے، میں بھی مارے خوشی کے رُودیا، اور غارِ شکر ادا کی۔ بیت المقدس عالم اسلام کا دل ہے اور درحقیقت جب دل بیمار پڑ جائے تو سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور اس کی شفا میں سلسلہ (عالم اسلام) مہم کی شفا ہے۔ لہذا ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اسلام کے نام پر اس دل کو آزا کر داکر چھوڑیں۔

(۴) فلسطینی عوام پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ اور دین کو پسپانے



ہوئے اس پر مکمل طور پر عمل پیرا ہوں اور خاص کر نماز کی پابندی کریں۔ تو مجھے پختہ یقین ہے کہ اللہ عزوجل ضرور ان کی عنقریب مدد فرمائے گا۔

(۵) جب کلمہ پڑھ کر میں مسلمان ہو گیا تو مجھے انہوں نے کہا، تمباکو نوشی حرام ہے تو میں نے فوراً چھوڑ دی، اسی طرح گانا بجانا، موسیقی، شراب نوشی اور عورتوں سے میل جول سب کچھ ترک کر دیا۔

(۶) میں نے پردہ کی پابند مسلمان عورت اپنے لئے پسند کی اس لئے کہ اب میرے نزدیک حسن و جمال کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ فضیلت اور اہمیت صرف اسلام اور ایمان کی ہے۔

(۷) اب میں اپنی تمام تر توجہ عربی زبان سیکھنے پر مرکوز کر رہا ہوں تاکہ قرآن مجید کے معانی اور مفہوم کو سمجھ سکوں اور اس کی تلاوت پاسکوں، پھر بعد میں غفلت اسلام کے موضوع پر خوب لٹریچر لکھوں گا۔ تاکہ روزِ محشر مبلغین اسلام میں میرا بھی شمار ہو۔

(۸) کلمہ شہادت پڑھ لینے کے بعد میرے نزدیک پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پابندی کے ساتھ ادا کرنا ارکان اسلام میں سے ایک بڑا اہم رکن ہے جو ہر مسلمان انسان کے لئے ایک قلعے کی حیثیت رکھتا ہے اور میں خود ہر نماز کے بعد خلافِ مادت غیر شعوری طور پر ایک راحت، اطمینان اور سکون محسوس کرتا ہوں۔

(۹) سنا ہے کہ وہ (یوسف اسلام) آج کل انگلینڈ میں قیام پذیر ہے۔ اس نے تبلیغ اسلام کی خاطر اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے

وہاں اس نے ایک مسجد بھی تعمیر کرائی ہے، مسلمان اس کے پاس آتے ہیں اور ہر طرح سے اس کی معاونت کرتے ہیں اور وہ اپنے نچتہ عقیدے، محبت اسلام اور جذبہ جہاد کے باعث قدیم مسلمانوں سے سبقت لے گیا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے اور اس قسم کے دوسرے مسلمانوں کے لئے ثابت قدمی اور مزید دینی خدمات کی توفیق کا سوال کرتے ہیں۔

## چند مسنون دعائیں دعائے استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورت ہو کہ جس کو کوئی حاجت ہو وہ دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا پڑھے اور بگائے ”هَذَا الْأَمْرُ“ کے اپنی حاجت کا نام لے۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کی لبت  
بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی برکت  
سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرا بڑا فضل چاہتا  
ہوں کیونکہ کہ تو طاقت والا ہے اور میں  
کمزور ہوں اور تو جانتا ہے کہ جبکہ میں کچھ  
نہیں جانتا اور تو ہی تمام جھیں ہوئی چیزوں  
کو خوب جانتا ہے۔ الہی! اگر تیرے علم  
میں میرا یہ کام میرے دین و دنیا اور انہما  
کار ہر لحاظ سے میرے لئے بہتر ہے تو اسے  
میرے لئے مقدر کر اور آسان کر اور اس

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخْرِیْكَ  
بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ  
وَاسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ  
فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ  
وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ  
عَلَّامُ الْغُیُوبِ اَللّٰهُمَّ  
اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا  
الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ  
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَتِیْ اَمْرِیْ  
فَاَقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ

بَارِكْ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ  
 أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي  
 دِينِي وَمَعَايِشِي وَعَاقِبَةِ  
 أَمْرِي فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَ  
 أَمْرِئِي عَنْهُ وَأَقْدِرْ لِي  
 الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ تُمَدِّدُ صِنِّي  
 بِه -

میں میرے لئے برکت ڈال دے ! اور اگر  
 میرے علم میں یہ کام میرے دین و دنیا اور  
 انجام کار کے اعتبار سے میرے لئے بُرا  
 ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے دُور  
 کر دے اور جہاں کہیں بھی ہو میرے لئے  
 خیر دھلائی مقدر کر دے اور پھر مجھے اس  
 پر مطمئن رہنے کی بھی توفیق دے -

(بخاری)

(ارواہ البخاری)

یہ دو رکعت نماز نفل اور دعا انسان اپنے لئے خود کرے۔ جس طرح  
 بیماری کے عالم میں اپنی دوائی از خود پیستا ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ  
 میں نے اپنے جس رب سے استخارہ کیا ہے وہ ضرور ضرور مجھے بھلائی اور  
 بہتری کی طرف متوجہ کر دے گا اور بھلائی کی علامت یہ ہے کہ: اس کے  
 اسباب آسان ہو جاتے ہیں۔

بدھتی قسم کے استخارہ سے یہیں جن کا بھوٹے خواہوں اور اُٹکتی پچو  
 حساب و کتاب پر انحصار ہوتا ہے کہ اس قسم کی خرافات کا دین اسلام  
 میں بالکل نام و نشان تک نہیں ہے۔

## دعائے شفاء

(۱) جسم کے جس حصے میں درد ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھیں اور تین مرتبہ

”بسم اللہ“ پڑھیں، پھر سات بار :

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ  
مِنْ شَرِّ مَا أَحَدٌ دُوَّ  
میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی  
پناہ میں آتا ہوں، اس تکلیف سے جسے  
محسوس کر کے گھبرا رہا ہوں۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنا ہاتھ اٹھائیں، پھر رکھیں  
اور یہ عمل طاق عدد میں کریں۔

(۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ  
اَذْهَبِ الْبَاسَ اشْفِ اَنْتَ  
الشَّافِى لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ  
شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا .  
اے اللہ تمام لوگوں کے رب،  
بیماری دور کر اور ایسی شفا عنایت فرما،  
جس کے بعد بیماری نہ رہے کہ تو ہی شفا  
دینے والا ہے، اور تو شفا نہ دے تو  
کوئی شفا نہیں دے سکتا۔ بخاری مسلم

(۳) میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر شیطان، آفت اور  
نظر بد سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۴) جو شخص کسی ایسے مریض کی تیمارداری کرے جو کہ مرض موت میں  
متبلا نہ ہو تو اس کے پاس بیٹھ کر سات بار مندرجہ ذیل کلمات کہے  
تو اللہ تعالیٰ اسے شفا یاب کر دیتا ہے۔

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَنِيْكَ  
میں اللہ عظمت والے سے سوال کرتا  
ہوں جو عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا بخشے  
(مستدرک حاکم، یہ حدیث صحیح ہے اور علامہ ذہبی نے بھی اس کی موافقت کی ہے)

(۵) جو شخص کسی مبتلائے مرض کو دیکھے تو یہ کلمات کہے، تو اسے وہ مرض کبھی لاحق نہ ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ  
مِمَّا اَبْلَدَ لَیْہِمْ وَکَسَلَنِیْ عَلٰی  
کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْصِیْلًا  
اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس  
مصیبت سے بچایا، جس میں اس نے مجھے  
مبتلا کیا اور مجھے اس نے اپنی اکثر مخلوق پر  
فضیلت بخشی۔ (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے

(۶) ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
حاضر ہو کر عرض کیا۔ کیا آپ کو نظر بد نے اڑ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: ہاں! تو پھر جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو بایں الفاظ دم کیا  
بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ  
کُلِّ دَاوْیُوْذَیْکَ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ  
فَقْسٍ وَ عَیْنٍ، بِاَسْمِ اللّٰہِ  
اَرْقِیْکَ، وَ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ  
میں اللہ کا نام لے کر تجھے دم کرتا ہوں  
(کہ وہ) ہر اس بیماری سے (تجھے محفوظ رکھے)  
جو آپ کے لئے تکلیف دہ ہے اور ہر نفس  
اور آنکھ کی بُرائی سے میں اللہ کا نام لے کر  
تجھے دم کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا بخشنے (مسلم)

(۷) سورہ فاتحہ، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ  
کر بھی صرف اللہ وعدہ لا شریک سے شفا طلب کریں۔ دما کے ساتھ  
ساتھ دوائی سے بھی کام لیں۔ اور فقراء و مساکین پر صدقہ و خیرات سے  
کریں تاکہ اللہ تعالیٰ شفاء عنایت فرمائیے۔

اَسْتَوْدِعُكُمْ اللّٰهَ الدِّنِّ  
 لَا تَطْغِبُوا وَدَائِعَهُ  
 (رواہ احمد)  
 میں تمہیں اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں  
 کہ اس کی سپردگی ہوئی امانتیں کبھی  
 ضائع نہیں ہوتیں۔ (مسند احمد)

زَكَرَدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى  
 وَعَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسِّرَ  
 لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ  
 (رواہ الترمذی)

اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ و پرہیزگاری میں  
 زیادہ کرے، تیرے گناہ بخشے اور جہاں کہیں  
 بھی جائے تیرے لئے بھلائی کا راستہ  
 آسان کر دے۔ (ترمذی)

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا  
هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ  
وَأَلَّا إِلَى رَبِّنَا نُنْقَلِبُونَ

پاک ہے وہ جس نے یہ سواری ہمارے  
بس میں کر دی ہے ورنہ ہم تو اس کو اپنے  
قابو میں لانے والے نہیں تھے اور یقیناً  
ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے  
والے ہیں۔

الحمد لله، الحمد لله، الحمد لله، الحمد لله، الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر.

تو پاک ہے میں جو اپنی جان پر ظلم کر لیجا  
ہوں مجھے بخش دے کہ گناہوں کو صرف تو  
ہی بخشے واللہ۔ (ترمذی)

اے اللہ ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی  
پر نیز گامی اور ہر وہ عمل طلب کرتے ہیں جسے  
تو پسند کرے۔ اے اللہ ہمارے لئے یہ سفر آسان  
کر دے اور اس کی طوالت بھی کم کر دے ،  
اے اللہ تو ہی سفر میں ساتھی اور ہمارے بعد  
گھر میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ سفر کی تکلیف  
پریشانی حالت کا سامنا کرنے ، سفر سے  
(نامراد) پٹنے مال اور گھر میں کسی آفت سے  
میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(مسلم)

(۵) جب مسافر واپس آئے تو مندرجہ بالا کلمات کے ساتھ مندرجہ ذیل الفاظ بھی طے  
ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے  
والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور  
اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

(مسلم)

سُبْحَانَكَ اِنِّی ظَلَمْتُ  
نَفْسِی فَاغْفِرْ لِیْ ذَاکَ لَا یَغْفِرُ  
الدُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (رواہ ترمذی)  
(۴) اَللّٰهُمَّ رَاٰنَا لَكَ فِی  
سَفَرِنَا هَذَا الْبَعْدَ وَالشَّقْوَى  
وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرَاهِی اَللّٰهُمَّ  
هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هَذَا  
وَاطْوِ عَنَّا بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ  
الصَّاهِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ  
فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ رُمُتِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ  
الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی  
الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔ (رواہ مسلم)

اٰیِبُوْنَ ، تَاثِبُوْنَ  
عَايِدُوْنَ رَوَّحًا حَاوِیْدُوْنَ  
(رواہ مسلم)



## مقبول دعا

جب آپ کسی بھی کام میں کامیابی چاہتے ہوں تو مندرجہ ذیل عمل پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے ہوئے سنا ۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ  
اَسْأَلُكَ اَنْتَ اَللّٰهُ لَا  
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الْقَمَدُ  
الَّذِیْ کُمْ یَدِیْ وَکُمْ یُوَلِّدُ  
وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدًا  
اے اللہ میں تم سے سوال کرتا ہوں  
دریں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے  
تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو واحد داد بے نیاز  
ہے تو وہ ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا  
اور نہ ہی کسی نے جنم دیا اور ہی کوئی تیری  
برابری کرنے والا ہے ۔

تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس شخص نے تو اسم اعظم کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کی جائے وہ قبول فرماتا ہے اور جو کچھ مانگا جائے وہ عنایت کر دیتا ہے ۔ (مسند احمد، ابوداؤد) یہ حدیث صحیح ہے ۔

(۲) حضرت یونس علیہ السلام کی دعا: کہ جب انھوں نے پھیل کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو بایں الفاظ پکارا ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ  
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ  
تیرے سوا کوئی شکل کشا نہیں تیری  
ذات پاک ہے ، بے شک میں ہی قصور  
دار ہوں ۔ الانبیاء ۔ ۷۷

جب کوئی مسلمان کسی مشکل میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ  
مزدور قبول فرماتا ہے ۔

(۳) دعاء کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ آدمی کامیابی و کامرانی کے  
ساتھ جائز اسباب اور جہد مسلسل اور عمل پیہم سے پہلو تہی نہ کرے ۔

## گمشدہ چیز کے لئے دعاء

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گمشدہ چیز کے متعلق  
سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا : کہ آدمی وضو کر کے دو رکعت نماز نفل ادا  
کیے پھر بحالت تشہد بیٹھ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے ۔

اللّٰهُمَّ رَاَدَ الضَّالِّكَ وَهَادِيَ	اے گمشدہ کو واپس لوٹانے والے
الضَّالَّاتِ تَهْدِي مِنَ الضَّلَالِ	راہ سے بھٹکے ہوئے کی رہنمائی کرنے والے
رُدِّهِ عَلَيَّ ضَالِّئِي بِقُدْرَتِكَ وَ	تو ہی گمراہ کو ہدایت دیتا ہے، اپنی قدرت
سُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ فَضْلِكَ	دطاقت اور حکم سے میری گمشدہ چیز
وَ عَطَائِكَ ۔	مجھے لوٹا دے کہ وہ تیرا ہی فضل اور

عنايت تھی ۔ (بیہقی)

یہ حدیث موقوف ہے اور حسن ہے ۔

(رواہ البیہقی)

لَعْدَا مَوْقُوفٍ وَ حَمْدُ

حَن

# قرآنی دعائیں

اے پروردگار ہم کو رحمت خاص سے  
نواز اور ہمارا معاملہ درست کر دے۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں  
بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی  
اور آگ کے مذاب سے ہمیں بچا۔

اے ہمارے رب! جب تو ہمیں  
سیدھے راستے پر لکھا چکا ہے، تو پھر کہیں  
ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دینا،  
ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا  
کر کہ تو ہی فیاض حقیقی ہے۔

اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے  
ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے  
پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں  
اہل ایمان کے لئے کوئی بغض نہ رکھ لے ہمارے  
رب! تو بڑا ہی مہربان اور رحیم ہے۔

① رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ  
رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا  
رَشْدًا ۝ (کہف - ۵۰)

② رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً  
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
عَذَابَ النَّارِ ۝ (بقرہ - ۲۰۱)

③ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ  
إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ  
لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ  
الْوَهَّابُ ۝

(العرن - ۸)

④ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا  
الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ  
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا  
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ  
رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ۝ (مشر - ۱۰)

اے ہمارے رب! تیرے ہی اور پرہم  
نے بھروسہ کیا اور تیرے ہی طرف ہم نے  
رجوع کر لیا اور تیرے ہی حضور ہم نے پلٹا ہے  
اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک  
میں جو قصور ہو جائیں، ان پر ہماری گرفت  
نہ کرنا۔

⑤ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ  
إِلَيْكَ آفَتْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○

○ (الممتحنة - ۴)

⑥ رَبَّنَا لَا تَوَاخِذْنَا إِنْ  
فَسَدْنَا أَوْ آخَطْنَا ○

(بقرہ - ۲۸۶)

⑦ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا  
إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا  
مَالَكَ هَامِئَةً كَتَابِهِمْ وَاعْفُ  
عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ  
مَوْلَانَا فَاقْصِرْ تَعَالَى الْقَوْمِ  
الْكَافِرِينَ ○ بقرہ - ۲۸۶

⑧ رَبَّنَا أَنْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ  
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ

الْفَاتِحِينَ ○ الاعراف - ۸۹

⑨ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

الظَّالِمِينَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ یونس - ۸۵

اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ  
ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے  
تھے۔ اے ہمارے رب! جس بار کو اٹھانے  
کی ہم میں طاقت نہیں ہے، وہ ہم پر نہ  
رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے دگنہ  
فرا، ہم پر رحم فرما کہ تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔  
اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

اے پروردگار، ہمارے اور ہماری  
قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرے  
اور تو ہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔  
اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم  
کے لئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے  
ہمیں کفار سے نجات دے۔

- ۱۰ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ  
الْأَمُّوْمُوْنِ ۝ دُخَان - ۱۲
- ۱۱ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا  
وَتَوَقَّنَا مُسْلِمِينَ ۝
- (الاعراف ۱۳۴)
- اے پروردگار! ہم پر سے یہ  
عذاب ہٹال دے کہ ہم ایماندار ہیں۔  
اے ہمارے رب ہم پر صبر کا  
نیضان کرا اور ہمیں دنیائے اس حال میں  
انٹھا کر ہم مسلمان ہوں۔

حقوق الطبع غیر محفوظہ  
ولکل مسلم حق الطبع والترجمة

سمحت بطبعه مراقبة الكتب والمصاحف  
بالرياض ، وفرع وزارة الإعلام والمطبوعات  
بمكة المكرمة



# توجيهات إسلامية

تأليف /

محمد بن جميل زينو

المدارس في دار الحديث الخيرية بمكة المكرمة

المملكة العربية السعودية

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بأثم الحمام - قسم الجاليات  
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد  
ت: ٤٨٢٦٤٦٦ - فاكس ٤٨٢٧٤٨٩ - ص.ب ٢١٠٢١ الرياض ١١٤٩٧

